ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

روزنامہ

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 256, Tuesday- 15 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۵۶ ۞ منگل، ۱۵ر ستمبر ۲۰۲۶ء، ۳ر ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آقا کی وفات تک حضورؐ کے اہل وعیال نے مسلسل دو دن تک کبھی جو کی روٹی سے پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا (ترمذی) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے گھر میں جو کی روٹی کبھی نہیں پچتی تھی (ترمذی) یعنی مقدار میں اتنی ہوتی ہی نہیں تھی کہ پچتی، اس لئے کہ پیٹ بھرنے کو بھی کافی نہیں ہوتی تھی اور اس پر حضورؐ کے مہمانوں کی کثرت اور اہل صفہ تو مستقل طور سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے۔

دہشت گرد مسعود اظہر کا پاکستان نے نکالا 'وارنٹ'، سر پر رکھا 70 لاکھ کا انعام

۲۰۲۱ر میں ایف آئی اے کی 'ریڈ بک' میں مسعود اظہر کے سر پر ۵۰ر لاکھ روپے کا انعام رکھا گیا تھا۔ تقریباً ۵ر سال بعد انعامی رقم میں ۲۰ر لاکھ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔

پاکستان نے جیش محمد کے سرغنہ مسعود اظہر پر 70 لاکھ روپے کے انعام کا اعلان کیا ہے۔ قومی تحقیقاتی ایجنسی 'ایف آئی اے' کے انتہائی مطلوب دہشت گردوں کی 'ریڈ بک' میں جیش کے سرغنہ پر انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔ پاکستان نے یہ قدم ایسے وقت میں اٹھایا ہے جب رواں سال اکتوبر میں پیرس واقع فائنینشیل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی میٹنگ ہونے والی ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان نے اس سے قبل بھی مسعود اظہر کے حوالے سے کارروائی کا دعویٰ کیا تھا۔ 2021 میں ایف آئی اے کی 'ریڈ بک' میں اس کے سر پر 50 لاکھ روپے کا انعام رکھا گیا تھا۔ تقریباً 5 سال بعد انعامی رقم میں 20 لاکھ روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ مسعود اظہر پاکستان سے غائب ہوگیا ہے اور افغانستان میں ہے۔ گزشتہ 6 ماہ سے ہندوستانی خفیہ ایجنسیوں کے ٹیکنیکل انالسس میں سامنے آ رہا ہے کہ مسعود اظہر پاکستان کے ہی صوبہ سندھ کے نواب شاہ شہر میں چھپا ہوا ہے۔ ایف آئی اے کے انتہائی مطلوب دہشت گردوں کی نئی اپ ڈیٹڈ فہرست میں 11/26 کے دہشت گردانہ حملے میں دہشت گردوں کی مدد کرنے، رقم فراہم کرنے اور کشتی چلانے والے 19 دہشت گردوں کے بھی نام ہیں، جس میں 17 دہشت گردوں کی تصاویر اور 11/26 میں ان کے کردار کا بھی ذکر ہے۔ حالانکہ 2 دہشت گردوں کی تصاویر لشکر طیبہ کے ساتھ ان کے تعلقات اور 11/26 میں ان کے مکمل کردار کا ذکر پاکستان نے ہٹا دیا ہے اور صرف ان کے نام برقرار رکھے ہیں۔ تربت کے محمد خان جس نے دہشت گردوں کو ممبئی پہنچنے کے لیے الحسینی کشتی دی تھی اس کا نام تو ایف آئی اے نے اپنی نئی اپ ڈیٹڈ فہرست میں رکھا ہے، لیکن تصویر، لشکر کے ساتھ تعلق اور کردار کو ہٹا دیا ہے۔ اسی طرح پاکستان کے بہاول نگر کے رہنے والے لشکر طیبہ کے دہشت گرد عبدالرحمن کی بھی تصویر اور لشکر کے ساتھ اس کے تعلقات کو ایف آئی اے نے اپنی فہرست سے ہٹا دیا ہے۔ 2021 میں ایف آئی اے کی جانب سے جاری کردہ فہرست میں ان دونوں کی تصاویر اور کردار کا ذکر تھا۔ ایف آئی اے کی موجودہ فہرست میں 11/26 کے دہشت گردانہ حملے میں دہشت گردوں کو 2 کشتیوں الحسینی اور الفوج سے سمندر پار کروانے والے لشکر طیبہ کے 11 دہشت گردوں کے نام ہیں۔ ملتان کے رہنے والے محمد امجد خان، بہاول پور کے شاہد غفور، ساہیوال کے محمد عثمان، لاہور کے عتیق الرحمٰن، حافظ آباد کے ریاض احمد، گجرانوالہ کے محمد مشتاق، ڈیرہ غازی خان کے محمد نعیم، کراچی کے عبدالشکور، ملتان کے محمد صابر سلفی، لودھران کے محمد عثمان اور رحیم یار خان کے شکیل احمد کے نام ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ فہرست میں ان 6 دہشت گردوں کے نام بھی ہیں جنہوں نے 11/26 حملے میں پیسوں سے مدد کی تھی۔ ان میں فیصل آباد میں رہنے والے لشکر طیبہ کے دہشت گرد محمد افتخار علی کا نام ہے۔ افتخار علی نے دہشت گردوں کے ساتھ ان کے آقاؤں کی بات چیت کے لیے وی او آئی پی کنکشن کے لیے 70 ہزار پاکستانی روپے خرچ کیے تھے۔ راولپنڈی کے محمد ضیاء نے 80 ہزار روپے، کھانیوال کے محمد عباس ناصر نے 2 لاکھ 53 ہزار روپے، قصور کے جاوید اقبال نے ایک لاکھ 86 ہزار 430 روپے، منڈی بہاءالدین کے مختار احمد نے 2 لاکھ 98 ہزار 47 روپے اور بنگرام کے احمد سعید نے دہشت گردانہ حملے کے لیے 21 لاکھ روپے دیے تھے۔ پاکستان کی فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی (ایف آئی اے) کے مطابق 11/26 دہشت گردانہ حملے میں شامل یہ تمام 17 دہشت گرد 18 سال سے فرار ہیں۔

راجستھان بلدیاتی انتخاب: وسندھرا کے قلعہ جھالاواڑ میں بی جے پی ہوئی پست، کانگریس نے درج کی بڑی جیت

جھالاواڑ نگر پریشد جھالاواڑ-باراں لوک سبھا سیٹ کا حصہ ہے۔ یہاں سے وسندھرا کے بیٹے دشینت سنگھ 5 بار

سے رکن پارلیمنٹ ہیں۔ ان سے قبل 5 بار اس لوک سبھا حلقہ سے خود وسندھرا راجے رکن پارلیمنٹ رہ چکی ہیں۔ راجستھان کے مقامی بلدیاتی انتخاب 2026 کے نتائج میں حکمراں جماعت بی جے پی کو کانگریس زبردست ٹکر دیتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ بی جے پی کی سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعلیٰ وسندھرا راجے کے سب سے مضبوط گڑھ جھالاواڑ میں بی جے پی کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا ہے اور کانگریس کو زبردست کامیابی ملی ہے۔ جھالاواڑ ضلع کے 8 بلدیاتی اداروں میں کانگریس نے مکمل اکثریت حاصل کرلی ہے۔ جھالاواڑ نگر پریشد میں بی جے پی کا مکمل طور سے صفایا ہوگیا ہے اور کانگریس نے طویل عرصے بعد نگر پریشد پر قبضہ جما لیا ہے۔ کانگریس جھالاواڑ نگر پریشد کے علاوہ بھوانی منڈی، خان پور اور ڈگ میں بھی اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ دوسری جانب بی جے پی صرف جھالرا پاٹن، اکلیرا اور منوہر تھانہ بلدیاتی اداروں میں جیت درج کر پائی ہے۔ جھالاواڑ ضلع کے پڑاونگر پالیکا میں کسی کو بھی واضح مینڈیٹ نہیں ملا ہے، لیکن عام آدمی پارٹی کنگ میکر کے کردار میں آ گئی ہے۔ جھالاواڑ نگر پریشد کے 45 وارڈوں کے اعلان کردہ نتائج میں کانگریس نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یکطرفہ جیت درج کی ہے۔ جھالاواڑ نگر پریشد انتخاب میں کانگریس نے 29 پارشد سیٹیں جیتی ہیں۔ بی جے پی صرف 13 وارڈوں میں جیت حاصل کرسکی ہے اور آزاد امیدواروں نے 2 سیٹیں جیتی ہیں جبکہ عام آدمی پارٹی کو ایک سیٹ پر کامیابی ملی ہے۔ اب کانگریس کا نگر پریشد کا صدر اور نائب صدر بنانا طے ہوگیا ہے۔ بی جے پی کے لیے یہ بڑا دھچکا مانا جارہا ہے۔ جھالاواڑ نگر پریشد میں کانگریس نے 29 سیٹیں جیت کر 23 کے جادوئی ہندسے (اکثریت) کو آسانی سے پار کرلیا ہے، اب جھالاواڑ نگر پریشد کے صدر (سبھاپتی) کے عہدہ پر کانگریس کا بیٹھنا طے ہوگیا ہے۔ واضح رہے کہ راجستھان کا جھالاواڑ اور جھالرا پاٹن علاقہ دہائیوں سے سابق وزیر وسندھرا راجے اور ان کے بیٹے دشینت سنگھ کا ناقابل تسخیر قلعہ مانا جاتا رہا ہے۔

صحافی ترون تیج پال نے پولیس کے سامنے کی خود سپردگی

سزا کے خلاف اپیل پر سپریم کورٹ میں سماعت ۲۲ر ستمبر کو ممکن

سپریم کورٹ کی بنچ نے اشارہ دیا ہے کہ اگر تیج پال مقررہ مدت کار کے اندر خود سپردگی کا سرٹیفکیٹ پیش کردیتے ہیں تو ان کی اپیل کو 22 ستمبر کو فہرست بند کیا جاسکتا ہے۔ یعنی 22 ستمبر کو تیج پال کی عرضی پر سماعت ممکن ہے۔ تیج پال کی عرضی میں بامبے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو چیلنج پیش کیا گیا ہے، جس کے تحت انھیں عصمت دری معاملہ کا قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ دراصل بامبے ہائی کورٹ کی گوا بنچ نے نومبر 2013 کے معاملہ میں 62 سالہ ترون تیج پال کو جونیئر رفیق کار کے ساتھ عصمت دری کا قصوروار مانا تھا۔ اس سے قبل 2021 میں گوا کی ذیلی عدالت نے انھیں بری کردیا تھا، لیکن ہائی کورٹ نے اس پرانے فیصلہ کو پلٹ دیا۔ اب ترون تیج پال کی امیدیں سپریم کورٹ سے وابستہ ہیں۔ نومبر 2013 میں ترون تیج پال کی گرفتاری بھی عمل میں آئی تھی، حالانکہ ایک سال سے بھی کم وقت بعد سپریم کورٹ نے انھیں ضمانت دے دی تھی۔ اس کے بعد 2021 میں گوا سیشن کورٹ نے انھیں بری کردیا۔ اس فیصلہ کے خلاف گوا حکومت نے بامبے ہائی کورٹ میں اپیل کی تھی۔ ہائی کورٹ نے سماعت کے بعد سیشن کورٹ کے فیصلہ کو پلٹتے ہوئے تیج پال کو قصوروار دیا۔

سپریم کورٹ نے ترون تیج پال کو 3 ہفتہ کے اندر خود سپردگی کرنے اور اس کا سرٹیفکیٹ عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اسی حکم کی تعمیل میں تیج پال نے خود سپردگی کی۔ سپریم کورٹ نے بامبے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو چیلنج کرنے والی ترون تیج پال کی اپیل پر سماعت کا راستہ بھی صاف کیا ہے، جس میں ہائی کورٹ نے انھیں عصمت دری معاملہ میں قصوروار قرار دیتے ہوئے 10 سال کی بامشقت جیل کی سزا سنائی تھی۔ سپریم کورٹ کی بنچ نے اشارہ دیا ہے کہ اگر تیج پال مقررہ مدت کار کے اندر خود سپردگی کا سرٹیفکیٹ پیش کر دیتے ہیں تو ان کی اپیل کو 22 ستمبر کو فہرست بند کیا جاسکتا ہے۔ عصمت دری معاملہ میں قصوروار ٹھہرائے گئے سینئر صحافی ترون تیج پال نے پیر کے روز گوا پولیس کے سامنے خود سپردگی کردی۔ بعد ازاں انھیں کولوالے جیل بھیج دیا گیا۔ خود سپردگی کے بعد تیج پال نے کہا کہ وہ بامبے ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپنی قانونی لڑائی جاری رکھیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ سپریم کورٹ نے ترون تیج پال کو 3 ہفتہ کے اندر خود سپردگی کرنے اور اس کا سرٹیفکیٹ عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اسی حکم کی تعمیل میں تیج پال نے خود سپردگی کی۔ سپریم کورٹ نے بامبے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو چیلنج کرنے والی ترون تیج پال کی اپیل پر سماعت کا راستہ بھی صاف کیا ہے، جس میں ہائی کورٹ نے انھیں عصمت دری معاملہ میں قصوروار قرار دیتے ہوئے 10 سال کی بامشقت جیل کی سزا سنائی تھی۔ سپریم کورٹ کی بنچ نے اشارہ دیا ہے کہ اگر تیج پال مقررہ مدت کار کے اندر خود سپردگی کا سرٹیفکیٹ پیش کر دیتے ہیں تو ان کی اپیل کو 22 ستمبر کو فہرست بند کیا جاسکتا ہے۔ یعنی 22 ستمبر کو تیج پال کی عرضی پر سماعت ممکن ہے۔ تیج پال کی عرضی میں بامبے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو چیلنج پیش کیا گیا ہے، جس کے تحت انھیں عصمت دری معاملہ کا قصوروار ٹھہرایا گیا تھا۔ دراصل بامبے ہائی کورٹ کی گوا بنچ نے نومبر 2013 کے معاملہ میں 62 سالہ ترون تیج پال کو جونیئر رفیق کار کے ساتھ عصمت دری کا قصوروار مانا تھا۔ اس سے قبل 2021 میں گوا کی ذیلی عدالت نے انھیں بری کردیا تھا، لیکن ہائی کورٹ نے اس پرانے فیصلہ کو پلٹ دیا۔ اب ترون تیج پال کی امیدیں سپریم کورٹ سے وابستہ ہیں۔ نومبر 2013 میں ترون تیج پال کی گرفتاری بھی عمل میں آئی تھی، حالانکہ ایک سال سے بھی کم وقت بعد سپریم کورٹ نے انھیں ضمانت دے دی تھی۔ اس کے بعد 2021 میں گوا سیشن کورٹ نے انھیں بری کردیا۔ اس فیصلہ کے خلاف گوا حکومت نے بامبے ہائی کورٹ میں اپیل کی تھی۔ ہائی کورٹ نے سماعت کے بعد سیشن کورٹ کے فیصلہ کو پلٹتے ہوئے تیج پال کو قصوروار دیا۔

پنجاب میں بجلی بحران پر کانگریس کا احتجاج، پٹیالہ میں پولیس نے چلائی واٹر کینن

پٹیالہ میں پولیس نے واٹر کینن کا استعمال کیا اور راجہ وڑنگ سمیت کئی رہنماؤں کو حراست میں لے لیا

پٹیالہ: پنجاب میں بجلی کی بڑھتی ہوئی قلت اور اعلانیہ وغیر اعلانیہ بجلی کٹوتی کے خلاف پیر کو ریاست میں سیاسی اور کسان تنظیموں کی جانب سے احتجاج کیا گیا۔ پٹیالہ میں کانگریس نے بجلی بحران کے معاملے پر عام آدمی پارٹی کی بھگونت مان حکومت کے خلاف زوردار مظاہرہ کیا، جبکہ سنگرور، بھٹنڈہ اور دیگر مقامات پر کسانوں نے بھی بجلی کی فراہمی کے مسئلے کو لے کر احتجاج کیا۔ پٹیالہ میں پنجاب کانگریس کے ریاستی صدر کی قیادت میں بڑی تعداد میں پارٹی رہنما اور کارکن پنجاب اسٹیٹ پاور کارپوریشن لمیٹڈ کے مرکزی دفتر کے باہر جمع ہوئے۔ مظاہرین نے حکومت کے خلاف نعرے لگائے اور بجلی کی مسلسل کٹوتی پر شدید ناراضی کا اظہار کیا۔ احتجاج کے پیش نظر پولیس اور انتظامیہ نے پاور کارپوریشن کے دفتر کے اطراف سخت حفاظتی انتظامات کیے تھے۔ بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے اور مظاہرین کو دفتر کے احاطے میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے کئی سطحوں پر بیریکیڈنگ کی گئی تھی۔ مظاہرین جب بیریکیڈ عبور کرکے مرکزی دفتر کی جانب بڑھنے لگے تو پولیس نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ اس دوران پولیس اور کارکنوں کے درمیان شدید بحث، دھکم پیل اور کشیدگی پیدا ہوگئی۔ حالات کو قابو میں رکھنے اور مظاہرین کو پیچھے دھکیلنے کے لیے پولیس نے واٹر کینن کا استعمال کیا۔ پانی کی تیز بوچھاروں کے باعث کچھ دیر کے لیے موقع پر افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔ احتجاج میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ امریندر سنگھ راجہ وڑنگ سمیت کئی رہنما بھی موجود تھے۔ احتجاج کے دوران پولیس نے راجہ وڑنگ اور دیگر کئی رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔ راجہ وڑنگ نے ریاستی حکومت پر بجلی سبسڈی کے معاملے میں عوام کو دھوکا دینے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پنجاب میں بجلی کی سبسڈی کے لیے 22 ہزار کروڑ روپے مختص ہیں، لیکن ریاستی حکومت نے 15 ہزار کروڑ روپے کی سبسڈی دی اور 7 ہزار کروڑ روپے بچا لیے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعلیٰ بھگونت مان نے پنجاب کے عوام کے ساتھ دھوکا کیا ہے۔ دوسری جانب پنجاب کے مختلف علاقوں میں کسانوں نے بھی بجلی کی کٹوتی کے خلاف احتجاج کیا۔ صنعت کاروں کی جانب سے بھی بجلی کی غیر یقینی فراہمی پر تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے۔ صنعتوں کا کہنا ہے کہ بار بار بجلی بند ہونے سے کاروباری سرگرمیاں اور پیداوار متاثر ہو رہی ہیں۔ اس دوران پنجاب حکومت نے بجلی کے شعبے کے انتظامی ڈھانچے میں تبدیلی بھی کی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

سعودی کے پاس بچا صرف ۵ر سے ۷ر دنوں کا تیل

ایسٹ-ویسٹ' پائپ لائن بند رہی تو دنیا کو کرنا پڑ سکتا ہے تیل کے بحران کا سامنا!

ڈرون حملوں کے بعد سعودی عرب نے جمعہ (11 ستمبر) کو اپنی اہم 'ایسٹ-ویسٹ' تیل پائپ لائن کو بند کردیا۔ ریاض نے اب تک نقصان کی مکمل تفصیلات یا پائپ لائن کے دوبارہ شروع ہونے کی ٹائم لائن نہیں بتائی ہے۔ سعودی عرب کے پاس برآمد کرنے کے لیے کچھ ہی دنوں کا تیل بچا ہے۔ اگر اس نے بحیرہ احمر تک جانے والی ایک اہم پائپ لائن کو جلد از جلد ٹھیک نہیں کیا تو عالمی تیل کی سپلائی 4 فیصد تک کم ہوسکتی ہے۔ نیوز ایجنسی 'اے این آئی' کے مطابق اس سے قبل سے جاری تیل بحران مزید گہرا ہوسکتا ہے اور ایندھن کی قیمتیں ریکارڈ سطح تک پہنچ سکتی ہیں۔ واضح رہے کہ ڈرون حملوں کے بعد سعودی عرب نے جمعہ (11 ستمبر) کو اپنی اہم 'ایسٹ-ویسٹ' تیل پائپ لائن کو بند کردیا۔ ریاض نے اب تک نقصان کی مکمل تفصیلات یا پائپ لائن کے دوبارہ شروع ہونے کی ٹائم لائن نہیں بتائی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ 6 مہینوں میں جزیرہ نما عرب کے پار بحیرہ احمر تک جانے والی اس پائپ لائن نے سعودی عرب کو آبنائے ہرمز کے جنگی حالات میں بند ہونے کے اثر سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آبنائے ہرمز کے بند ہونے سے پڑوسی ممالک کی تیل کی برآمدات پر شدید اثر پڑا ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے تیل برآمد کنندہ سعودی عرب نے اس پائپ لائن کے ذریعہ روزانہ تقریباً 40 لاکھ بیرل تیل بحیرہ احمر پر واقع ینبع بندرگاہ تک بھیجا۔ یہ مقدار عالمی سطح پر تیل کی سپلائی کا تقریباً 4 فیصد ہے۔ صنعت سے وابستہ 3 ذرائع کے مطابق پائپ لائن بند ہونے کے بعد ینبع میں موجود تیل کا ذخیرہ صرف 5 سے 7 دنوں تک برآمدات جاری رکھنے لائق ہے۔ سعودی عرب کے پاس بحیرہ احمر کے عین سخنہ اور بحیرہ روم کے سیدی کریر بندرگاہوں سے بھی کچھ دنوں تک صارفین کو سپلائی کرنے کے لیے تیل موجود ہیں۔ ان کے مطابق ینبع میں تقریباً 5.3 کروڑ بیرل تیل رکھنے کی گنجائش ہے، جبکہ عین سخنہ کی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت تقریباً 8.1 کروڑ بیرل اور سیدی کریر کی تقریباً 2 کروڑ بیرل ہے۔ ذرائع کے مطابق پائپ لائن کی مرمت میں 5 سے 6 ہفتے لگ سکتے ہیں۔ دوسری جانب ان میں سے ایک نے کہا کہ پائپ لائن کو اس سے قبل بحال کیا جاسکتا ہے اور مرمت جاری رہنے کے دوران جزوی طور پر آئل پمپنگ بھی شروع ہوسکتی ہے۔ بین الاقوامی توانائی ایجنسی (آئی ای اے) نے جمعہ کو کہا کہ اگست میں سعودی عرب کی تیل کی سپلائی 3 دہائیوں سے زائد عرصے میں اپنی سب سے نچلی سطح پر پہنچ گئی ہے۔ آبنائے ہرمز اور بحیرہ احمر کے راستے تیل کے بہاؤ میں کمی کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ آئی ای اے کا اندازہ ہے کہ رواں سال عالمی تیل سپلائی میں 57 لاکھ بیرل یومیہ کی گراوٹ آسکتی ہے۔ یہ عالمی سپلائی کا تقریباً 6 فیصد ہے۔ ایسٹ-ویسٹ پائپ لائن پر حملے کے بعد تیل کی سپلائی سے جڑے خطرات مزید بڑھ گئے ہیں۔ واضح رہے کہ یمن کے حوثی لڑاکوں نے سعودی تیل شپمنٹ کو نشانہ بنانے کی دھمکی دی ہے۔ جمعہ کو انہوں نے بحیرہ احمر کے دہانے پر واقع ایک جزیرہ پر قبضہ کرلیا۔ یہ واقعہ ایسٹ-ویسٹ پائپ لائن پر ہوئے حملے کے ساتھ تیل کی سپلائی کے لیے نیا خطرہ بن گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ تنازعہ سے قبل مشرق وسطیٰ سے یومیہ تقریباً 2.2 کروڑ بیرل تیل کی سپلائی ہوتی تھی۔ صنعت سے منسلک ذرائع کے مطابق اس کے بعد آبنائے ہرمز سے تیل کی سپلائی کم ہوکر 60 لاکھ سے 90 لاکھ بیرل یومیہ کے درمیان رہ گئی ہے۔ سعودی عرب نے گزشتہ ہفتہ اوپیک کو بتایا کہ اگست میں اس کی تیل کی پیداوار کم ہوکر یومیہ 62 لاکھ بیرل رہ گئی ہے۔ فروری 2026 میں جنگ شروع ہونے سے قبل سعودی عرب کی تیل کی پیداوار 1.09 کروڑ بیرل یومیہ تھی، یعنی کچھ ہی مہینوں میں پیداوار میں بھاری گراوٹ درج کی گئی ہے۔

وزیر داخلہ امت شاہ کے بیان پر شیام رجک کا ردعمل آیا سامنے

نتیش کمار نے کہا تھا کہ یوسی سی بہار میں نافذ نہیں ہوگا

شیام رجک نے کہا کہ یہ بل پارلیمنٹ میں آیا تھا، تو ہمارے لیڈر (نتیش کمار) نے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ وہ بل کی حمایت کرتے ہیں، لیکن اپنی ریاست میں نافذ نہیں ہونے دیں گے۔ ہم آج بھی اسی بات پر قائم ہیں۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی جانب سے لوک سبھا انتخابات 2029 سے قبل ملک کی 21 بی جے پی۔ این ڈی اے اقتدار والی ریاستوں میں یکساں سول کوڈ (یوسی سی) نافذ کرنے والے بیان کے بعد سیاسی ردعمل کا سلسلہ جاری ہے۔ بی جے پی کی اتحادی جماعت جے ڈی یو کے لیڈر شیام رجک نے کہا ہے کہ یہ بل پارلیمنٹ میں آیا تھا، تو ہمارے لیڈر (نتیش کمار) نے صاف لفظوں میں کہا تھا کہ وہ بل کی حمایت تو کرتے ہیں، لیکن اسے اپنی ریاست میں نافذ نہیں ہونے دیں گے۔ ہم آج بھی اپنی اسی بات پر قائم ہیں۔ اس معاملہ میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود کا بھی ردعمل سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ امت شاہ کا بیان صرف ووٹ بینک کے لیے ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ یوسی سی نافذ ہو یا نہ ہو، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، یہ روایات سے وابستہ ملک ہے اور لوگ اپنی روایات پر عمل کریں گے۔ آپ مہنگائی اور بے روزگاری جیسے مسائل پر بات نہیں کریں گے، بلکہ ان مسائل پر گفتگو کریں گے، جس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ دوسری طرف کانگریس لیڈر راشد علوی نے کہا کہ گزشتہ 12 برسوں سے بی جے پی مسلمانوں کے خلاف ہر کام کر رہی ہے۔ انھوں نے یہ سوال بھی کیا کہ کیا یوسی سی سے اقتصادی حالات بہتر ہوں گے؟ کیا یوسی سی سے بے روزگاری ختم ہوجائے گی؟ کیا یوسی سی سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں کم ہوں گی؟ آپ کیوں اسے 21 ریاستوں میں نافذ کرنا چاہتے ہیں؟۔ راشد علوی نے مزید کہا کہ یکساں سول کوڈ کا مطلب ہے سول قانون میں یکسانیت۔ ابھی ہندوؤں، مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے علیحدہ علیحدہ پرسنل لاء ہے۔ آپ اس قانون کو 21 ریاستوں میں نافذ کرنے جارہے ہیں، یہ بس مسلمانوں کو پریشان کرنے کی ضد ہے۔ بے روزگاری یا معاشی صورتحال بی جے پی لیڈران کی توجہ کا مرکز نہیں ہے۔ طلاق ثلاثہ، یکساں سول کوڈ، مسجد-مندر اور ہندو-مسلمان ہی آپ کے ایجنڈے ہیں۔

آسام کی نوگاؤں سیٹ پر ضمنی انتخاب

گورو گوگوئی نے خوف کی سیاست اور عوامی حوصلہ کے درمیان مقابلہ قرار دیا

جورہاٹ: نوگاؤں لوک سبھا ضمنی انتخاب کو گورو گوگوئی نے بی جے پی کی خوف ودھمکی کی سیاست کے خلاف عوامی حوصلے کی آزمائش قرار دیا۔ بی جے پی نے امیدوار کا اعلان کردیا، جبکہ کانگریس کا فیصلہ باقی ہے آسام کی نوگاؤں لوک سبھا نشست پر ہونے والے ضمنی انتخاب سے قبل ریاست میں سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ گورو گوگوئی نے اس انتخاب کو بھارتیہ جنتا پارٹی کی سیاست کے خلاف عوامی حوصلے کی آزمائش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اصل مقابلہ بی جے پی اور کانگریس کے درمیان ہوگا۔ گورو گوگوئی نے پیر کو آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نوگاؤں کا انتخاب اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ بی جے پی کی خوف اور دھمکانے کی سیاست کامیاب ہوتی ہے یا پھر بی جے پی کے خلاف عوام کا حوصلہ سامنے آتا ہے۔ گوگوئی نے مزید کہا کہ کانگریس کو پورا یقین ہے کہ نوگاؤں کے لوگ پیدا کیے جارہے خوف کے ماحول کو مسترد کردیں گے۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ آج کے دور میں لوگ خود کو محض ووٹر کے طور پر نہیں بلکہ شہری کی حیثیت سے دیکھتے ہیں اور حکومت سے اپنے حقوق اور احترام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ان کے مطابق عوام اب خوف اور دھمکی کی سیاست کو قبول کرنے کے بجائے اپنے شہری حقوق کے لیے آواز بلند کررہے ہیں۔ کانگریس کی جانب سے امیدوار کے اعلان کے سوال پر گوگوئی نے کہا کہ ان کے خیال میں پارٹی کو اپنے باضابطہ امیدواروں کے نام کا اعلان کردینا چاہیے۔ نوگاؤں لوک سبھا نشست کانگریس کے رکن پارلیمنٹ پردیوت بورودولوئی کے استعفے کے بعد خالی ہوئی ہے۔ اس نشست پر ضمنی انتخاب کے لیے بی جے پی نے اپنے امیدوار کے نام کا اعلان کردیا ہے۔ پارٹی نے دیا شیش شرما کو نوگاؤں سے اپنا امیدوار بنایا ہے۔ انتخابی پروگرام کے مطابق نوگاؤں لوک سبھا نشست پر 6 اکتوبر کو ووٹ ڈالے جائیں گے، جبکہ ووٹوں کی گنتی 9 اکتوبر کو ہوگی۔ کانگریس نے اب تک نوگاؤں نشست کے لیے اپنے امیدوار کا باضابطہ اعلان نہیں کیا ہے۔ تاہم، گورو گوگوئی کے بیان سے واضح ہے کہ پارٹی اس ضمنی انتخاب کو بی جے پی کے خلاف ایک اہم سیاسی مقابلے کے طور پر دیکھ رہی ہے۔

دہلی یونیورسٹی ٹیچرس ایسوسی ایشن کے ۳ر بار صدر رہ چکے آدتیہ نارائن مشرا نے تھاما کانگریس کا ہاتھ

راجندر پال گوتم نے کہا کہ ''میں آدتیہ نارائن مشرا اور ان کے ساتھیوں کا خیر مقدم کرتا ہوں، کیونکہ انہوں نے آج جمہوریت، آئین اور تعلیمی نظام کو بچانے کی سمت میں قدم اٹھایا ہے''

راجندر پال گوتم نے کہا کہ ''میں آدتیہ نارائن مشرا اور ان کے ساتھیوں کا خیر مقدم کرتا ہوں، کیونکہ انہوں نے آج جمہوریت، آئین اور تعلیمی نظام کو بچانے کی سمت میں قدم اٹھایا ہے۔'' دہلی یونیورسٹی ٹیچرس ایسوسی ایشن (ڈی یو ٹی اے) کے 3 بار صدر رہ چکے ڈاکٹر آدتیہ نارائن مشرا سمیت کئی ماہرین تعلیم اور دانشور پیر کو کانگریس میں شامل ہو گئے۔ کانگریس ہیڈ کوارٹر میں منعقد ایک پروگرام میں دہلی پردیش کانگریس کے انچارج قاضی نظام الدین، پردیش کانگریس صدر دیویندر یادو اور پارٹی کے درج فہرست ذات شعبے کے قومی صدر راجندر پال گوتم نے بھی کو پٹکا پہنا کر باقاعدہ طور پر پارٹی میں شامل کرایا۔ کانگریس کی رکنیت لینے کے بعد ڈاکٹر آدتیہ نارائن مشرا نے کہا کہ ''ہم لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کا ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں، جو یونیورسٹیوں اور بالخصوص تعلیم پر ہونے والے تمام حملوں کے خلاف مسلسل آواز اٹھا رہے ہیں۔'' ڈاکٹر آدتیہ نارائن مشرا نے راہل گاندھی سے متعلق مزید کہا کہ ''وہ سرکاری مالی امداد حاصل کرنے والے اداروں کے تحفظ اور ہر فرد کے لیے انصاف اور وقار برقرار رکھنے کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ ہم اس عظیم جدوجہد کا حصہ بننے کے لیے کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں۔'' ان کے مطابق ہزاروں اسکول بند کیے جا چکے ہیں اور اعلیٰ تعلیم بھی اس حملے کی زد میں ہے۔ یہ نظام کے انہدام کی صورتحال ہے۔ پورے ملک کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم ایک بڑے انہدام کے دہانے پر ہیں جو دن و رات جاری ہے۔ اس موقع پر دہلی پردیش کانگریس صدر دیویندر یادو نے کہا کہ ''میں آدتیہ نارائن مشرا جی کا 'انڈین نیشنل کانگریس' میں خیر مقدم کرتا ہوں۔ وہ 3 بار دہلی یونیورسٹی ٹیچرس ایسوسی ایشن کے صدر رہ چکے ہیں۔ آج ملک کے طلبہ کو صحیح سمت دینے کی ضرورت ہے۔ ایسے میں اگر انہیں بہتر رہنمائی ملتی ہے تو آنے والا مستقبل صحیح راستے پر آگے بڑھے گا۔'' دہلی پردیش کانگریس کے انچارج قاضی نظام الدین نے کہا کہ ''آج ڈاکٹر آدتیہ نارائن مشرا اپنے کئی ساتھیوں کے ساتھ کانگریس میں شامل ہو رہے ہیں۔ میں ان کا دل کی گہرائیوں سے خیر مقدم کرتا ہوں۔ آج حالات یہ ہیں کہ اپنے حقوق کے لیے طلبہ کو سڑکوں پر اترنا پڑا،

یونیفارم سول کوڈ سے مسلمانوں کے ہی نہیں

تمام مذاہب کے پرسنل لا متاثر ہوں گے

اسلام جمخانہ میں مشاورتی میٹنگ میں یوسی سی اور تبدیلیٔ مذہب قانون پر ذمہ دار شخصیات نے حکومت کی نیت پر سوال قائم کرتے ہوئے اسے آئین مخالف قرار دیا۔ یکساں سول کوڈ کے تعلق سے مہاراشٹر میں صورتحال کا جائزہ لینے اور مختلف مذاہب کی شخصیات کے مابین باہمی تبادلۂ خیال کی غرض سے اسلام جمخانہ میں ایک مشاورتی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ میٹنگ سنیچر کی شب میں اسلام جمخانہ میں مہاراشٹر مسلم فیڈریشن کی جانب سے کی گئی۔ اس اہم مسئلے پر حاضرین نے اتفاق کیا کہ یوسی سی کے تعلق سے حکومت کی نیت ٹھیک نہیں، حکومت ایک مذہبی گروہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کررہی ہے۔ اتنا ہی نہیں اس تعلق سے حکومت کا رویہ دستور مخالف بھی ہے۔ میٹنگ کی سربراہی کرتے ملک معتصم (جماعت اسلامی کے نائب امیر) نے یہ اعتراف کیا کہ مسلمانوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہمیں اس کا احساس ہے کہ ہم اپنا احتساب کریں لیکن قرآن اور حدیث میں ہمیں جو احکامات دیئے گئے ہیں وہ ناقابلِ تنسیخ ہے، اس میں کسی بھی قسم تبدیلی نہیں کی جاسکتی، ان پر عمل ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ مولانا محمود خان دریابادی نے کہا کہ آرٹیکل ۲۵ ہمیں اپنے مذہب پر اور

آرٹیکل ۲۶ ہمیں مسلک پر عمل کرنے کی اجازت دیتا ہے، اس سے وہ متاثر ہوگا۔ انہوں نے زور دے کر یہ بھی کہا کہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ محض مسلمانوں کا مسئلہ نہیں ہے دیگر مذاہب کے پرسنل لا زبھی متاثر ہوں گے۔ اسی طرح آرٹیکل ۴۴ میں رہنمائی کی گئی ہے مگر وہ بنیادی دفعہ نہیں ہے، غیر ضروری طور پر آرٹیکل ۴۴ کا حکومت کے ذریعے سہارا لیا جارہا ہے جبکہ جن ہدایات کا اس سے تعلق ہے حکومت اس سے صرف نظر کررہی ہے۔ مفتی حذیفہ قاسمی (جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے کہا کہ یوسی سی سے متعلق یہ کہا جارہا ہے کہ اس سے سب یکساں ہوجائیں گے، میں پوچھتا ہوں کہ کیا ایک گھر میں سب ایک طرح سے ہوجائیں گے۔ اس لئے آنکھ میں دھول نہ جھونکی جائے، ہندوستان میں اس پر عمل ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح وکلاء حضرات خاص طور پر اسے اجاگر کریں کہ آرٹیکل ۴۴ محض مشورہ ہے وہ بنیادی دفعہ کے مقابلے ٹک نہیں سکتا۔ میٹنگ کے دوران پندرہ بیس افراد پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل پر اتفاق ہوا۔ تشکیل دی جانے والی کمیٹی پوری طرح یوسی سی پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہوئے حکومت کے غلط فیصلوں پر اسے متنبہ کرے گی۔

ڈی جے کے خلاف شہریوں کا مارچ

ہائی کورٹ کے حکم نامہ اور پولیس انتظامیہ کی کڑی کارروائی کے باوجود ناگپور میں ڈی جے کے خلاف خاموش مارچ نکالا گیا۔ شدید بارش کے دوران سیکڑوں شہری اور طبی ماہرین سڑکوں پر نکل آئے۔ اس مارچ کے ذریعے یہ واضح پیغام دیا گیا کہ انتظامیہ کی جانب سے ڈی جے کے حوالے سے جو قواعد وضع کئے گئے ہیں، ان پر سختی سے عمل کیا جائے اور اونچی آواز سے عام لوگوں کو ہونے والی پریشانیوں کو روکا جائے۔ بتادیں کہ ناگپور میں ڈی جے پر پابندی ہے، اس کے باوجود قواعد کی دھجیاں اڑاتے ہوئے ڈی جے بجایا جارہا ہے۔ تہواروں اور مختلف تقاریب میں ڈی جے بجانے اور ان قوانین کی خلاف ورزی سے ناراض ناگپور کے شہری اتوار کو سڑکوں پر نکل آئے اور شہر میں ڈی جے کے خلاف خاموش مارچ کیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر اور سابق رکن اسمبلی سندیپ جوشی کی قیادت میں کشمی بھون چوک سے شنکر نگر چوک تک خاموش مارچ میں شدید بارش کے باوجود ڈاکٹروں، نرسوں اور پیرامیڈیکس کے ساتھ سیکڑوں شہریوں نے شرکت کی۔

جلگاؤں کارپوریشن الیکشن کے اخراجات کا

گوشوارہ پیش نہ کرنے پر ۱۵؍امیدواروں پر ۳؍سال کی پابندی

ناسک کے ڈویژنل کمشنر ڈاکٹر پروین گیڈم نے یہ احکامات جاری کئے۔ یہ تمام افراد اب کوئی بھی الیکشن نہیں لڑ سکتے۔ ناسک ڈویژنل کمشنر نے جلگاؤں شہر سے تعلق رکھنے والے ان افراد کے خلاف سخت کارروائی کی ہے جنہوں نے جلگاؤں میونسپل کارپوریشن الیکشن (۲۰۲۵ء) میں حصہ لیا تھا لیکن مقررہ مدت کے اندر اپنے انتخابی اخراجات کا گوشوارہ جمع کرانے میں ناکام رہے۔ اخراجات کی تفصیلات فراہم نہ کرنے کی وجہ سے ۱۵؍ امیدواروں (جن میں سے ایک نے ۲؍وارڈز سے انتخاب لڑا تھا) کو اگلے ۳؍سال تک کوئی بھی الیکشن لڑنے کیلئے نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ ناسک کے ڈویژنل کمشنر ڈاکٹر پروین گیڈم نے گزشتہ روز یہ احکامات جاری کئے۔ میونسپل انتخابات لڑنے والے امیدواروں کیلئے لازمی ہے کہ وہ انتخابی نتائج کے اعلان کے بعد ۳۰؍دن کے اندر ریاستی الیکشن کمیشن کو حلف نامے کے ساتھ اپنے انتخابی اخراجات کی تفصیلات جمع کرائیں۔ تاہم جلگاؤں میونسپل کارپوریشن کا الیکشن لڑنے والے ۱۵؍امیدوار اس مدت کے اندر اپنے اخراجات کا حساب وکتاب جمع کرانے میں ناکام رہے۔ جن ۱۵؍افراد کے خلاف کارروائی کی ہے، ان میں پریامدھوکر جوہرے (وارڈ ۳؍اے)، سونالی منوہر باویسکر (وارڈ ۳؍ڈی)، ہمنڈا چھوٹو لال سوناونے (وارڈ ۸؍ڈی)، کوشلیا بائی تم تکم (وارڈ ۱۰؍اے)، پدما کر دیو چند سوناونے (وارڈ ۱۰؍اے)، کالا بائی نارائن شرسٹھ (وارڈ ۱۰؍اے)، چھایا فقیرہ ادکمول (وارڈ ۱۰؍ڈی)، چیتن نانا سوناونے (وارڈ ۱۰؍ڈی)، شیخ احمد نور لطیف (وارڈ ۱۰)، جیا رگھوناتھ سالونکھے (وارڈ ۱۱؍سی)، ڈاکٹر کشور مالی (وارڈ ۱۱؍ڈی)، اتل پگاریا (وارڈ ۵؍ڈی اور ۱۳؍ڈی)، سونم روہیداس سوناونے (وارڈ ۱۸؍سی)، امول رویندر چودھری (وارڈ ۱۶؍ڈی) شامل ہیں۔ جلگاؤں میونسپل کارپوریشن کے کمشنر نے ڈویژنل کمشنر ان افراد کے خلاف شکایت اور کارروائی کا مطالبہ کیا تھا۔ ڈویژنل کمشنر کے دفتر نے ان امیدواروں کو اپنا موقف پیش کرنے کیلئے ۱۱؍اور پھر ۲۵؍اگست (آخری موقع کے طور پر) کو سماعت کیلئے طلب کیا تھا۔ تاہم متذکرہ بالا تمام امیدوار دونوں سماعتوں سے غیر حاضر رہے۔ چونکہ اس سے کسی بھی قسم کی وضاحت پیش کرنے میں عدم دلچسپی ظاہر ہوتی تھی اس لئے ڈاکٹر پروین گیڈم نے ان سب پر ۳؍سال کی پابندی عائد کر دی۔ اگرچہ تکنیکی طور پر اس کارروائی کا تعلق ۱۶؍امیدواروں سے ہے لیکن حکم نامے میں یہ نشاندہی کی گئی ہے کہ اتل پگاریا نے دو الگ الگ وارڈز (۵؍ڈی اور ۱۳؍ڈی) سے انتخاب لڑا تھا لہٰذا اس کارروائی کا اثر کل ۱۵؍افراد پر پڑتا ہے۔ متذکرہ بالا امیدواروں کیلئے راحت حاصل کرنے کا راستہ اب بھی موجود ہے۔ ڈویژنل کمشنر کے حکم نامے میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ امیدوار حکم نامے کی تاریخ سے ۶۰؍دن کے اندر الیکشن کمیشن میں خصوصی درخواست دائر کرکے دادرسی حاصل کرسکتے ہیں۔

نائٹرازیپام (منشیات) گولیوں کی غیر قانونی فروخت دو منشیات فروش گرفتار

کرائم برانچ کی بڑی کارروائی، گرفتار شدگان سے 12.81 کلو وزنی گولیوں سمیت دیگر اسباب ضبط

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کرائم برانچ کی بڑی کارروائی کے دوران دو منشیات فروشوں کو گرفتار کیا گیا ہے جو تائیراز یپام کی گولیاں فروخت کرتے ہوئے پائے گئے۔ ۹؍ستمبر کو یونٹ 6 کو ملی ہوئی خفیہ معلومات کی بنیاد پر کرائم برانچ کی ٹیم نے جال بچھا کر دو ملزمان کو پنٹو نیل سائن ہائی وے کے قریب جنوبی واہنی سروس روڈ پر، ٹرامبے ٹرانسپورٹ دفتر کے پچھلے جانب، ٹرامبے، ممبئی اس جگہ Nitrazepam Tablets Button اس منشیات کی 000,21 ٹیبلیٹس گولیاں جس کا کل وزن 12 .1 .81 کلو گرام، اور کل قیمت 000,05,64/- روپے قیمت کا مقدمے کا مال ضبط کیا۔ غیر قانونی طور پر فروخت کرنے کے ارادے اس نے یہ گولیاں رکھی تھی دونوں ملزمین نشہ کی گولیاں گاہکوں کو نشے کے لیے فروخت کرتے تھے اس کا انکشاف ہوا ہے۔ گرفتار ملزمان پر اس سے پہلے این ڈی پی ایس کے مطابق مقدمات درج ہیں اور دونوں ملزمان پر این ڈی پی ایس قانون 1985 دفعہ 8(c) 22(c) 29(c) کے

تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان مرد عمر 44 سال، رہنے والا شیواجی نگر، گوونڈی، ممبئی۔ مرد، عمر 50 سال، رہنے والا کوسہ، ممبرا، ضلع تھانے ہے مذکورہ کارروائی پولیس کمشنر، برہن ممبئی دیوین بھارتی، پولیس جوائنٹ کمشنر (کرائم) انیل کنبھارے، جناب ایڈیشنل پولیس کمشنر (کرائم) کرشن کانت اپادھیائے، پولیس ڈپٹی کمشنر ڈٹیکشن نوناتھ ڈھولے، اور اسسٹنٹ پولیس کمشنر (ڈی مشرق) دھرما پال بنسوڈے کی رہنمائی میں یونٹ 6 کے انچارج پولیس انسپکٹر بھرت گھونگے، پولیس انسپکٹر سشانت ساونت، خاتون سب پولیس انسپکٹر چودھری، خاتون پولیس سب انسپکٹر ماشیرے، پولیس سب انسپکٹر دیسائی، پولیس حوالدار وانکھیڈے، پولیس حوالدار کھیڈکر، پولیس حوالدار بھالے راؤ، پولیس سپاہی پانچال، پولیس سپاہی شیخ، پولیس سپاہی بودھارے، پولیس سپاہی سسانے، خاتون پولیس سپاہی کھوٹوڈ، پولیس حوالدار چاگر اس ٹیم نے انجام دی ہے۔

یوپی ایس سی امتحان کے دوران انتظامیہ کا سخت رویہ محض ۲ منٹ کی تاخیر پر طلبہ کا سال برباد

ناسک کے امتحانی مرکز پر داخلہ نہ ملنے سے مایوس امیدواروں اور سرپرستوں کا شدید احتجاج، انتظامیہ نے جاری کیا وضاحت نامہ

ناسک (نامہ نگار): یونین پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام ہونے والے این ڈی اے اور سی ڈی ایس امتحانات کے دوران ناسک کے ایک امتحانی مرکز پر اتوار کو امتحانی عملے کے سخت رویے کی وجہ سے درجنوں طلبہ کا مستقبل داؤ پر لگ گیا۔ سال بھر سخت محنت کرنے والے تقریباً ۱۵؍امیدواروں کو محض ۲ منٹ کی تاخیر پر امتحانی مرکز میں داخلہ دینے سے صاف انکار کردیا گیا۔ یہ واقعہ ناسک کے کے وی این نائیک کالج امتحانی مرکز پر پیش آیا، جہاں مقررہ وقت ختم ہوتے ہی کالج کا مین گیٹ بند کردیا گیا۔ اس کے ٹھیک دو منٹ بعد جب ہانپتے کانپتے طلبہ وہاں پہنچے تو سیکیورٹی عملے نے انہیں اندر جانے سے روک دیا۔ اپنا پورا سال برباد ہوتا دیکھ کر جب پریشان طلبہ اور ان کے والدین نے عملے کے سامنے منتیں کیں، تو انتظامیہ نے قوانین کا حوالہ دیتے ہوئے ان کی ایک نہ سنی۔ انتظامیہ کے اس بے لچک اور سخت رویے پر وہاں موجود والدین اور طلبہ کا غصہ پھٹ پڑا اور انہوں نے امتحانی مرکز کے باہر شدید نعرے بازی شروع کردی، جس کے بعد ماحول کو سنبھالنے کے لیے پولیس فورس کو آگے آنا پڑا۔ امتحانی مرکز کے باہر احتجاج کرنے والے طلبہ اور مشتعل والدین کا کہنا تھا کہ وہ کسی لاپرواہی کی وجہ سے نہیں، بلکہ ناسک شہر کی خراب سڑکوں اور ٹریفک کی وجہ سے لیٹ ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ شہر میں جگہ جگہ سڑکوں کی کھدائی، گہروں گڑھوں اور شدید بارش کی وجہ سے سڑکوں پر زبردست ٹریفک جام تھا، جس میں طلبہ پھنس کر رہ گئے۔ کچھ طلبہ نے یہ شکایت بھی کی کہ گوگل میپس نے انہیں امتحانی مرکز کا غلط راستہ دکھایا جس کی وجہ سے وہ بھٹک گئے۔ والدین کا کہنا تھا کہ بچوں کے مستقبل کا سوال تھا اور انتظامیہ کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر محض دو منٹ کی رعایت دے دینی چاہیے تھی، کیونکہ اس معمولی تاخیر سے بچوں کا فوج میں افسر بننے کا خواب ٹوٹ گیا۔ معصوم بچوں کو سڑک پر روتا دیکھ کر وہاں سے گزرنے والے شہریوں نے بھی انتظامیہ کے اس سرد مہر رویے پر سخت تنقید کی۔ دوسری طرف، ہنگامے اور عوامی غصے کو دیکھتے ہوئے ضلع انتظامیہ کے افسران نے موقع پر پہنچ کر صورتحال کو واضح کیا۔ رہائشی ڈپٹی کلکٹر روہت کمار راجپوت نے اپنے آفیشیل بیان میں طلبہ اور والدین کے

تمام الزامات کو مسترد کردیا۔ انہوں نے کہا کہ یوپی ایس سی کے قوانین انتہائی سخت ہیں اور امتحان شروع ہونے سے ۳۰ منٹ پہلے گیٹ بند کرنے کا قانون پورے ملک میں سب کے لیے برابر ہے۔ یہ تمام ہدایات امیدواروں کے ایڈمٹ کارڈ پر صاف لکھی ہوئی تھیں اور گیٹ بند ہونے کے بعد کسی بھی آفیسر کے پاس کسی کو اندر جانے دینے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ہی انتظامیہ نے سڑکوں کی خرابی اور ٹریفک جام کے دعوے کو بھی غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ امتحانی مراکز کے پاس ایسا کوئی بڑا جام نہیں تھا۔ اگرچہ سوشل میڈیا پر بڑی تعداد میں طلباء کو روکے جانے کی افواہیں گردش کررہی تھیں، لیکن حقیقت میں تقریباً ۱۵ طلبہ ایسے تھے جنہیں تاخیر کی وجہ سے داخلہ نہیں ملا۔ ناسک ضلع کے باقی ۱۳ مراکز پر امتحان کا عمل پرامن طریقے سے پورا ہوا، جہاں کل ۷۶,۳ طلبہ نے امتحان دیا اور ۱,۹۹ طلبہ غیر حاضر رہے۔ ناسک کا یہ واقعہ ایک بار پھر یہ ثابت کرتا ہے کہ امتحانی نظام میں نظم و ضبط اور قوانین کے سامنے انسانی مجبوریاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں اور محض چند منٹوں کی چوک بھی برسوں کی محنت کو مٹی میں ملا سکتی ہے۔

فلائی اوور کے ساتھ ساحل ہوٹل علاقے کو شہر سے جوڑنے کیلئے انڈر پاس بنایا جائے

اسلام پارٹی کے صدر وسیم اکرم کا پرزور مطالبہ

دھولیہ: (نامہ نگار) چالیسگاؤں چوپھلی سے سلطان ہوٹل تک جاری فلائی اوور کی تعمیر کے پیش نظر شہریوں کی سہولت، محفوظ آمدورفت اور روڈ سیفٹی کو یقینی بنانے کے لیے اسلام پارٹی کے شہر صدر وسیم اکرم نے ساحل ہوٹل کے علاقے اور شہر کے درمیان محفوظ رابطے کے لیے مناسب مقام پر انڈر پاس یا سب وے تعمیر کرنے کا پُرزور مطالبہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں وسیم اکرم کی جانب سے نیشنل ہائی وے اتھارٹی آف انڈیا (NHAI) کے متعلقہ افسران کو عرضداشت پیش کی گئی، جس میں علاقے کی موجودہ صورتحال اور مستقبل کی ضروریات کی جانب توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ عرضداشت میں کہا گیا ہے کہ نیشنل ہائی وے کے دوسری جانب ساحل ہوٹل کے عقب میں رہائشی اور تجارتی سرگرمیاں تیزی سے فروغ پا رہی ہیں، جس کے باعث اس علاقے میں شہریوں کی آمدورفت میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ موجودہ صورتحال میں شہر کی جانب سے ساحل ہوٹل اور اس کے پیچھے آباد علاقوں تک پہنچنے کے لیے شہریوں کو قومی شاہراہ عبور کرنا پڑتا ہے، جو خصوصاً پیدل چلنے والوں، طلبہ، خواتین اور بزرگوں کے لیے خطرے سے خالی نہیں۔ ایسے میں فلائی اوور کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اگر ہائی وے کے دونوں جانب آمدورفت کے لیے کوئی محفوظ متبادل راستہ فراہم نہ کیا گیا تو مستقبل میں شہریوں کو مزید مشکلات اور حادثات کے خدشات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ وسیم اکرم نے مطالبہ کیا کہ ساحل ہوٹل کی جانب ٹاٹا موٹرس کے علاقے اور شہر کی جانب مسجد ام سلمہ کے درمیان کسی مناسب مقام کا فوری تکنیکی سروے کرایا جائے اور وہاں انڈر پاس یا سب وے تعمیر کیے جانے کی فزیبلٹی کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ فلائی اوور کی تعمیر کا کام اس وقت جاری ہے، اس لیے اسی مرحلے پر انڈر پاس کے امکان کا جائزہ لینا نہایت ضروری اور موزوں ہے۔ اگر فلائی اوور کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اس ضرورت پر توجہ دی گئی تو مستقبل میں تعمیراتی مشکلات کے ساتھ اضافی وقت اور اخراجات بھی درپیش آسکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انڈر پاس کی تعمیر محض ایک تعمیراتی منصوبہ نہیں بلکہ شہریوں کی حفاظت اور سہولت سے براہِ راست جڑا ہوا اہم قدم ہوگا۔ اس سے پیدل چلنے والوں، طلبہ، خواتین، بزرگوں اور مقامی گاڑیوں کو قومی شاہراہ عبور کرنے کے لیے محفوظ راستہ میسر آئے گا، حادثات کے امکانات میں کمی آئے گی اور ہائی وے کے دونوں جانب واقع علاقوں کے درمیان آمدورفت کا بہتر اور محفوظ نظام قائم ہوگا۔ وسیم اکرم نے امید ظاہر کی کہ NHAI حکام اس اہم عوامی مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر دیکھتے ہوئے ضروری تکنیکی کارروائی عمل میں لائیں گے۔

مولانا عمرین محفوظ رحمانی کا منصورہ انجینئرنگ کالج میں طلبہ سے خطاب

تعلیم کے ساتھ اخلاق و کردار سازی بھی ضروری: مولانا ارشد مختار جامعہ محمدیہ

مالیگاؤں: (نامہ نگار) ریاست مہاراشٹر کے اقلیتی شہر مالیگاؤں میں واقع جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی المعروف منصورہ کیمپس کے زیر اہتمام مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس میں سالِ اول ڈگری و ڈپلومہ کے طلبہ اور ان کے سرپرستوں کے لیے شاندار انڈکشن پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مولانا عمرین محفوظ رحمانی (جنرل سیکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ) نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی اور طلبہ سے فکر انگیز خطاب کیا۔ مولانا عمرین محفوظ رحمانی نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ”زمانے کے غلام نہیں بلکہ امام بنیں“ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں کامیابی کے لیے معیاری تعلیم کے ساتھ جدید سائنس، تحقیق اور مصنوعی ذہانت (AI) کے الگورتھمز کو سمجھنا اور ان کا درست اور مؤثر استعمال کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مولانا عمرین محفوظ رحمانی نے منصورہ کیمپس میں معیاری تعلیم اور دینی وعصری جدید تعلیمی ماحول کو سراہتے ہوئے کہا کہ ایسے اقلیتی ادارے کو دیکھ کر خوشی، اطمینان اور امید پیدا ہوتی ہے جو طلبہ کو معیاری تعلیم فراہم کرنے کے ساتھ انہیں مستقبل کے لیے تیار کررہا ہے۔ اس موقع پر جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی کے معزز چیئرمین جناب ارشد مختار صاحب نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اصل کامیابی صرف تعلیمی اسناد یا پیشہ ورانہ مہارت حاصل کرنے میں نہیں بلکہ اچھے کردار اور اعلیٰ اخلاق میں بھی مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ انجینئرنگ، میڈیکل، فارمیسی یا کسی بھی شعبے میں کامیابی کے لیے تعلیم و تربیت کے ساتھ دیانت داری، ذمہ داری اور اخلاقی اقدار کو اپنانا بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنے علم اور صلاحیتوں کو معاشرے اور ملک کی ترقی کے لیے مثبت انداز میں استعمال کریں اور اپنے کردار سے دوسروں کے لیے مثال بنیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ علم انسان کو کامیابی کی راہ دکھاتا ہے، جبکہ کردار اسے حقیقی معنوں میں باوقار بناتا ہے۔ اس پروگرام کے آغاز میں ڈاکٹر شاہ عقیل احمد، پرنسپل انجینئرنگ کالج نے سالِ اول ڈگری و ڈپلومہ کے طلبہ اور ان کے سرپرستوں کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کالج کی مختلف تعلیمی، تحقیقی اور دیگر سرگرمیوں کے ساتھ ادارے کی نمایاں کارکردگی بھی پیش کی۔ اسی طرح ڈاکٹر آصف رسول، ہیڈ سالِ اول نے گزشتہ سال کے شاندار نتائج، تدریسی عملے کا تعارف اور نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کے حوالے سے تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ پروگرام کے دوران گزشتہ سال ڈگری و ڈپلومہ کے نمایاں اور ٹاپر طلبہ کو اعزازات سے نوازا گیا اور ان کی تعلیمی کامیابیوں پر حوصلہ افزائی کی گئی۔ اس تقریب کا آغاز پروفیسر حافظ شیخ انس کی تلاوتِ کلامِ پاک مع ترجمہ سے ہوا۔ ڈاکٹر راغب ندیم نے نظامت کے فرائض بخوبی انجام دیے اور آخر میں کلمات تشکر بھی پیش کیے۔ اس موقع پر جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی کے سیکریٹری جناب راشد ارشد مختار، ڈاکٹر سلمان بیگ، ڈاکٹر یعقوب انصاری، ڈاکٹر فہد اقبال، ڈاکٹر دلاور حسین، پروفیسر نوید اختر سمیت دیگر اساتذہ و اسٹاف موجود تھے۔ پروگرام میں کثیر تعداد میں طلبہ اور ان کے سرپرستوں نے شرکت کی اور تقریب کو کامیاب بنایا۔

مالیگاؤں میں انسانی ہمدردی کے جذبے سے کھلواڑ ناقابل قبول

پولیس انتظامیہ شہر بھر میں چوکسی بڑھائے: حضرت صابر نورانی

مالیگاؤں: (خیال اثر) مسجدوں، میناروں، دینی روایات، باہمی محبت، اخوت اور انسان دوستی کے لیے اپنی منفرد شناخت رکھنے والے شہر مالیگاؤں میں سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی بعض تحریروں نے شہریوں میں تشویش کی لہر دوڑا دی ہے۔ ان تحریروں میں ایسے مبینہ واقعات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں بزرگ شہریوں اور دینی شخصیات کی ہمدردی اور انسانی جذبے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نامعلوم افراد نے لفٹ لینے یا کسی مقام تک پہنچانے کی درخواست کی اور بعد ازاں مبینہ طور پر چوری یا دھوکہ دہی کی واردات انجام دی۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک اپیل میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایک بزرگ شہری کو سرخ شرٹ میں نظر آنے والے ایک شخص نے مبینہ طور پر سنسان مقام کی طرف لے جا کر ان سے رقم حاصل کی اور فرار ہوگیا۔ اسی طرح حافظ حسّان صاحب سے متعلق گردش کرنے والی ایک دوسری تحریر میں بتایا گیا ہے کہ مشاورت چوک پر دو نوجوانوں نے آگے تک لفٹ دینے کی درخواست کی۔ انسانی ہمدردی کے تحت انہیں گاڑی میں سوار کیا گیا، تاہم صدر ہاسپٹل کے قریب اترنے کے بعد مبینہ طور پر معلوم ہوا کہ ان کی جیب سے موبائل فون غائب ہو چکا ہے۔ مذکورہ تحریر میں دونوں نوجوانوں کے حلیے اور لباس کا ذکر کرتے ہوئے شہریوں سے ان کی شناخت میں تعاون کی اپیل بھی کی گئی ہے۔ ان مبینہ واقعات پر انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے صدر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) نے گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مالیگاؤں جیسے محبت، اخوت اور انسانیت کے شہر میں شہریوں کے ہمدردانہ جذبے کو کسی بھی صورت جرائم کے لیے استعمال نہیں ہونے دیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت مند کی مدد کرنا اور انسانیت کے ناتے کسی کو سہارا دینا مالیگاؤں کی تہذیبی شناخت کا حصہ ہے، لیکن اگر کوئی جرائم پیشہ عنصر اسی اعتماد کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کرتا ہے تو یہ صرف ایک فرد کے ساتھ زیادتی نہیں بلکہ پورے معاشرتی اعتماد کو مجروح کرنے کی کوشش ہے۔ حضرت صابر نورانی نے پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ شہر کے اہم چوراہوں، بازاروں، حساس مقامات اور آمدورفت کے اہم راستوں پر چوکسی مزید بڑھائی جائے، گشت میں اضافہ کیا جائے اور مبینہ واردا توں کی شفاف وغیر جانب دارانہ تحقیقات کرتے ہوئے اصل جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کرکے قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں میں خوف پیدا کرنا مقصد نہیں، بلکہ ایسے عناصر کے خلاف بروقت اور مؤثر کارروائی کے ذریعے شہریوں کے اعتماد اور تحفظ کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ انہوں نے شہریوں سے بھی اپیل کی کہ وہ انسانی ہمدردی کا جذبہ ضرور برقرار رکھیں، مگر غیر معروف افراد کو لفٹ دیتے وقت ضروری احتیاط برتیں، خصوصاً کسی مشتبہ شخص کے کہنے پر سنسان یا غیر مانوس مقام کی طرف جانے سے گریز کریں اور کسی بھی مشتبہ سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دیں۔ ساتھ ہی حضرت صابر نورانی نے سوشل میڈیا صارفین کو متنبہ کیا کہ کسی بھی شخص کی تصویر، لباس یا حلیے کی بنیاد پر اسے مجرم قرار دینا درست نہیں۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی اطلاعات کی آزادانہ تصدیق کے بغیر کسی کی شناخت یا کردار کے بارے میں الزام تراشی سے بے گناہ افراد کی عزت اور زندگی متاثر ہوسکتی ہے۔ اصل حقیقت تک پہنچنا پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری ہے، اس لیے شہری قانون کو اپنا کام کرنے دیں اور غیر مصدقہ معلومات کو آگے پھیلانے سے گریز کریں۔ مالیگاؤں کی اصل طاقت اس کی بلند میناروں اور مصروف بازاروں سے بڑھ کر اس کے لوگوں کے دلوں میں بسنے والی انسانیت، باہمی اعتماد اور اخوت ہے۔ چند مبینہ واقعات اس شہر کے صدیوں پرانے انسانی جذبے کو کمزور نہیں کرسکتے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

گاؤں گاؤں اور بستی بستی مکاتب کا مضبوط نظام قائم نہ کیا گیا تو ہم اپنا دینی وملّی وجود کھو دیں گے

نسل نو کے ایمان وعقیدے کے تحفظ اور ارتدادی فتنوں کے سدِّ باب کے لیے جمعیۃ علماء مالیگاؤں وضلع ناسک کے زیر اہتمام تعلیمی کانفرنس کا انعقاد

مالیگاؤں: بچوں کی دینی و بنیادی تعلیم وتربیت صرف مکاتب یا مدارس کے اساتذہ کا فریضہ نہیں ہے، بلکہ اس اہم مقصد کے حصول کے لیے والدین، ائمہ، علماء اور معلمین کو متحد ہوکر اپنا فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔ موجودہ دور کے نازک حالات اور امت کو درپیش چیلنجوں، بالخصوص فتنۂ قادیانیت اور شکیلیت کے سدِ باب کے لیے علمائے کرام کو زبانی جمع خرچ سے آگے بڑھ کر میدانِ عمل میں اترنا پڑے گا۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر حافظ ندیم احمد صدیقی نے حاجی شبیر احمد حج ٹریننگ سینٹر میں جمعیۃ علماء مالیگاؤں وضلع ناسک کے زیر اہتمام منعقدہ ایک پروقار ضلعی تعلیمی کانفرنس سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اپنے صدارتی خطبے میں حافظ ندیم احمد صدیقی نے ملک کے موجودہ تعلیمی منظرنامے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے متعدد تعلیمی ادارے حکومتی گرانٹ اور اساتذہ کی منظوری کے تحفظ کی خاطر غیر اسلامی وشرکیہ اعمال سے خود کو دور رکھنے میں ناکام ثابت ہورہے ہیں۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر گاؤں گاؤں اور بستی بستی میں مکاتب کا مضبوط نظام قائم نہ کیا گیا تو اندیشہ ہے کہ ہم اپنا دینی اور ملّی وجود کھو دیں گے۔ مرٹھواڑہ کے حالیہ سروے کے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے انکشاف کیا کہ سوا سو سے زائد دیہات ایسے ہیں جہاں نہ کوئی مکتب قائم ہے اور نہ ہی نماز کے لیے

امام میسر ہیں۔ انہوں نے عملی جدوجہد کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صرف سوشل میڈیا تک محدود رہنے کے بجائے زمینی سطح پر کام کرنے، تعلیم بالغاں کا انتظام کرنے اور نوجوان نسل کو دین سے جوڑنے کے لیے ٹھوس لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دینی تعلیمی بورڈ کے ریاستی صدر مولانا مفتی روشن شاہ قاسمی نے کہا کہ بنیادی دینی تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے، اس لیے بچیوں اور خواتین میں دینی شعور بیدار کرنے اور گھر گھر سروے کرکے تعلیمی نیٹ ورک کو وسعت دینے کی اشد ضرورت ہ

بنگلہ دیش میں جبری گمشدگیاں: جب ریاست پر الزام ہو تو تحقیقات کون کرے؟

بنگلہ دیش میں جبری گمشدگیوں کے سینکڑوں واقعات اور متاثرہ خاندانوں کی برسوں سے جاری جدوجہد نے ایک بنیادی سوال کھڑا کر دیا ہے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں جبری گمشدگیوں کے سینکڑوں واقعات اور متاثرہ خاندانوں کی برسوں سے جاری جدوجہد نے ایک بنیادی سوال کھڑا کر دیا ہے کہ جب ریاستی اداروں پر ہی کسی شخص کو لاپتہ کرنے کا الزام ہو تو اس معاملے کی آزادانہ اور قابل اعتماد تحقیقات کون کرے گا۔ 2009 سے 2022 کے درمیان ملک میں دو ہزار سے زیادہ جبری گمشدگیوں کے واقعات دستاویزی شکل میں سامنے آنے کی اطلاعات ہیں۔ ان واقعات سے متاثرہ خاندان برسوں سے اپنے پیاروں کے بارے میں معلومات، تحقیقات اور انصاف کا مطالبہ کرتے آ رہے ہیں۔ متاثرہ خاندانوں کے لیے جبری گمشدگی صرف کسی شخص کے لاپتہ ہونے کا ایک واقعہ نہیں بلکہ ایک مسلسل اذیت ہے۔ بہت سے خاندان برسوں تک یہ جانے بغیر زندگی گزارتے ہیں کہ ان کا رشتہ دار زندہ ہے یا ہلاک ہو چکا ہے، کہاں رکھا گیا اور اس کے ساتھ کیا ہوا۔ اس مسئلے کی ایک مثال 30 سالہ ماہی گیر معراج کی ہے، جو 10 اپریل کو سندربن کے قریب لاپتہ ہو گیا۔ اس کے خاندان اور عینی شاہدین کا الزام ہے کہ کوسٹ گارڈ کے اہلکار اسے حراست میں لے کر گئے تھے۔ اگلے روز اس کی اہلیہ مختہ خاتون جب کوسٹ گارڈ کے دگراج اڈے پر پہنچی تو ابتدا میں اسے بتایا گیا کہ اس کا شوہر وہاں موجود تھا اور اہلکار اسے ایک آپریشن پر اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ بعد میں حکام نے کہا کہ معراج نامی کوئی شخص ان کی تحویل میں نہیں ہے۔ اس کے بعد سے اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ یہ معاملہ ایک بڑے ادارہ جاتی مسئلے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگر کسی سکیورٹی یا قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکاروں پر جبری گمشدگی کا الزام ہو تو اسی ادارے کی اندرونی تحقیقات کو مکمل طور پر آزاد اور غیر جانبدار تصور کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔ اسی پس منظر میں مجوزہ جبری گمشدگیوں کی روک تھام اور ازالہ بل 2026 کو اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ تاہم صرف نیا قانون بنا دینا کافی نہیں ہوگا۔ اصل امتحان یہ ہوگا کہ کیا قانون ایسے آزاد تحقیقاتی نظام کی ضمانت دیتا ہے جو ریاستی اداروں اور ان کے اہلکاروں کے خلاف الزامات کی بھی غیر جانبدارانہ چھان بین کر سکے۔ ایک آزاد تحقیقاتی ادارہ نہ صرف متاثرہ خاندانوں کو انصاف فراہم کرنے میں مدد دے سکتا ہے بلکہ بے بنیاد اور قابل اعتبار الزامات میں فرق، انفرادی ذمہ داری کے تعین اور قانون نافذ کرنے والے اداروں پر عوامی اعتماد بحال کرنے میں بھی کردار ادا کر سکتا ہے۔ متاثرہ خاندانوں کی کہانیاں اس مسئلے کے انسانی پہلو کو بھی سامنے لاتی ہیں۔ بعض خاندان کئی سال بعد ان مقامات تک پہنچے جہاں ان کے مطابق ان کے رشتہ داروں کو خفیہ طور پر رکھا گیا تھا۔ ایسی شہادتوں نے ماضی کی گمشدگیوں کی مکمل اور شفاف تحقیقات کے مطالبات کو مزید تقویت دی ہے۔ بنگلہ دیش کے لیے اصل چیلنج اب صرف جبری گمشدگی کو جرم تسلیم کرنا نہیں بلکہ ایسا نظام قائم کرنا ہے جو یہ معلوم کر سکے کہ لاپتہ افراد کے ساتھ کیا ہوا، ذمہ دار کون تھے اور متاثرہ خاندانوں کو حقیقت اور انصاف کیسے فراہم کیا جائے۔ جب تک ریاستی اداروں کے خلاف الزامات کی آزادانہ تحقیقات کا قابل اعتماد طریقہ قائم نہیں ہوتا، جبری گمشدگیوں کے متاثرین اور ان کے خاندانوں کے لیے انصاف کا سوال بدستور برقرار رہے گا۔ بنگلہ دیش میں جبری گمشدگیوں کے واقعات میں جب خود ریاستی اداروں پر الزامات ہوں، تو ان کی تحقیقات کے لیے سیکیورٹی فورسز کے اثر و رسوخ سے پاک ایک مکمل آزاد، خودمختار اور متبادل تفتیشی نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ روایتی پولیس یا ملٹری انٹیلی جنس ایسے معاملات کی شفاف تفتیش نہیں کر سکتیں کیونکہ وہ خود اس میں فریق ہوتی ہیں۔ بنگلہ دیش میں سابقہ حکومت کے خاتمے کے بعد جبری گمشدگیوں پر انکوائری کمیشن (CEED) قائم کیا گیا ہے، جس کی سربراہی سابق جج (جسٹس معین الاسلام چودھری) کر رہے ہیں۔ یہ کمیشن سیکیورٹی فورسز کے کنٹرول سے آزاد ہو کر براہِ راست متاثرین کی شکایات وصول کرتا ہے، خفیہ حراستی مراکز کا سراغ لگاتا ہے اور ذمہ دار اعلیٰ حکام و فوجی افسران کا تعین کرتا ہے۔

چین میں مذہبی آزادی پر بڑھتا دباؤ

انسانی حقوق کے وکلا بھی ریاستی کارروائیوں کی زد میں

بیجنگ: چین میں مذہبی آزادی پر پابندیوں اور مذہبی تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے انسانی حقوق کے وکلا کے خلاف دباؤ سے متعلق نئی تشویش سامنے آئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق چینی حکام نگرانی، سیاسی دباؤ اور قانونی و انتظامی اقدامات کے ذریعے غیر سرکاری مذہبی سرگرمیوں پر کنٹرول مزید سخت کر رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے مبصرین کے مطابق 2026 کی پہلی ششماہی کے دوران چین کے ایک درجن سے زیادہ شہروں میں ایسے اقدامات متعارف کرائے گئے جن کے تحت شہریوں کو حکام کی جانب سے ''غیر قانونی'' قرار دی جانے والی مذہبی سرگرمیوں کی اطلاع دینے پر انعام دینے کی پیشکش کی گئی۔ اس اقدام کو ملک بھر میں مذہبی سرگرمیوں کی نگرانی بڑھانے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تازہ بحث میں چینی وکیل روتھ وانگ کا معاملہ بھی سامنے آیا ہے۔ وہ وی ڈور لا فرم میں پارٹنر ہیں، جو چین کے بڑے زیرِ زمین مسیحی گروہوں میں شمار ہونے والے جیون چرچ کے ارکان کی قانونی نمائندگی کرتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حکام کی جانب سے فرم کو بند کرنے کی مبینہ دھمکیوں کے بعد وانگ 2 ستمبر کو تائیوان پہنچیں۔ جیون چرچ کے بانی پادری ایزرا جن منگری اور متعدد ارکان کو اکتوبر 2025 میں حراست میں لیا گیا تھا۔ جن کو رواں سال جولائی میں رہا کر دیا گیا، تاہم مبصرین کا کہنا ہے کہ ایک نمایاں مذہبی رہنما کی رہائی کو چین میں مجموعی مذہبی آزادی کی صورتحال میں بہتری کا ثبوت نہیں سمجھا جا سکتا۔ چین سرکاری طور پر بدھ مت، کیتھولک عیسائیت، اسلام، پروٹسٹنٹ عیسائیت اور تاؤ مت سمیت پانچ مذاہب کو تسلیم کرتا ہے، لیکن ان کی سرگرمیاں ریاست سے منظور شدہ مذہبی تنظیموں کے تحت چلانے پر زور دیتا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ بیجنگ کی ''Sinicization'' پالیسی مذہبی اداروں، تعلیم اور عبادات کو چینی کمیونسٹ پارٹی کی سیاسی اور نظریاتی ترجیحات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہے۔ انسانی حقوق کے ماہرین نے خاص طور پر ان وکلا کے خلاف کارروائیوں پر تشویش ظاہر کی ہے جو آزاد مذہبی تنظیموں یا ان کے کارکنوں کی قانونی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وکلا پر دباؤ بڑھنے سے مذہبی گروہوں کے لیے عدالتوں اور قانونی نظام کے ذریعے اپنے حقوق کا دفاع کرنا مزید مشکل ہو سکتا ہے۔ چینی حکومت مذہبی آزادی سے متعلق بین الاقوامی تنقید کو عموماً مسترد کرتی رہی ہے اور اس کا مؤقف ہے کہ ملک میں قانون کے مطابق مذہبی آزادی کا تحفظ کیا جاتا ہے۔ تاہم تازہ واقعات نے ایک بار پھر یہ سوال اٹھایا ہے کہ ریاستی نگرانی اور سیاسی وفاداری کے تقاضوں کے درمیان آزاد مذہبی سرگرمیوں اور ان کا دفاع کرنے والے وکلا کے لیے کتنی گنجائش باقی ہے۔

عالمی ایغور کانگریس کا چین میں ایغوروں کے خلاف مبینہ جبر پر اظہارِ تشویش

میونخ: عالمی ایغور کانگریس نے چین کے سنکیانگ ایغور خودمختار خطے، جسے تنظیم مشرقی ترکستان کہتی ہے، میں ایغور آبادی کی صورتحال پر نئی تشویش ظاہر کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ بیجنگ کی حکمرانی کی پالیسیاں مذہبی، ثقافتی اور بنیادی انسانی حقوق کو مسلسل محدود کر رہی ہیں۔ یہ نکات تنظیم کی 6 سے 10 ستمبر کی پیش رفت پر مبنی ہفتہ وار رپورٹ میں اٹھائے گئے ہیں۔ تنظیم کے مطابق چین کی پالیسی محض سکیورٹی اقدامات تک محدود نہیں بلکہ ایغوروں کی مذہبی شناخت، زبان، ثقافت اور سماجی زندگی پر ریاستی کنٹرول بڑھانے کے ایک وسیع نظام کا حصہ ہے۔ رلڈ ایغور کانگریس نے بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ ایغوروں کے حقوق کے معاملے پر بیجنگ سے جوابدہی کا تقاضا جاری رکھے۔ ورلڈ ایغور کانگریس نے خاص طور پر چین کے نسلی اتحاد قانون پر تشویش ظاہر کی ہے۔ ناقدین کا خدشہ ہے کہ نسلی اتحاد کے نام پر متعارف کرائی گئی پالیسیاں اقلیتی برادریوں کو اپنی منفرد ثقافتی اور مذہبی شناخت کے بجائے ریاست کی طے کردہ قومی شناخت کے مطابق ڈھالنے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ رپورٹ میں چین کے حکمرانی کے ماڈل اور اس کے بیرونِ ملک بڑھتے اثرات کو بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ ایغور تنظیموں کا الزام ہے کہ بیرونِ ملک مقیم کارکنوں اور ان کے خاندانوں کو بھی نگرانی، دباؤ اور دھمکیوں کا سامنا رہتا ہے۔ ایغور انسانی حقوق کے ادارے طویل عرصے سے اس مسئلے کو سرحد پار جبر قرار دیتے آئے ہیں۔ چین ان الزامات کو مسترد کرتا رہا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ سنکیانگ سے متعلق اس کی پالیسیاں دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف اقدامات، سماجی استحکام اور اقتصادی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ تاہم ورلڈ ایغور کانگریس کا کہنا ہے کہ عالمی برادری کو چین کے سرکاری بیانیے سے آگے بڑھ کر زمینی صورتحال، مذہبی آزادی، ثقافتی حقوق اور انسانی حقوق کے مبینہ خلاف ورزیوں کی آزادانہ جانچ پر زور دینا چاہیے۔ تنظیم نے حکومتوں اور بین الاقوامی اداروں سے ایغوروں کے حقوق کے تحفظ اور مبینہ خلاف ورزیوں پر مؤثر جوابدہی کے لیے مزید اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔

چین برطانیہ کے پاور گرڈ کو شٹ ڈاؤن کر سکتا ہے

لندن: برطانوی خفیہ ایجنسی کے ایک سابق سربراہ نے قومی توانائی کی سلامتی کے حوالے سے سخت انتباہ جاری کیا ہے۔ ایم آئی 6 کے سابق سربراہ سر رچرڈ ڈیئرلوو نے کہا ہے کہ چین اہم ٹیکنالوجی اور خام مال کی فراہمی روک کر ملک کو بلیک میل کر سکتا ہے (یا اسے یرغمال بنا سکتا ہے)۔ انہوں نے وضاحت کی کہ چینی سپلائی پر بڑھتا ہوا انحصار پاور گرڈ کے لیے براہِ راست خطرہ ہے۔ سر رچرڈ کے مطابق، چین اب اہم معدنیات کی منڈیوں پر کنٹرول رکھتا ہے۔ ان مواد کے بغیر توانائی کا ملکی بنیادی ڈھانچہ تعمیر نہیں کیا جا سکتا۔ ڈیلی میل کی رپورٹ کے مطابق، ڈیئرلوو نے خبردار کیا کہ ''امن کے زمانے میں (چین پر) انحصار اسے تزویراتی برتری دیتا ہے، اور بحرانی صورتحال میں یہ انہیں بڑے پیمانے پر خلل ڈالنے والے ایسے ہتھیار فراہم کرتا ہے جو اس ملک کو مکمل طور پر مفلوج کر سکتے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ضروری خام مال اسی ملک کے پاس ہے جسے ایم آئی 5 کے ڈائریکٹر جنرل نے برطانیہ کی قومی سلامتی کے لیے سب سے سنگین خطرہ قرار دیا ہے۔ یہ انتباہ وزیرِ اعظم اینڈی برنہم اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ہونے والی بات چیت کے بعد سامنے آیا ہے۔ ڈاؤننگ اسٹریٹ نے تصدیق کی کہ دونوں رہنما طویل مدتی شراکت داری قائم کرنے پر متفق ہو گئے ہیں، لیکن سکیورٹی ماہرین بدستور شدید تشویش کا شکار ہیں۔ سر رچرڈ نے خبردار کیا کہ برطانیہ نے اپنی صنعتی بنیاد کو ختم کرتے وقت غفلت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا۔ پیداوار کا عمل روک کر قوم نے اپنے پاور گرڈ کو تزویراتی حریفوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے۔ سر رچرڈ نے خبردار کیا کہ ''اس لیے ہماری خارجہ پالیسی محدود ہو کر رہ گئی ہے اور اسے بلیک میل بھی کیا جا سکتا ہے۔'' اپوزیشن رہنماؤں نے فوری طور پر اس انٹیلی جنس انتباہ کو بنیاد بنا کر حکومت پر تنقید کی۔ شیڈو ہوم آفس منسٹر ایلیسیا کیرنز نے حکومت پر الزام عائد کیا کہ وہ چین پر انحصار کے ذریعے ہمارے ملک کو ''کم لچکدار اور کم محفوظ'' بنا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزراء کو گرڈ اور برطانوی عوام کی توانائی تک رسائی کے تحفظ کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔

پاکستان میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ

چکوال: پاکستان میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں تازہ اضافے کے خلاف عوامی ردعمل قانونی برادری تک پہنچ گیا ہے، جہاں چکوال کے وکلا نے عدالتی کارروائیوں کا بائیکاٹ کرتے ہوئے حکومت سے قیمتوں میں اضافہ فوری واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن چکوال کی اپیل پر وکلا عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے اور احتجاجی مظاہرے کیے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ بار بار ایندھن مہنگا ہونے سے پہلے ہی بڑھتی مہنگائی اور زندگی گزارنے کے اخراجات کا سامنا کرنے والے شہریوں پر مزید مالی بوجھ پڑ رہا ہے۔ وکلا نے خبردار کیا کہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ صرف گاڑی چلانے والوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ ٹرانسپورٹ کے اخراجات بڑھنے سے خوراک اور دیگر ضروری اشیا کی قیمتیں بھی مزید بڑھ سکتی ہیں۔ قانونی برادری کے ارکان کا کہنا تھا کہ مہنگا ایندھن ان کے روزمرہ پیشہ ورانہ اخراجات کو بھی متاثر کر رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق تازہ حکومتی فیصلے میں پٹرول کی قیمت 02.5 پاکستانی روپے فی لیٹر جبکہ ہائی اسپیڈ ڈیزل 28.5 روپے فی لیٹر بڑھایا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اضافہ واپس لیا جائے اور عام شہریوں کو بڑھتے ہوئے اخراجات سے ریلیف دینے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔

چین کی معاشی مشکلات کی زد میں آئے شنگری لا کے مشروم چننے والے تبتی

چین کی سست ہوتی معیشت کے اثرات اب ملک کے دور دراز تبتی علاقوں میں بھی نمایاں ہونے لگے ہیں

شنگری لا: چین کی سست ہوتی معیشت کے اثرات اب ملک کے دور دراز تبتی علاقوں میں بھی نمایاں ہونے لگے ہیں، جہاں قیمتی ماتسوتا کے مشروم جمع کرنے والے مقامی باشندوں کی آمدنی میں کمی آ رہی ہے۔ کبھی یہ مختصر موسمی کاروبار مقامی خاندانوں کے لیے غیر معمولی آمدنی کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا، لیکن کمزور طلب اور بڑھتی مسابقت نے صورتحال بدل دی ہے۔ چین کے جنوب مغربی پہاڑی علاقے شنگری لا کے قریب واقع جیدی گاؤں میں نسلی تبتی باشندے ہر سال جولائی کے وسط سے ستمبر کے آخر تک جنگلات میں ماتسوتا کے مشروم تلاش کرتے ہیں۔ یہ مشروم چین کے مہنگے ریستورانوں میں ایک خاص پکوان کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اور بہترین معیار کے مشروم کی قیمت تقریباً 800 یوآن فی کلوگرام تک پہنچ سکتی ہے۔ تاہم مقامی کاروباریوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں منافع تیزی سے کم ہوا ہے۔ ایک سال قبل تقریباً 200 یوآن فی کلوگرام میں فروخت ہونے والے عام ماتسوتا کے مشروم کی قیمت اب کئی مواقع پر تقریباً 150 یوآن فی کلوگرام رہ گئی ہے۔ مقامی افراد کے مطابق خریدار کم ہوئے ہیں جبکہ دوسرے علاقوں سے آنے والے تاجروں اور دلالوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ شنگری لا کی رہائشی سونم ڈولما، جو ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے اس کاروبار سے وابستہ ہیں، کا کہنا ہے کہ اب مشروم کی تجارت پہلے جیسی منافع بخش نہیں رہی۔ انہوں نے اپنے خاندان کی آمدنی بڑھانے کے لیے سیاحت سے منسلک کاروبار، کیمپ سائٹ اور ہوم اسٹے کی جانب بھی رخ کیا ہے۔ ماتسوتا کے مشروم کی تجارت اس خطے کے تبتی باشندوں کے لیے طویل عرصے سے اہم معاشی سرگرمی رہی ہے۔ 1980 کی دہائی میں جاپانی خریداروں کی بڑھتی مانگ نے اس کاروبار کو فروغ دیا، جبکہ بعد میں چین کی تیز رفتار معاشی ترقی کے ساتھ ملک کے اندر بھی ان مہنگے مشروم کی مانگ بڑھ گئی۔ لیکن اب چین میں صارفین کے محتاط اخراجات اور معاشی سست روی کے اثرات اس دور دراز صنعت تک پہنچ رہے ہیں۔ مقامی تاجروں کے مطابق وبا کے بعد کاروباری حالات مزید مشکل ہوئے ہیں اور مہنگی اشیا پر خرچ کرنے والوں کی تعداد میں کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ اس کے باوجود شنگری لا میں ماتسوتا کے مشروم کی خرید و فروخت روزانہ جاری ہے۔ مقامی شکاری صبح سویرے جنگلات کا رخ کرتے ہیں، جبکہ دوپہر میں نیلامیوں کے دوران تاجر بہترین مشروم خریدنے کے لیے سخت سودے بازی کرتے ہیں۔ بعد ازاں اعلیٰ معیار کے مشروم چین کے بڑے شہروں اور مہنگے ریستورانوں تک پہنچائے جاتے ہیں۔ شنگری لا کے مشروم کاروبار کی موجودہ صورتحال چین کی وسیع تر معاشی مشکلات کی ایک چھوٹی مگر نمایاں مثال بن گئی ہے، جہاں معاشی دباؤ اب بڑے صنعتی اور شہری مراکز سے نکل کر دور افتادہ پہاڑی آبادیوں اور روایتی روزگار تک بھی پہنچ رہا ہے۔

کراچی میں پانی کا بحران مزید سنگین

کراچی: پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں پانی کی فراہمی ایک بار پھر شدید متاثر ہوئی ہے۔ دھابیجی پمپنگ اسٹیشن میں بجلی کے بڑے بریک ڈاؤن کے باعث 21 میں سے 10 ہیوی ڈیوٹی پمپ بند ہو گئے، جس سے شہر کے مختلف علاقوں میں پانی کی قلت پیدا ہو گئی۔ کراچی واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن کے مطابق اتوار کی صبح تقریباً چھ بجے کیبل میں خرابی کے بعد دھابیجی کے تھر ڈیفنس فور تھ فیز اور K-3 پمپ ہاؤس کو بجلی کی فراہمی معطل ہو گئی۔ کے الیکٹرک کا کہنا ہے کہ قریبی جھاڑیوں میں آگ لگنے سے کیبل متاثر ہوئی۔ بجلی کی بندش کے نتیجے میں کراچی کو پانی کی فراہمی میں بڑے پیمانے پر کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ مقامی رپورٹ کے مطابق قلت کا تخمینہ تقریباً 150 ملین گیلن تک لگایا گیا ہے۔ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ 27 جولائی کو بھی دھابیجی میں بجلی کی خرابی سے تقریباً 48 ملین گیلن پانی کی کمی ہوئی تھی، جس سے نارتھ ناظم آباد، ناظم آباد، گلبرگ، نیو کراچی، لانڈھی، کورنگی اور اسکیم 33 سمیت کئی علاقے متاثر ہوئے تھے۔ اس سے قبل کیم جون کو حب پمپنگ اسٹیشن میں بجلی کی خرابی سے روزانہ تقریباً 85 ملین گیلن جبکہ نارتھ ایسٹ کراچی پمپنگ اسٹیشن کی خرابی سے تقریباً 122 ملین گیلن یومیہ پانی کی کمی ریکارڈ کی گئی تھی۔ 30 مئی کو بھی دھابیجی کے 21 میں سے 10 پمپ بند ہو گئے تھے۔

امریکہ نے اردن میں فوجی اڈے پر ایرانی میزائل حملے کا تعلق چین کی فراہم کردہ سیٹلائٹ تصاویر سے جوڑا

واشنگٹن ڈی سی: اردن کے ایک فوجی اڈے پر ایرانی بیلسٹک میزائل کے مہلک حملے جس میں تین امریکی فوجی ہلاک ہوئے تھے، کے تقریباً تین ماہ بعد، امریکی انتظامیہ نے اس حملے کا تعلق چینی اداروں کی جانب سے فراہم کردہ اعلیٰ معیار کی سیٹلائٹ تصاویر سے جوڑا ہے۔ وال اسٹریٹ جرنل کی ایک رپورٹ کے مطابق، یہ پیش رفت امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے بیجنگ کو مہینوں تک دی جانے والی ان تنبیہات کے بعد سامنے آئی ہے جن میں یہ الزامات لگائے گئے تھے کہ مغربی ایشیا میں جنگ کے دوران چینی کمپنیوں نے تہران کو ڈیٹا فراہم کیا تھا۔ 17 جولائی کو اردن کے موفق سلطی ایئر بیس پر ایرانی حملے میں تین امریکی فوجی ہلاک ہوئے تھے؛ اس حملے کے بعد واشنگٹن اور تہران کے درمیان کشیدگی میں ایک نیا اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔ حملے میں زخمی ہونے والے دیگر کئی امریکی فوجیوں کو طبی امداد کے لیے وہاں سے منتقل کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ اردنی اڈے پر عملے کے ساتھ اڑنے والے (مینڈ (اور بغیر عملے کے (ان مینڈ) طیارے، دونوں ہی تعینات تھے۔ اگرچہ امریکہ نے اس حملے کے معاملے میں براہِ راست چین کو موردِ الزام نہیں ٹھہرایا، لیکن ان انکشافات کے نتیجے میں دونوں فریقین کے درمیان دوبارہ کشیدگی پیدا ہونے کا امکان ہے، خاص طور پر صدر ٹرمپ اور ان کے چینی ہم منصب شی جن پنگ کے درمیان سربراہی اجلاس سے قبل۔ وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ میں امریکی حکام کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جب 17 جولائی کے حملے سے منسلک تصاویر کے بارے میں چین سے بازپرس کی گئی تو انہوں نے ثبوت طلب کیے۔ حکام کا کہنا ہے کہ بیجنگ مسلسل امریکہ کے خدشات کو مسترد کر رہا ہے اور ساتھ ہی اس بات کی بھی تردید کر رہا ہے کہ اس واقعے میں کوئی چینی ادارہ ملوث ہے۔ چونکہ صدر ٹرمپ یہ کہہ چکے ہیں کہ وہ چین کے ساتھ اچھے تعلقات برقرار رکھنا چاہتے ہیں، اس لیے امریکی اعلیٰ حکام چینی معاونت کے اثرات کو کم کر کے پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ کسی ایسے تنازع سے بچا جا سکے جو انتہائی اہم سفارتی منصوبوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

افغان میڈیکل طلباء کا حکومت سے وطن واپسی کا عمل روکنے کا مطالبہ

انہوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ پہلے سے داخلہ لینے والے طلباء کو اپنی ڈگریاں مکمل کرنے کی اجازت دے

پشاور: پاکستانی کالجوں میں زیرِ تعلیم افغان میڈیکل طلباء نے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی جانب سے وطن واپسی کے احکامات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ پہلے سے داخلہ لینے والے طلباء کو اپنی ڈگریاں مکمل کرنے کی اجازت دے، خاص طور پر طالبات کو، جن کے پاس اپنے ملک میں تعلیم جاری رکھنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ خیبر میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس کے آخری سال کے طالب علم عنایت اللہ مہمند نے کہا، ''اس وقت پاکستان کے میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں تقریباً 1,000 افغان طلباء (جن میں 350 لڑکیاں شامل ہیں) (تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پی ایم ڈی سی کے اس نوٹیفکیشن نے، جس میں ہمیں وطن واپس جانے کا کہا گیا ہے، ہم میں بی اور خاص طور پر طالبات میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔ افغان میڈیکل طلباء کے ترجمان مسٹر مہمند نے بتایا کہ متاثرین میں وہ تقریباً 200 طلباء بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی ہاؤس جاب مکمل کر لی ہے اور اب اسپیشلائزیشن پروگراموں میں داخلے کے منتظر ہیں۔ انہوں نے کہا، ''حکومت کو چاہیے کہ وہ موجودہ طلباء کو اپنی تعلیم مکمل کرنے اور ان کا مستقبل محفوظ بنانے کی اجازت دے۔ ہمیں پاکستان کی اس پالیسی پر کوئی اعتراض نہیں جس کے تحت افغان شہریوں کو یہاں تعلیم حاصل کرنے سے روکا جا رہا ہے، لیکن پرانے طلباء کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جانا چاہیے۔'' انہوں نے مزید کہا، ہمیں سب سے زیادہ تشویش طالبات کے بارے میں ہے؛ اگر انہیں واپس افغانستان بھیج دیا گیا تو وہ گھروں میں بیٹھنے پر مجبور ہوں گی کیونکہ طالبان کی پابندی کی وجہ سے وہاں خواتین کے لیے تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، ہم سب کے پاس درست ویزے موجود تھے، اور جن طلباء کے ویزے کی مدت ختم ہو چکی تھی، ان میں سے بہت سوں نے تجدید کے لیے درخواست دے دی ہے۔ ان کے مطابق، تمام افغان طلباء کو میرٹ کی بنیاد پر کالجوں میں داخلہ دیا گیا تھا۔ کچھ طلباء اسکالرشپ پر پاکستان آئے، کچھ حکومتِ پاکستان کی جانب سے افغان شہریوں کے لیے مختص نشستوں پر، اور کچھ افغانوں کے لیے پاکستان ٹیکنیکل اسسٹنس پروگرام کے تحت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مسٹر مہمند نے بتایا، حال ہی میں ہونے والی ایک ملاقات میں پاکستان میں تعینات افغان سفیر نے ہمیں بتایا کہ وطن واپسی کی صورت میں وہ ہمیں افغانستان کے میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں میں داخلہ دلوا دیں گے، لیکن ہمیں افغان میڈیکل ڈگریوں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انہیں بین الاقوامی سطح پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا، ہم نے سفیر سے پوچھا کہ وطن واپسی پر طالبات کا مستقبل کیا ہوگا، تو ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اب فیصلہ حکومتِ پاکستان کے ہاتھ میں ہے۔

بنگلہ دیش کا تعلیمی بحران: مستقبل کا چیلنج ابھی سے شروع ہو چکا ہے

بنگلہ دیش نے بچوں کو اسکولوں تک پہنچانے اور تعلیمی رسائی بڑھانے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش نے بچوں کو اسکولوں تک پہنچانے اور تعلیمی رسائی بڑھانے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے، لیکن تعلیم کے معیار، عملی مہارت، تنقیدی سوچ اور جامعات کی کارکردگی کے حوالے سے ملک کو ایک سنگین بحران کا سامنا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر موجودہ خامیوں کو دور نہ کیا گیا تو اس کے اثرات آنے والی دہائیوں میں ملک کی معیشت اور افرادی قوت پر پڑ سکتے ہیں۔ عالمی بینک کے 2024 کے تخمینے کے مطابق بنگلہ دیش میں 51 فیصد بچے پرائمری اسکول کے اختتام تک اپنی عمر کے مطابق تحریر پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ تقریباً تمام بچوں کے اسکول میں داخلے کے باوجود سیکھنے کے نتائج کمزور رہنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اصل مسئلہ اب تعلیمی رسائی سے زیادہ تعلیم کے معیار کا ہے۔ امتحانات میں نقل بھی ایک بڑا مسئلہ ہے، تاہم اسے بنیادی بیماری کے بجائے تعلیمی نظام کی وسیع تر کمزوری کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ صرف نگرانی، کیمروں، سخت امتحانی انتظامات اور سزاؤں سے مسئلہ مکمل طور پر حل نہیں ہوگا۔ تعلیمی نظام کو طلبہ میں دیانت، ذمہ داری اور آزادانہ سوچ پیدا کرنے پر بھی توجہ دینا ہوگی۔ ملک کا نصاب اب بھی بڑی حد تک امتحانات، کتابی معلومات اور رٹنے کے طریقہ کار پر منحصر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ طلبہ کو تنقیدی سوچ، واضح تحریر، جدید ٹیکنالوجی کے استعمال، مسائل حل کرنے، رابطے اور عملی مہارتوں کے لیے تیار کیا جائے۔ فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم میں بھی تعلیم اور روزگار کی ضروریات کے درمیان نمایاں خلا موجود ہے۔ صنعتوں کے ساتھ زیادہ مضبوط روابط، اپرنٹس شپ، انٹرن شپ اور عملی تربیت کو فنی تعلیم کا لازمی حصہ بنانے کی ضرورت پر زور دیا جا رہا ہے تاکہ طلبہ صرف اسناد کے بجائے حقیقی مہارت کے ساتھ روزگار کی منڈی میں داخل ہوں۔ جامعات میں سیاسی مداخلت، تقرریوں میں میرٹ کی کمی، کمزور احتساب اور تدریسی معیار بھی اہم مسائل ہیں۔ یونیورسٹیوں کی قیادت کا انتخاب سیاسی وابستگی کے بجائے علمی قابلیت، دیانت اور انتظامی صلاحیت کی بنیاد پر کرنے اور اساتذہ کی تقرری اور احتساب کے لیے شفاف نظام قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ تعلیم پر سرکاری اخراجات بھی طویل عرصے سے جی ڈی پی کے تقریباً 2 فیصد یا اس سے کم رہے ہیں، جبکہ یونیسکو کے ایجوکیشن 2030 فریم ورک میں 4 سے 6 فیصد کا معیار بیان کیا گیا ہے۔ تاہم صرف زیادہ رقم خرچ کرنا کافی نہیں ہوگا۔ وسائل کے بہتر استعمال، اچھی حکمرانی اور تدریسی معیار میں بہتری بھی ضروری ہے۔ یہ مسئلہ بنگلہ دیش کی مستقبل کی معیشت سے براہ راست جڑا ہوا ہے۔ ملک کا موجودہ ترقیاتی ماڈل بڑی حد تک کم ہنر مند افرادی قوت، خصوصاً گارمنٹس کے شعبے، پر منحصر رہا ہے۔ الیکٹرانکس، انجینئرنگ، مشینری، ادویات، بائیوٹیکنالوجی اور اعلیٰ قدر والی صنعتوں کی جانب بڑھنے کے لیے زیادہ تربیت یافتہ اور ٹیکنالوجی سے واقف افرادی قوت درکار ہوگی۔ آبادیاتی تبدیلی اس چیلنج کو مزید سنگین بنا رہی ہے۔ اندازوں کے مطابق 2050 تک بنگل

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

برطانیہ کا فلسطین کے حق میں آنا، انسانیت کی فتح

بے حسی شرط ہے جینے کے لیے۔ شاید اسی لیے دنیا نے فلسطین کے دکھ کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں جھکا لینا سیکھ لیا ہے۔ اس لیے کہ ہر صبح غزہ سے آنے والی خبر پچھلی خبر سے زیادہ دل دہلا دینے والی ہوتی ہے اور انسان کا دل مسلسل صدمے کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھک جاتا ہے۔ مگر کیا دل کا تھک جانا انسانیت کے ختم ہو جانے کا جواز بن سکتا ہے؟ غزہ آج ایک شہر کا نام نہیں، ایک سوال کا نام ہے۔ ایک ایسا سوال جو ہر اس شخص کے سامنے کھڑا ہے جو خود کو انسان کہتا ہے۔ ملبے میں دبے ہوئے گھر، دھوئیں سے بھرا ہوا آسمان، خون میں بھیگی گلیاں، اسپتالوں کے باہر قطار میں کھڑے زخمی، اپنے بچے کی لاش کو سینے سے لگائے بیٹھی ہوئی ماں اور وہ بچہ جس کی آنکھوں میں کھیلنے کے بجائے خوف نے گھر کر لیا ہے، یہ سب کسی فلم کا منظر نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے دنیا اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہے۔

نوشاد عالم مصباحی اڈیشا

بے حسی شرط ہے جینے کے لیے۔ شاید اسی لیے دنیا نے فلسطین کے دکھ کو دیکھتے دیکھتے آنکھیں جھکا لینا سیکھ لیا ہے۔ اس لیے کہ ہر صبح غزہ سے آنے والی خبر پچھلی خبر سے زیادہ دل دہلا دینے والی ہوتی ہے اور انسان کا دل مسلسل صدمے کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے تھک جاتا ہے۔ مگر کیا دل کا تھک جانا انسانیت کے ختم ہو جانے کا جواز بن سکتا ہے؟ غزہ آج ایک شہر کا نام نہیں، ایک سوال کا نام ہے۔ ایک ایسا سوال جو ہر اس شخص کے سامنے کھڑا ہے جو خود کو انسان کہتا ہے۔ ملبے میں دبے ہوئے گھر، دھوئیں سے بھرا ہوا آسمان، خون میں بھیگی گلیاں، اسپتالوں کے باہر قطار میں کھڑے زخمی، اپنے بچے کی لاش کو سینے سے لگائے بیٹھی ہوئی ماں اور وہ بچہ جس کی آنکھوں میں کھیلنے کے بجائے خوف نے گھر کر لیا ہے، یہ سب کسی فلم کا منظر نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے دنیا اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہی ہے۔ غزہ کے بچے شاید اب یہ نہیں پوچھتے کہ آج کیا کھانے کو ملے گا، وہ شاید یہ پوچھتے ہوں کہ آج رات زندہ بھی رہیں گے یا نہیں۔ ایک ماں جب اپنے بچے کو سلاتی ہے تو اسے لوری سے زیادہ بمباری کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ایک باپ جب گھر سے نکلتا ہے تو اسے معلوم نہیں کہ واپسی پر گھر اپنی جگہ ہوگا یا نہیں۔ اور جس گھر کی چھت کل تک خاندان کے لیے پناہ تھی، وہ آج ملبے کا ایک بے نام ڈھیر بن چکا ہے۔ جنگ صرف انسانوں کو نہیں مارتی، وہ ان کے خوابوں کو بھی قتل کرتی ہے۔ وہ اسکولوں سے مستقبل، اسپتالوں سے اطمینان، بازاروں سے زندگی کی رونق چھینتی ہے اور بچوں سے ان کا بچپن۔ فلسطین کی اصل اذیت شاید یہی ہے کہ وہاں موت صرف انسانوں کو نہیں ڈھونڈ رہی بلکہ زندگی کے ہر نشان کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔ دنیا نے انسانی حقوق کے منشور بنائے، عالمی ادارے قائم کیے، انصاف کے بڑے بڑے اصول مرتب کیے، مگر جب ان اصولوں کا سب سے زیادہ امتحان آیا تو بہت سے الفاظ سفارتی مصلحتوں کی گرد میں دب گئے۔ یہی وجہ ہے کہ فلسطین اب صرف سیاست کا موضوع نہیں رہا، یہ ضمیر کی عدالت بن چکا ہے۔ وہاں ہونے والا ہر ظلم دنیا سے پوچھ رہا ہے کہ تم نے انسانیت کے نام پر جو کچھ لکھا تھا، کیا وہ صرف کتابوں کے لیے تھا؟ اگر کسی بچے کی موت ہمیں چند لمحوں کے لیے بھی بے چین نہیں کرتی، اگر کسی ماں کی چیخ ہمارے اندر کوئی سوال پیدا نہیں کرتی، اگر اجڑے ہوئے شہر کی تصویر دیکھ کر ہماری آنکھ نم نہیں ہوتی تو ہمیں دنیا کی بے حسی سے پہلے اپنے اندر کی خاموشی کا محاسبہ کرنا چاہیے۔ کیوں کہ کبھی کبھی ظلم کرنے والے سے زیادہ خطرناک وہ خاموشی ہوتی ہے جو ظلم کو معمول بنا دیتی ہے۔ مگر تاریخ مکمل طور پر تاریک نہیں ہوتی۔ جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچتا ہے تو کہیں نہ کہیں انسانیت کا کوئی چراغ ضرور جلتا ہے۔ فلسطین کے حق میں دنیا کے مختلف ملکوں سے اٹھنے والی آوازیں اسی چراغ کی روشنی ہے۔ 21 ستمبر 2025 تاریخ کے انہی اہم دنوں میں شمار ہوگا جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس سے عین قبل برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور پرتگال نے فلسطینی ریاست کو باضابطہ طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔ یہ محض سفارتی نقشے پر ایک نئی لکیر کھینچنے کا معاملہ نہیں تھا بلکہ ایک ایسے وقت میں سامنے آنے والا سیاسی اشارہ تھا جب غزہ کی تباہی نے عالمی ضمیر کو شدید اضطراب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ ان ممالک کا موقف دو رياستی حل کے ذریعے ایک پائیدار سیاسی راستہ تلاش کرنے کی حمایت سے جڑا ہوا تھا۔ ان اعلانات کی معنویت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ یہ ایسے مغربی ممالک کی جانب سے آئے جو طویل عرصے تک اسرائیل کے قریبی اتحادی سمجھے جاتے رہے ہیں۔ برطانیہ کا فیصلہ تو خاص طور پر تاریخی وزن رکھتا ہے، اس لیے کہ فلسطین کی جدید سیاسی تاریخ میں برطانیہ کا کردار نہایت گہرا اور پیچیدہ رہا ہے۔ تاریخ کبھی کبھی عجیب انداز میں اپنے صفحات پلٹتی ہے؛ جن فیصلوں کے سائے نسلوں تک پھیلتے ہیں، وقت کبھی انہی قوتوں کو ایک نئے مقام پر لا کھڑا کرتا ہے۔ 21 ستمبر کا دن اسی اعتبار سے اہم تھا کہ برطانیہ نے فلسطینی عوام کے سیاسی وجود اور ریاستی حق کو تسلیم کرتے ہوئے یہ پیغام دیا کہ فلسطین کا مسئلہ ہمیشہ کے لیے سفارتی فائلوں میں بند نہیں رکھا جا سکتا۔ برطانیہ کے ساتھ کینیڈا، آسٹریلیا اور پرتگال کا کھڑا ہونا اس بات کی علامت تھا کہ فلسطینی ریاست کے حق میں عالمی سفارتی حمایت ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہی ہے۔ یہ کسی قوم کے خلاف نفرت کا اعلان نہیں بلکہ اس اصول کی طرف پیش قدمی ہے کہ فلسطینی بھی ایک قوم ہیں، ان کا بھی وطن ہے، ان کا بھی سیاسی وجود ہے اور انہیں بھی اپنے مستقبل کے تعین کا حق حاصل ہے۔ فلسطینی بچے کی آنکھ میں آنسو ہو تو وہ پہلے انسان ہے، بعد میں فلسطینی۔ اس کی ماں کا درد کسی سرحد کا محتاج نہیں۔ اس کے گھر کا ملبہ انسانیت کے نقشے پر کہیں بھی ہو، ملبہ ہی رہتا ہے۔ اسی لیے فلسطین کے حق میں اٹھنے والی ہر سنجیدہ آواز دراصل انسانی وقار کے حق میں اٹھنے والی آواز ہے۔ اور جب یہ آواز ان ممالک سے آتی ہے جو عالمی سیاست میں خاص اثر رکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ شاید دنیا کی مصلحتوں کے درمیان انسانیت کے لیے اب بھی کچھ جگہ باقی ہے۔ برطانیہ کا ساتھ دینا ان تمام انسانیت نواز لوگوں کے لیے اس اعتبار سے امید کی بات ہے کہ یہ تصور مضبوط ہوتا ہے کہ انصاف کسی ایک قوم، مذہب یا براعظم کی میراث نہیں۔ ظلم جہاں بھی ہو، اس کے خلاف کھڑا ہونا انسان ہونے کی پہلی شرط ہے۔ لیکن سفارتی فیصلوں کی اپنی حدود ہوتی ہیں اور ملبے میں دبے ہوئے انسان کو سب سے پہلے زندگی چاہیے۔ غزہ کے المیے کو اگر صرف قراردادوں، بیانات اور سفارتی اصطلاحات میں بیان کیا جائے تو شاید ہم اس کے اصل درد سے محروم ہو جائیں۔ وہاں ہر گرتی ہوئی دیوار کے ساتھ ایک کہانی ختم ہوئی ہے۔ کسی ملبے کے نیچے شاید ایک بچی کی کتاب بھی دبی ہو، کسی اجڑے ہوئے کمرے میں شاید ایک باپ کی تصویر پڑی ہو، کسی خاموش گلی میں شاید وہ راستہ موجود ہو جہاں بچے کل تک کھیلتے تھے۔ جنگ کے اعداد و شمار بہت بڑے ہوتے ہیں، مگر انسان کا دکھ ہمیشہ ایک چہرے سے سمجھ میں آتا ہے۔ ایک بچہ، ایک ماں، ایک باپ، ایک گھر۔ یہی چار لفظ پوری جنگ کی حقیقت بیان کرنے کے لیے کافی ہیں۔ غزہ کے لوگوں نے صرف اپنی جانیں نہیں گنوائیں بلکہ معمول کی زندگی کا حق بھی کھویا ہے۔ پانی، خوراک، دوا، بجلی، تعلیم، رہائش اور تحفظ جیسی بنیادی ضرورتیں جب خواب بن جائیں تو دنیا کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ بحران کس حد تک پہنچ چکا ہے۔ ایسے میں انسانی امداد ضروری ہے مگر کافی نہیں۔ روٹی بھوک کو ایک وقت کے لیے ٹال سکتی ہے، مگر انصاف کے بغیر بھوک دوبارہ لوٹ آتی ہے۔ خیمہ انسان کو رات گزارنے کی جگہ دے سکتا ہے، مگر مستقل گھر نہیں بن سکتا۔ دوا زخم کو بھر سکتی ہے، مگر اس خوف کا علاج نہیں کر سکتی جو مسلسل جنگ انسان کے دل میں چھوڑ جاتی ہے۔ اس لیے فلسطین کو صرف امداد نہیں، ایک منصفانہ سیاسی مستقبل چاہیے۔ اسے ایسا امن چاہیے جو صرف طاقتور کی حفاظت نہ کرے بلکہ کمزور کو بھی عزت کے ساتھ جینے کا حق دے۔ فلسطینیوں کو محض زندہ رہنے کی اجازت نہیں، آزاد اور باوقار زندگی کا حق چاہیے۔ ان کے بچوں کو ایسی صبح چاہیے جس میں آنکھ کھلنے کے بعد سب سے پہلا خیال موت کا نہ ہو۔ انہیں ایسا اسکول چاہیے جہاں استاد کی آواز سنائی دے، بمباری کی نہیں۔ انہیں ایسا اسپتال چاہیے جہاں ڈاکٹر علاج کرے اور خود اپنی جان بچانے کے لیے راستہ نہ ڈھونڈتا پھرے۔ انہیں ایسی رات چاہیے جس میں آسمان پر ستارے ہوں، آگ کے شعلے نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے سفارتی فیصلے اگر واقعی کسی بڑی تبدیلی کا آغاز بننا ہیں تو انہیں محض علامتی اعلانات نہیں رہنا چاہیے۔ عالمی طاقتوں کو اپنے اثر و رسوخ کو جنگ روکنے، انسانی امداد کی بلا رکاوٹ رسائی یقینی بنانے، بین الاقوامی قانون کے احترام اور ایک قابل عمل سیاسی حل کے لیے استعمال کرنا ہوگا۔ دنیا نے فلسطین پر بہت کچھ کہا ہے، اب وقت کچھ کرنے کا ہے۔ کیونکہ تاریخ صرف تقریروں کو محفوظ نہیں رکھتی، وہ خاموشیوں اور عملی فیصلوں دونوں کا حساب رکھتی ہے۔ شاید ایک دن تاریخ کے مورخ جب اس دور کے اوراق پلٹیں گے تو وہ صرف یہ نہیں لکھیں گے کہ غزہ میں کتنے لوگ مارے گئے اور کتنے گھر تباہ ہوئے؛ وہ یہ بھی پوچھیں گے کہ جب انسانیت کا امتحان ہو رہا تھا تو دنیا کہاں کھڑی تھی؟ کون مصلحت کے پیچھے چھپ گیا اور کس نے اپنے ضمیر کی آواز سنی؟ کون نے ظلم کو دیکھ کر نظریں پھیر لیں اور کس نے کہا کہ نہیں، انسان کی جان کو سیاست سے چھوٹا نہیں کیا جا سکتا؟ اسی سوال کے تناظر میں برطانیہ کا فلسطین کے حق میں آنا ایک امید افزا پیش رفت ہے۔ 21 ستمبر 2025 کو برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور پرتگال کا فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا اسی بدلتے ہوئے عالمی منظرنامے کی ایک اہم علامت تھا۔ یہ مکمل حل نہیں، مگر ایک سمت ضرور ہے۔ یہ زخموں کا مرہم نہیں، مگر مرہم کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ ضرور ہے۔ یہ غزہ کے ملبے کو ایک لمحے میں آباد نہیں کر سکتا، مگر دنیا کو یہ احساس دلا سکتا ہے کہ مظلوم کی آواز ہمیشہ دیوار سے ٹکرا کر واپس نہیں آتی۔ اگر اس آواز کے ساتھ مزید ممالک بھی مضبوطی سے کھڑے ہوں، اگر عالمی طاقتیں اپنے سیاسی اثر و رسوخ کو حقیقی امن کے لیے استعمال کریں، اگر انسانی جان کی حرمت کو مفاداتی سیاست سے بلند مقام دیا جائے تو شاید تاریخ کا رخ بدلنے کی ابتدا ہو سکے۔ فلسطین کا مسئلہ کسی ایک دن یا ایک فیصلے سے ختم نہیں ہوگا۔ اس کے لیے مسلسل سفارتی کوشش، سیاسی بصیرت، انسانی ہمدردی اور سب سے بڑھ کر انصاف کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ فلسطینیوں کے حق کی بات کرنا اسرائیلی شہریوں کی جان کے خلاف ہونا نہیں، جیسے اسرائیلی شہریوں کی سلامتی کی بات کرنا فلسطینیوں کے حقوق سے انکار کا جواز نہیں۔ اصل راستہ وہی ہے جس میں ہر بے گناہ انسان محفوظ ہو اور ہر قوم کو اپنے بنیادی حقوق کے ساتھ جینے کا موقع ملے۔ امن بندوق کی خاموشی کا نام نہیں، امن اس وقت پیدا ہوتا ہے جب دل سے خوف اتر جائے اور انسان کو یقین ہو جائے کہ اس کی جان، اس کا گھر اور اس کا مستقبل محفوظ ہے۔ غزہ کے بچوں کے لیے ایسی صبح کا انتظار آج پوری دنیا کی ذمہ داری ہے۔ برطانیہ کا فلسطین کے حق میں آنا اس ذمہ داری کی تکمیل نہیں، مگر اس سمت میں ایک قابل ذکر قدم ضرور ہے۔ اور اگر دنیا کے طاقتور ممالک اس قدم کو آگے بڑھائیں تو شاید وہ دن آئے جب فلسطین کا ذکر سن کر ذہن میں بارود، ملبہ اور جنازے نہ آئیں بلکہ زیتون کے درخت، اسکول جاتے بچے، آباد گھر اور امن سے بھری ہوئی صبحیں یاد آئیں۔ وہ دن صرف فلسطین کی فتح نہیں ہوگا، وہ اس تصور کی فتح ہوگی کہ انسانیت ابھی زندہ ہے۔ جب ایک مظلوم قوم کے حق میں دنیا کا ضمیر بیدار ہوتا ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ انسانیت ابھی مری نہیں، صرف ایک طویل نیند سے جاگ رہی ہے۔

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۵ر ستمبر۔ ۲۰۲۶

مشرق وسطی کی دھماکوں صورتحال

مشرق وسطی اور خلیج کی صورتحال مسلسل بگڑتی جا رہی ہے اور کشیدگی میں کمی کی بجائے اس میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ایران اور امریکہ کے مابین فوجی تصادم بھی رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے اور فریقین کی جانب سے کچھ وقفہ کے بعد ایک دوسرے کے خلاف حملے کئے جا رہے ہیں۔ کچھ وقت سکون دکھائی دے رہا ہے۔ بات چیت کی کوششیں بھی جاری رہنے کا دعوی کیا جا رہا ہے۔ تاہم کوئی نتیجہ اس بات چیت سے برآمد نہیں ہو رہا ہے۔ اس دوران سعودی عرب کو بھی اس تنازعہ کا عملی طور پر حصہ بنانے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں۔ یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے سعودی عرب پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ تیل کی تنصیبات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سعودی عرب کے کچھ مخصوص علاقوں پر حملے کئے گئے ہیں۔ حوثی باغیوں نے باب المندب پر قبضہ کر لینے کے عزائم کے ساتھ یہ حملے شروع کئے ہیں اور یہ دعوی کیا جا رہا ہے کہ باب المندب پر قبضہ کرتے ہوئے یہاں بھی بحری جہازوں کی آمد و رفت کو کنٹرول کر لیا جائے گا۔ اگر واقعتا ایسا ہوتا ہے تو پھر عالمی سطح پر تجارتی سرگرمیاں متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پائیں گی۔ آئیل ٹینکرس اور تجارتی جہازوں کی آمد و رفت متاثر ہوتی ہے تو اس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں تیل کا بحران پیدا ہو سکتا ہے اور توانائی ضروریات کی تکمیل مشکل ہو سکتی ہے۔ مشرق وسطی کی کشیدگی اور نامساعد حالات کی وجہ سے عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں بھاری اضافہ ہو رہا ہے۔ تیل کی قیمتیں 100 ڈالرس فی بیاریل کو پار کر گئی ہیں۔ قیمتوں میں مزید اضافے کے اندیشے بھی لاحق ہیں۔ اس صورتحال نے ساری دنیا میں تشویش کی لہر پیدا کر دی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس صورتحال پر تشویش کا کئی گوشوں کی جانب سے اظہار تو کیا جا رہا ہے لیکن ان حالات کو بہتر بنانے اور کشیدگی کو کم کرنے کیلئے اقدامات نہیں کئے جا رہے ہیں۔ علاقہ کے ممالک ہوں یا علامی طاقتیں ہو یا پھر اقوام متحدہ ہو سبھی اس معاملے میں صرف زبانی جمع خرچ پر اکتفاء کر رہے ہیں اور کوئی عملی اقدامات شروع نہیں کئے گئے ہیں۔ یہ بے عملی اور خاموشی صورتحال کو مزید کشیدہ اور نازک بنانے کا سبب بن رہی ہے۔ ایران۔ امریکہ کشیدگی، حوثیوں کے حملے اور اسی طرح کے حالات کے درمیان اسرائیل کی جانب سے اپنے مقاصد و عزائم کی تکمیل کا سلسلہ جاری رکھا گیا ہے۔ جنگ بند یکے باوجود جہاں غزہ میں وقفہ وقفہ سے حملے کئے جا رہے ہیں وہیں اب مغربی کنارہ میں غیر قانونی یہودی بستیاں بسائی جا رہی ہیں۔ وہاں نئے مکانات تعمیر کرنے کی تجویز پر عمل شروع کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی جنوبی لبنان میں حملوں میں شدت پیدا کر دی گئی ہے اور کئی مقامات پر تباہی مچائی جا رہی ہے۔ اسرائیل کا دعوی ہے کہ وہ حزب اللہ کے خلاف حملے کر رہا ہے اور اپنی سکیوریٹی اور سلامتی کو یقینی بنا رہا ہے۔ غرض یہ کہ سارے علاقہ کو جنگ و جدال کی کیفیت کا شکار کر دیا گیا ہے۔ کہیں معلنہ جنگ ہے تو کہیں غیر معلنہ کارروائیاں جاری ہیں۔ یہ صورتحال سارے علاقہ کی سلامتی اور سکیوریٹی کیلئے سنگین خطرہ بنی ہوئی ہے اور اس کشیدگی کو روکنے کیلئے اگر فوری اور موثر اقدامات نہیں کئے گئے تو حالات قابو سے باہر ہو سکتے ہیں اور کوئی ایک معمولی واقعہ صورتحال کو انتہائی خطرناک موڑ تک لیجانے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اس صورتحال کو بہتر بنانے اور کشیدگی کو کم کرنے کیلئے فوری طور پر حرکت میں آنے کی ضرورت ہے۔ صرف امریکہ نہیں بلکہ دنیا کے دوسرے طاقتور اور بڑے ممالک کو اس کام میں آگے آنا چاہئے۔ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا چاہئے اور اقوام متحدہ کو بھی اس کیلئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کام میں جتنی تاخیر کی جائے گی صورتحال اتنی ہی قابو سے باہر ہونے کے اندیشے ہیں۔ اقوام متحدہ کا جہاں تک سوال ہے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ ادارہ محض کاغذی ہو کر رہ گیا اور محض امریکہ کے مفادات کی تکمیل کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ وہ دنیا کے کسی بھی بڑے تنازعہ کو حل کرنے میں ناکام ہی ثابت ہوا ہے بلکہ کئی معاملات میں تو اس نے پہل تک نہیں کی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آج کی دنیا میں محض بیان بازیوں اور زبانی جمع خرچ سے کچھ ہونے والا نہیں ہے اور اس کیلئے عملی اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے اور اقوام متحدہ ایسا کچھ کرتا ہوا نظر نہیں آ رہا ہے۔ دنیا میں امن و سکون اور عوام کیلئے بہتر حالات کیلئے ضروری ہے کہ مشرق وسطی کی کشیدگی کو ختم کیا جائے اور وہاں تصادم روکنے کے اقدامات کئے جائیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

ہندوستان: کاغذی جمہوریت؟

جمہوریت محض انتخابات کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک ایسا نظام حکومت ہے جس میں عوام کی رائے کو حکمرانی کی بنیاد، آئین کو اقتدار کی حد، قانون کو سب کے لیے یکساں میزان، اور شہری آزادیوں کو ریاست کی بنیادی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے اور اس کے آئین میں مساوات، آزادی، انصاف اور شہری حقوق کی واضح ضمانتیں موجود ہیں۔ پارلیمانی انتخابات، سیاسی جماعتیں، آزاد عدلیہ، پارلیمان اور آئینی ادارے اس جمہوری ڈھانچے کی نمایاں علامتیں ہیں۔ تاہم اصل سوال یہ ہے کہ کیا جمہوریت صرف آئینی دفعات اور انتخابی عمل کا نام ہے، یا اس کی روح بھی عملی زندگی میں زندہ رہنی چاہیے؟ اگر جمہوریت کو صرف ووٹ ڈالنے تک محدود کر دیا جائے تو اس کی روح مجروح ہو جاتی ہے۔ ایک حقیقی جمہوری معاشرے میں اختلافِ رائے کو بغاوت نہیں سمجھا جاتا، حکومت سے سوال کرنا شہری حق ہوتا ہے، میڈیا کو آزادانہ طور پر تنقید کی اجازت ہوتی ہے، مخالف سیاسی جماعتوں کو برابر مواقع ملتے ہیں اور ریاستی ادارے حکومتِ وقت سے بالاتر ہو کر آئین و قانون کے تابع رہتے ہیں۔ اسی طرح اکثریت کی حکمرانی کا مطلب یہ نہیں کہ اقلیتوں کے حقوق اکثریت کی مرضی کے تابع ہو جائیں؛ بلکہ جمہوریت کا اصل امتحان ہی یہ ہے کہ وہ کمزور اور مختلف رائے رکھنے والے شہریوں کے حقوق کس حد تک محفوظ رکھتی ہے۔ ہندوستانی جمہوریت کا سب سے بڑا حسن اس کا آئینی ڈھانچہ ہے، مگر اسی کے ساتھ اس کے سامنے متعدد عملی چیلنجز بھی موجود ہیں۔ سیاسی قوت کا بڑھتا ہوا ارتکاز، انتخابی سیاست میں دولت اور اثر و رسوخ کا کردار، میڈیا کی آزادی سے متعلق خدشات، اختلافِ رائے رکھنے والوں پر دباؤ کے الزامات، مذہبی و سماجی تقسیم، اور ریاستی اداروں کی غیر جانب داری کے بارے میں اٹھنے والے سوالات جمہوری نظام کی صحت پر سنجیدہ بحث کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہاں یہ فرق سمجھنا ضروری ہے کہ کسی ملک کو "کاغذی جمہوریت" قرار دینا ایک سیاسی تعبیر ہے، کوئی سادہ قانونی حقیقت نہیں۔ ہندوستان میں اب بھی باقاعدہ انتخابات ہوتے ہیں، حکومتیں تبدیل ہوتی ہیں، مختلف سیاسی جماعتیں اقتدار میں آتی رہی ہیں، عدالتیں فیصلے دیتی ہیں اور شہریوں کو آئینی حقو

ایک صحابی کے اظہارِ محبت کے جواب میں اللہ نے یہ آیت نازل کرکے واضح فرمادیا کہ اگر تم محبت رسول میں سچے ہو اور کل قیامت میں ہمارے حبیب کی رفاقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان کی اطاعت کرو، ہم تمہیں وہاں ان کا ساتھ عطا کردیں گے۔ سبحان اللہ! جسے حضور اکرم ﷺ کا قرب اور رفاقت مل جائے اسے پھر اور کیا چاہیے۔ یہ سب اعزاز تعظیم رسول اور اتباعِ سنت کا مرہونِ منت ہے، جبھی تو ہمارے اسلاف ہمیشہ اتباعِ سنت پر زور دیا کرتے تھے، فقیر کے استاذ ممتاز ماہر تعلیم مصنف کتب کثیرہ مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نور اللہ مرقدہ اکثر فرمایا کرتے تھے "اتباعِ سنت اختیار کرو، سنت میں بڑی طاقت ہے، سنت میں بڑی عظمت ہے"۔ اور حدیث شریف میں یہ بھی آیا فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

محبت، محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسکے تقاضے

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

آج ہر مسلمان محبت رسول ﷺ کا دم بھرتا ہے..... یہ محبت کیا ہے! محبت ایک فطری کشش کا نام ہے، ایک ایسا میلانِ نفس جو ہمیشہ پسندیدہ اور مرغوب چیزوں کی جانب ہوا کرتا ہے..... یہ محبت اگر قرابت داری کی بنیاد پر ہو تو طبعی محبت کہلاتی ہے اور اگر کسی کے جمال و کمال یا احسان کی وجہ سے ہو تو عقلی محبت کہلاتی ہے اور اگر یہ محبت مذہب و دین کے رشتے کی بنیاد پر ہو تو روحانی محبت کہلاتی ہے جسے ایمان کہتے ہیں..... محبت رسول ﷺ کا دعویٰ ہو تو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہر لحاظ سے محبت ہونا چاہیے..... حضور اکرم ﷺ کے ساتھ محبتِ طبعی بھی ہو جیسی باپ کو اولاد کی محبت ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ اُمت کے روحانی باپ ہیں اور آپ کی ازواجِ مطہرات مسلمانوں کی روحانی مائیں۔ جیسا کہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 6 میں فرمایا گیا: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ۔ "یعنی' یہ نبی مسلمانوں کے اُن کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں اور اِن کی بیویاں اُن مسلمانوں کی مائیں ہیں" محبت کے اسباب میں سے ایک سبب کمال اور جمال بھی ہے، خواہ ظاہری ہو یا باطنی..... حضور اکرم ﷺ کا کمال و جمال ظاہری بھی تھا اور باطنی بھی..... شکل وصورت میں بھی آپ ﷺ سب سے حسین تھے، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"آپ ﷺ کا چہرہ آفتاب و ماہتاب جیسا تھا"۔ حضرت ربیع بنت معوذ آپ ﷺ کے بارے میں فرماتی ہیں: "اگر تم رسول اللہ کو دیکھتے تو ایسا سمجھتے جیسے سورج نکل رہا ہے"۔ حضور اکرم ﷺ کے باطنی جمال و کمال کا تو کیا ہی کہنا..... آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین، سید المرسلین، امام الاوّلین والآخرین اور رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا..... آپ ﷺ محسن انسانیت ہیں۔ صاحبِ جمال و کمال کے ساتھ محبت رکھنا اور محبت کا ہونا لازمی امر ہے۔ تاریخ میں بہت سے لوگ اپنے کمالات کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ جیسے حاتم طائی، اپنی سخاوت..... نوشیرواں اپنے عدل و انصاف۔ سقراط و بقراط و افلاطون، اپنی دانائی و حکمت کی بنا پر مرجع خلائق بنے، مگر آپ ﷺ کے جملہ کمالات ان سب سے ہزار ہا گنا بڑھ کر تھے، حتیٰ کہ تمام انبیاء میں جو خوبیاں تھیں، وہ سب تنہا آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس میں موجود تھیں:

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند، تو تنہا داری!

قرآن کریم میں محبت کے حوالے سے فرمایا گیا: وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ۔ "یعنی' اللہ نے تمہیں ایمان پیارا اور محبوب کردیا اور اُسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا ہے" اس آیت سے پتا چلا کہ ایمان کی محبت میں حبِ الٰہی اور حبِ رسول دونوں شامل ہیں۔ گویا حبِ رسول ﷺ ہمارے ایمان کا صرف حصہ نہیں بلکہ عینِ ایمان ہے..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی اولاد، اپنے والدین اور باقی تمام لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرتا ہو"۔ حضرت عبداللہ بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ: ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ میرے لیے، میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ مجھے محبوب ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں تم کامل مؤمن نہیں ہوسکتے..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو فوراً عرض کیا: یارسول اللہ! اب آپ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ عزیز و محبوب ہیں..... اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہوگیا۔

محبت رسول ﷺ کا لازمی اور اہم تقاضا تعظیم و احترام رسول ہے..... یہ ایسی بارگاہ ہے جہاں حکم عدولی کی تو کیا گنجائش ہوتی، یہاں اونچی آواز سے بولنے میں بھی ایمان جانے کا اندیشہ ہے..... چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات کی ابتدائی چار آیات میں آپ ﷺ کے ادب و احترام کے مختلف پہلو واضح فرمائے ہیں، فرمایا: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بلا شبہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ہی اُن کے سامنے اِس طرح اونچی آواز سے بولو جیسے تم ایک دوسرے سے بولتے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہوجائیں اور تمہیں اِس کی خبر بھی نہ ہو۔ بلا شبہ جو لوگ رسول کے حضور اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں

کو اللہ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ اور بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے آوازیں دے کر پکارتے ہیں' ان میں اکثر بے عقل ہیں"۔ ان آیات کے نزول کے بعد ایک صحابی حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جن کی آواز قدرتی طور پر بلند تھی، اپنے ایمان ضائع ہوجانے کے ڈر سے گھر میں محصور ہوکر بیٹھ گئے اور یہ گمان کیا کہ "میرا اب بُرا حال ہوگا، میری آواز ہی بلند ہے، میرے تو اعمال اکارت گئے اور میں تو اہل دوزخ سے ہوجاؤں گا"..... جب وہ کئی دن نظر نہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا اور جب صورتحال کا علم ہوا تو ان کو پیغام بھجوایا کہ تم اہل دوزخ سے نہیں بلکہ اہل جنت سے ہو۔ اس واقعہ سے حضرات صحابہ کرام کی حضور اکرم ﷺ سے محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

احترام و تعظیم کے بعد محبت رسول ﷺ کا سب سے اہم تقاضا اطاعت رسول ہے۔ چنانچہ ایک صحابی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کو اپنی جان و مال، اہل و عیال سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں، جب میں اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہوتا ہوں اور شوقِ زیارت بے قرار کرتا ہے تو دوڑا دوڑا آپ کے پاس آجاتا ہوں، آپ کا دیدار کرکے سکون حاصل کرلیتا ہوں، لیکن جب میں اپنی اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ آپ تو انبیاء کے ساتھ اعلیٰ ترین درجات میں ہوں گے، میں جنت میں گیا بھی تو آپ تک نہ پہنچ سکوں گا اور آپ کے دیدار سے محروم رہوں گا (یس یہ سوچ کر) بے چین ہوجاتا ہوں۔ ان کا اظہارِ محبت اس پائے کا تھا کہ اللہ نے خود انہیں قرآن میں جواب عنایت فرمادیا، فرمایا:

وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىِٕكَ رَفِیْقًا۔ یعنی' اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین، یہ کیسے اچھے رفیق ہیں۔

ایک صحابی کے اظہارِ محبت کے جواب میں اللہ نے یہ آیت نازل کرکے واضح فرمادیا کہ اگر تم محبتِ رسول میں سچے ہو اور کل قیامت میں ہمارے حبیب کی رفاقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو ان کی اطاعت کرو، ہم تمہیں وہاں ان کا ساتھ عطا کردیں گے۔ سبحان اللہ! جسے حضور اکرم ﷺ کا قرب اور رفاقت مل جائے اسے پھر اور کیا چاہیے۔ یہ سب اعزاز تعظیم رسول اور اتباعِ سنت کا مرہونِ منت ہے، جبھی تو ہمارے اسلاف ہمیشہ اتباعِ سنت پر زور دیا کرتے تھے، فقیر کے استاذ ممتاز ماہر تعلیم مصنف کتب کثیرہ مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نور اللہ مرقدہ اکثر فرمایا کرتے تھے "اتباعِ سنت اختیار کرو، سنت میں بڑی طاقت ہے، سنت میں بڑی عظمت ہے"..... اور حدیث شریف میں یہ بھی آیا' فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ المختصر بے شمار آیاتِ قرآنی اور احادیث کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ محبتِ رسول ﷺ کا تقاضا یہ ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں قدم قدم پر آپ ﷺ کی اطاعت کی جائے..... یاد رکھیں وہ محبت جو سنتِ رسول پر عمل کرنا نہ سکھائے محض دھوکہ اور فریب ہے..... وہ محبت جو رسول کی اطاعت و پیروی نہ سکھائے، محض لفاظی اور نفاق ہے..... وہ محبت جو سنت رسول کے علم کو سربلند نہ کرے محض بولہبی ہے، کہ:

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی اوست

مولیٰ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب ﷺ کا ادب و احترام کرنے والا رکھے، ان کی ہر ہر سنت کا متبع بنائے، ہمارے دل کو ان کی محبت سے شاد و آباد رکھے۔ آمین

ہندوستان منڈپم میں دوروزہ برکس سربراہی اجلاس اختتام پذیر

افتخار احمد قادری

نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں دوروزہ برکس سربراہی اجلاس اختتام پذیر ہوگیا مگر اجلاس کے اختتام کے ساتھ عالمی سیاست میں اٹھنے والے سوالات کا سلسلہ ختم ہونے کے بجائے مزید گہرا ہوگیا۔ دنیا کی تقریباً نصف آبادی اور عالمی مجموعی پیداوار کے ایک بڑے حصے کی نمائندگی کرنے والی کثیر رکنی تنظیم برکس کے اس اجلاس میں جن امور پر گفتگو ہوئی، جو تجاویز پیش کی گئیں اور جس مشترکہ اعلامیے کے ذریعے عالمی برادری کو مختلف اہم معاملات پر ایک واضح سفارتی پیغام دینے کی کوشش کی گئی وہ بلاشبہ موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ عالمی امن وسلامتی کی بحالی، جنگ وخونریزی کے خاتمے، دہشت گردی کے انسداد، غربت وافلاس میں کمی، پائیدار ترقی، موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے اور عالمی مالیاتی نظام میں اصلاحات جیسے موضوعات آج پوری دنیا کے لیے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ برکس اعلامیہ میں ان مسائل کے حوالے سے جو عزم ظاہر کیا گیا وہ بظاہر عالمی سیاست کے موجودہ انتشار میں امید کی ایک کرن دکھائی دیتا ہے لیکن اصل سوال اعلامیہ کے الفاظ نہیں بلکہ ان الفاظ کو عملی پالیسی میں تبدیل کرنے کا ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں برکس کے سامنے اصل آزمائش شروع ہوتی ہے۔ کسی بھی بین الاقوامی تنظیم کی قوت کا اندازہ اس کے اعلامیوں، قراردادوں اور سربراہی اجلاسوں کی تعداد سے نہیں بلکہ اس امر سے لگایا جاتا ہے کہ وہ اپنے متفقہ فیصلوں کو کس حد تک عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ دنیا اس وقت محض خوبصورت سفارتی زبان، امن کے دعووں اور عالمی انصاف کی یقین دہانیوں کی محتاج نہیں بلکہ اسے ایسے ٹھوس اقدامات درکار ہیں جن کے اثرات عالمی سطح پر محسوس کیے جاسکیں۔ برکس نے اگر اپنے حالیہ اجلاس میں ایک نئے عالمی معاشی وسیاسی توازن کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے تو اسے اب یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ اس ضرورت کو محض کاغذی قراردادوں تک محدود رکھنے کے بجائے عملی حکمت عملی کا حصہ بنانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ برکس اعلامیے کے پس منظر میں سب سے پہلا اور نہایت اہم سوال امریکہ اور اس کے حلیف ممالک کے ردعمل کا ہے۔ واشنگٹن برکس کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو محض ایک معمول کی سفارتی پیش رفت سمجھ کر نظر انداز نہیں کرسکتا کیونکہ برکس میں شامل ممالک کی معاشی قوت، آبادی، قدرتی وسائل، تجارتی حجم اور جغرافیائی اہمیت اسے بتدریج ایک ایسے عالمی فورم میں تبدیل کررہی ہے جو موجودہ یک قطبی عالمی نظام کے لیے ایک متبادل تصور پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر برکس کے ممالک مقامی کرنسیوں میں باہمی تجارت کو فروغ دینے، ڈالر پر انحصار کم کرنے اور اپنے درمیان آزادانہ مالیاتی روابط قائم کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو اس کے اثرات صرف برکس ممالک تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ عالمی مالیاتی نظام پر بھی مرتب ہوں گے۔ امریکی ڈالر کئی دہائیوں سے عالمی تجارت اور مالیاتی نظام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ بیشتر بین الاقوامی تجارت، توانائی کے سودے اور عالمی مالیاتی لین دین براہِ راست یا بالواسطہ ڈالر سے وابستہ ہیں۔ ایسے میں اگر بڑی ابھرتی ہوئی معیشتیں اپنی باہمی تجارت کے لیے مقامی کرنسیوں کو ترجیح دینے لگیں اور متبادل مالیاتی نظام کی تشکیل کی طرف پیش قدمی کریں تو یہ موجودہ عالمی مالیاتی ڈھانچے کے لیے معمولی تبدیلی نہیں ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ برکس کی معاشی خودمختاری کی کوششوں کو واشنگٹن یقیناً انتہائی باریک بینی سے دیکھے گا۔

تاریخ گواہ ہے کہ عالمی مالیاتی نظام میں امریکی بالادستی کو چیلنج کرنے والی ہر بڑی کوشش محض معاشی معاملہ نہیں رہتی بلکہ اس کے ساتھ جغرافیائی سیاست بھی جڑ جاتی ہے۔ یورو نے ڈالر کی اجارہ داری کو کسی حد

تک متوازن کیا لیکن یورپی ممالک کے امریکہ کے ساتھ دیرینہ سیاسی، دفاعی اور معاشی روابط نے اس چیلنج کو ایک مختلف نوعیت عطا کی۔ اس کے برعکس اگر ایشیا، افریقہ اور دیگر خطوں کی بڑی معیشتیں کسی ایسے متبادل مالیاتی نظام کی طرف بڑھتی ہیں جو امریکی مالیاتی اثر و رسوخ سے نسبتاً آزاد ہو تو اس کی نوعیت کہیں زیادہ پیچیدہ ہوسکتی ہے۔ ایران کے معاملے میں بھی برکس کے لیے ایک نہایت حساس امتحان موجود ہے۔ ایران طویل عرصے سے امریکی پابندیوں کا سامنا کررہا ہے اور واشنگٹن ایران کو عالمی اقتصادی نظام میں محدود رکھنے کی پالیسی پر گامزن رہا ہے۔ ایسے میں اگر برکس کے رکن ممالک ایران کے ساتھ تجارت، توانائی اور مالیاتی روابط کو وسعت دینے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ امریکی پابندیوں کی پالیسی سے براہِ راست متصادم ہوسکتا ہے۔ امریکی قیادت ماضی میں متعدد مرتبہ یہ واضح کرچکی ہے کہ ایران کے ساتھ اقتصادی روابط رکھنے والے ممالک اور اداروں کو بھی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ لہٰذا برکس کے لیے سوال صرف یہ نہیں کہ وہ کیا چاہتا ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ امریکی دباؤ کے باوجود اپنے فیصلوں کو کس حد تک نافذ کرسکتا ہے۔ یہی صورت حال عالمی اداروں کی ساخت میں اصلاحات کے مطالبے کے حوالے سے بھی سامنے آتی ہے۔ اقوام متحدہ، عالمی مالیاتی فنڈ، عالمی بینک اور دیگر عالمی اداروں میں ترقی پذیر اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کی نمائندگی اور فیصلہ سازی میں ان کے حقیقی وزن کے مطابق حصہ داری کا مطالبہ برسوں سے موجود ہے۔ برکس اگر عالمی اداروں میں اصلاحات کی بات کرتا ہے تو اسے یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ان اصلاحات کے لیے وہ اجتماعی سفارتی قوت کیسے پیدا کرے گا۔ محض مطالبہ کرنا نسبتاً آسان ہے، لیکن موجودہ عالمی طاقتوں کو فیصلہ سازی کے ڈھانچے میں تبدیلی پر آمادہ کرنا ایک نہایت دشوار سفارتی مرحلہ ہوگا۔ دوسرا اور اس سے بھی زیادہ بنیادی سوال خود برکس کے رکن ممالک کی سیاسی اور سفارتی ترجیحات کا ہے۔ کیا تمام رکن ممالک واقعی ایک مشترکہ عالمی وژن پر متفق ہیں یا ان کے درمیان بھی وہی مفادات کی کشمکش موجود ہے جو عالمی سیاست کا مستقل وصف بن چکی ہے؟ یہ سوال اس لیے اہم ہے کہ برکس میں شامل ممالک کی سیاسی ترجیحات، معاشی مفادات، جغرافیائی ضرورتیں اور عالمی طاقتوں کے ساتھ تعلقات یکساں نہیں ہیں۔ بعض ممالک کے امریکہ کے ساتھ گہرے تجارتی روابط ہیں، بعض کے سیاسی اختلافات شدید ہیں، کچھ ممالک چین کے ساتھ مضبوط معاشی تعلقات رکھتے ہیں، جبکہ کچھ کے روس کے ساتھ دفاعی یا توانائی کے مفادات وابستہ ہیں۔ چین اور ہندوستان اس کی نمایاں مثال ہیں۔ دونوں ممالک برکس کے اہم ستون ہیں اور عالمی معیشت میں ان کا کردار مسلسل بڑھ رہا ہے، لیکن ان کے باہمی تعلقات میں سرحدی تنازعات، علاقائی مسابقت اور تزویراتی خدشات بھی موجود ہیں۔ ایسے حالات میں دونوں ممالک کا ایک ہی عالمی سیاسی و معاشی وژن پر مکمل طور پر متفق ہونا آسان نہیں۔ اگر برکس کو واقعی ایک مضبوط عالمی پلیٹ فارم بننا ہے تو اسے اپنے رکن ممالک کے باہمی اختلافات کے باوجود مشترکہ مفادات کی بنیاد پر عملی تعاون کا ایسا راستہ نکالنا ہوگا جو تنظیم کی اجتماعی قوت کو کمزور نہ ہونے دے۔

روس، چین، ہندوستان، برازیل اور جنوبی افریقہ سمیت دیگر رکن ممالک کے اپنے اپنے علاقائی اور عالمی مفادات ہیں۔ برکس کی توسیع نے تنظیم کے امکانات ضرور وسیع کیے ہیں لیکن اس کے ساتھ فیصلہ سازی کو مزید پیچیدہ بھی بنایا ہے۔ جتنے زیادہ ممالک شامل ہوں گے، اتنے ہی زیادہ مفادات، ترجیحات اور سفارتی زاویے سامنے آئیں گے۔ اس لیے برکس کی اصل کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب وہ اختلافات کو تنظیمی کمزوری بننے کے بجائے باہمی مذاکرات اور مشترکہ مفادات کے ذریعے ایک طاقت میں تبدیل کرسکے۔ دنیا اس وقت روس اور یوکرین کی جنگ، مشرقِ وسطیٰ کی کشیدہ صورت حال، ایران اور مغربی طاقتوں کے درمیان تناؤ، عالمی تجارتی کشمکش، توانائی کے بحران، غذائی عدم تحفظ اور معاشی ناہمواری جیسے متعدد بحرانوں سے دوچار ہے۔ ایسے ماحول میں برکس اگر عالمی امن کے لیے کوئی مؤثر کردار ادا کرنا چاہتا ہے تو اسے سفارتی بیانات سے آگے بڑھنا ہوگا۔ جنگ بندی، مذاکرات، انسانی امداد اور تنازعات کے سیاسی حل کے لیے عملی سفارتی کوششیں اس کی عالمی ساکھ کو مضبوط کرسکتی ہیں۔ برکس کے سامنے ایک اور اہم چیلنج یہ ہے کہ کیا وہ مغربی معاشی وسیاسی دباؤ کے مقابلے میں طویل المدتی متبادل نظام تشکیل دے سکتا ہے؟ مقامی کرنسیوں میں تجارت، بینکنگ روابط، متبادل ادائیگی کے نظام، تجارتی رکاوٹوں میں کمی، ترقی پذیر ممالک کے لیے مالیاتی سہولت اور عالمی مالیاتی اداروں میں اصلاحات ایسے اقدامات ہیں جو برکس کو محض ایک سفارتی تنظیم کے بجائے ایک مؤثر عالمی معاشی پلیٹ فارم بنا سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے رکن ممالک کو نہایت سنجیدہ، مربوط اور مستقل پالیسی اختیار کرنا ہوگی اور یہاں تیسرا اور سب سے بنیادی سوال خود ہندوستان کے کردار کا پیدا ہوتا ہے۔ ہندوستان ایک طرف برکس کا اہم رکن ہے اور دوسری طرف امریکہ، یورپ اور دیگر مغربی طاقتوں کے ساتھ اس کے گہرے اقتصادی، دفاعی اور تزویراتی روابط ہیں۔ گزشتہ عرصے میں روس اور ایران سے ہندوستان کی توانائی خریداری کے حوالے سے امریکی دباؤ بھی عالمی سطح پر زیر بحث رہا ہے۔ ایسے میں نئی دہلی کے لیے اصل امتحان یہ ہوگا کہ وہ برکس کے اجتماعی فیصلوں اور اپنے مغربی شراکت داروں کے ساتھ تعلقات کے درمیان کس طرح توازن قائم کرتا ہے۔

ہندوستان اگر برکس کے اندر ڈالر پر انحصار کم کرنے، مقامی کرنسیوں میں تجارت، عالمی مالیاتی اداروں میں اصلاحات اور ترقی پذیر ممالک کے زیادہ مؤثر کردار کی حمایت کرتا ہے تو اس کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ ان پالیسیوں کو عملی سطح پر بھی آگے بڑھائے۔ اگر دوسری طرف امریکی دباؤ یا مغربی معاشی مفادات کے پیش نظر ان اقدامات کی رفتار محدود ہوجاتی ہے تو برکس کے اعلامیے کی معنویت پر سوال اٹھنا فطری ہوگا۔ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ امریکہ برکس کے اندر موجود اپنے شراکت داروں پر کس حد تک اثر انداز ہوسکتا ہے۔ عالمی سیاست میں سفارتی تعلقات کبھی بھی صرف نظریاتی بنیادوں پر نہیں چلتے؛ تجارت، سرمایہ کاری، دفاع، ٹیکنالوجی، توانائی اور سلامتی کے مفادات بھی فیصلوں کی سمت متعین کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ برکس کے کسی ایک اعلامیے پر تمام ممالک کا اتفاق ہوجانا اس امر کی ضمانت نہیں کہ وہ اپنے اپنے قومی مفادات سے بالاتر ہوکر اس پر مکمل عملدرآمد بھی کریں گے۔ برکس کے لیے اصل کامیابی یہی ہوگی کہ وہ اعلامیے کو رسمی سفارتی دستاویز بننے سے محفوظ رکھے۔ اگر تنظیم مقامی کرنسیوں میں تجارت کو حقیقت بناتی ہے، مالیاتی تعاون کے نئے راستے کھولتی ہے، ترقی پذیر ممالک کی آواز کو عالمی اداروں میں مضبوط کرتی ہے، جنگ زدہ علاقوں میں سفارتی کردار ادا کرتی ہے اور عالمی اقتصادی نظام میں زیادہ منصفانہ نمائندگی کے لیے مؤثر جدوجہد کرتی ہے تو نئی دہلی کا اجلاس عالمی سیاست میں ایک اہم موڑ ثابت ہوسکتا ہے۔

غزلہ

ہم نے کی تھی یہ تمنا کہ بھلاتے جاتے
غم کے انبوہ کو خوشیوں سے دباتے جاتے
تند لہجے میں خوشی بولی نہیں میں درماں
اس کی یادوں سے ہی ہر غم کو مٹاتے جاتے
کیف و مستی کے ہی عالم میں ہوئے سب غرقاں
ورنہ باطل کو گرج کرکے ڈراتے جاتے
تو نے اپنے ہی کئے وعدوں کو توڑا ورنہ
عمر بھر ساتھ تیرا ہم تو نبھاتے جاتے
کوئی کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو پر آخر میں
جھک ہی جاتا ہے کہن سالی کے آتے آتے
تم ہی کم ظرف تھے ورنہ یہ فراست جو یا
کچھ تو دانائی ترے در سے اٹھاتے جاتے
لفظ و معنی ہو تخیل ہو یا فکر و فن ہو
چھن گیا وادی عرفان میں جاتے جاتے
مجھ سے کاوش نہ سنا آتشِ دوراں کیوں تھی
چند قطروں سے سہی آگ بجھاتے جاتے

قیام الدین قاسمی

کھینچا تانی

ڈاکٹر محمد عظیم الدین

ہمارے قبلہ استادِ محترم جناب خان محمد مصدق الامین صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ تصویر کھنچوانا اور قرض لینا دو ایسے نازک معاملات ہیں جن میں انسان کی نیت اور حلیہ دونوں بیک وقت بے نقاب ہوجاتے ہیں، بشرطیکہ کیمرہ مین اور قرض خواہ دونوں اناڑی نہ ہوں۔ لیکن ہمارے اِس پرآشوب ڈیجیٹل دور کا المیہ یہ ہے کہ اب تصویر کھنچوائی نہیں جاتی، بلکہ ایک دوسرے کے وجود سے بزورِ بازو نچوڑی جاتی ہے۔ تصویر اب محض یادگار نہیں رہی، ایک باقاعدہ واردات اور اعصابی کُشتی بن چکی ہے جس میں پروٹوکول کے نام پر وہ سب کچھ مباح سمجھ لیا جاتا ہے جو کسی مہذب معاشرے کے تھانے یا دنگل میں بھی معیوب جانا جائے۔ انسان اور کیمرے کے باہمی تعلق پر اگر کوئی سنجیدہ تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں دو ہی قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں: ایک وہ جو کیمرے کا رخ دیکھتے ہی یوں سمٹ کر گوشہ گیر ہوجاتے ہیں جیسے ولیمے کی صفوں میں بن بلایا مہمان یکا یک میزبان کے روبرو آگیا ہو، اور دوسرے وہ جن کے بصری اعصاب صرف اس وقت بیدار ہوتے ہیں جب سامنے کسی کیمرہ کے لینس کا دہانہ کھلتا ہو۔ ہمارے رہنمائے دوراں (اور اندھ بھکتوں کے وشوگرو) بلاشبہ اس دوسری صنف کے سرخیل ہیں، جن کے لیے دنیا کا ہر بین الاقوامی اجلاس، ہر کانفرنس اور ہر تاریخی معاہدہ محض اس لیے برپا کیا جاتا ہے تاکہ ان کے اور کیمرے کے درمیان حائل ہونے والے غیر ملکی مہمانوں کی تراش خراش کرکے انہیں فریم کی سرحدوں کے اندر ٹھونسا جاسکے۔ ڈپلومیسی کے باب میں جو کتابیں مغرب کے پرانے سفارت کار لکھ گئے ہیں، ان کے مطابق 2 خودمختار ملکوں کے سربراہ جب کسی سرخ قالین پر ملتے ہیں تو ان کے درمیان 2 یا 3 فٹ کا ایک ایسا غیر مرئی مگر مقدس فاصلہ ہونا چاہیے جس میں فریقین کی خودمختاری اور سانس لینے کی گنجائش محفوظ رہے۔ مگر ہمارے ہاں سفارت کاری کا مفہوم کچھ یوں طے پایا ہے کہ جب تک آپ اگلے کے گریبان، کلائی یا کم از کم کوٹ کی آستین پر اس شدت سے قابض نہ ہوجائیں کہ اس کے شانے کا جوڑ چٹخنے کی صدا اقوام متحدہ کے لاؤنج تک نہ پہنچے، تب تک ملاقات کو نیم دلانہ اور پھیکا سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ کیمرے کے فلیش کی چمک دیکھتے ہی ہمارے صاحب کے ہاتھ پاؤں میں ایک ایسی کسرتی اور غیر متوقع پھرتی عود کر آتی ہے جس کا مظاہرہ ہمارے ہاں عید قربان پر قصاب اس وقت کرتے ہیں جب کوئی شریر سانڈ رسی تڑوا کر بھاگنے کے درپے ہو۔ ادھر کیمرہ مین نے اپنی تپائی پر انگلیاں جمائیں، ادھر ہمارے ممدوح نے برابر میں کھڑے معزز مہمان کی کہنی پر گرفت فرمائی اور اسے اپنی طرف یوں کھینچنا شروع کیا جیسے کوئی غوطہ خور ڈوبتے ہوئے مسافر کو بالوں سے پکڑ کر سطحِ آب کی طرف لانے کی جان توڑ جدوجہد کررہا ہو۔ کیمرے کے فریم کی مثال ہمارے ہاں کے اس پرانے خاندانی پلنگ جیسی ہے جس پر گنجائش تو صرف دو لاغر افراد کی ہوتی ہے، مگر شادی والے گھر میں زبردستی پورے کنبے کو لٹا کر اوپر سے لحاف تان دیا جاتا ہے۔ اب ذرا تخیل کے گھوڑے دوڑائیے اور اس بین الاقوامی اسٹیج کا تصور کیجیے جہاں دنیا کی چند بڑی عسکری و معاشی طاقتوں کے سربراہ پورے دبدبے، وقار اور اپنی اپنی خفیہ ایجنسیوں کے حفاظتی حصار کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔ ان کا گمان ہوتا ہے کہ وہ کسی کثیر ملکی منشور پر دستخط کرنے یا عالمی جنگ کے بادل چھانٹنے آئے ہیں، مگر اچانک انہیں احساس ہوتا ہے کہ اصل آزمائش تو ایٹمی آبدوزوں کی تعصیب نہیں بلکہ اس ایک مربع فٹ کی جگہ پر قدم جمانا ہے جس پر ہمارے بھارتی رہنما کا پاؤں پہلے سے براجمان ہے۔ فوٹو گرافر ابھی دور سے فقط کھنکھار کر ہاتھ سے اشارہ ہی کرتا ہے کہ "پلیز تھوڑا قریب ہوجائیے"، کہ ہمارے قبلہ اسے ایک باقاعدہ شاہی فرمان اور جسمانی مشقت کا پروانہ سمجھ لیتے ہیں۔ اس کے بعد جو کچھ اسٹیج پر واقع ہوتا ہے، اسے تاریخ دان چاہے جیو پولیٹکس کہیں، مگر عینی شاہدین اسے خالصتاً پٹاخا مار کشتی کا اکھاڑا ہی قرار دیتے ہیں۔ اس کھینچا تانی کا سب سے دل دوز اور پُرلطف منظر وہ ہوتا ہے جب دنیا کے وہ رہنما، جو اپنے ملکوں میں مخالفین کو صرف ایک ٹیلی فون کال پر سائبیریا کی برفانی ہواؤں یا کسی دور دراز جزیرے پر روانہ کرنے کی شہرت رکھتے ہیں، اس کیمرہ فریم کے اندر بالکل بے بس اور لاچار نظر آتے ہیں۔ ادھر سے ہمارے بھارتی رہنما نے ان کا پنجہ اس خلوص اور قوت سے دبوچا کہ ماسکو کے برفانی ریچھ کی ساری اکڑ ایک ہی جھٹکے میں کافور ہوگئی۔ رویہ ایسا ہوتا

عالمی رہنماؤں نے ہندوستان کی برکس سربراہی اجلاس کی میزبانی کو سراہا

انہوں نے برکس اجلاس کے دوران ہندوستان کی قیادت اور مہمان نوازی کو بھی سراہا۔

نئی دہلی: 18ویں برکس سربراہی اجلاس میں عالمی اقتصادی اور جغرافیائی-سیاسی نظام میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کی واضح جھلک دیکھنے کو ملی۔ انڈونیشیس کے شریک بانی نک بگر نے کہا کہ مختلف ممالک کے سربراہان مملکت اور حکومت کی نئی دہلی میں موجودگی ہندوستان کے بڑھتے ہوئے عالمی اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے برکس اجلاس کے دوران ہندوستان کی قیادت اور مہمان نوازی کو بھی سراہا۔قومی دارالحکومت میں برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کرنے والے نک بگر نے کہا کہ ہندوستان کی جانب سے بڑی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے رہنماؤں کو نئی دہلی میں اکٹھا کرنا خاص اہمیت رکھتا ہے۔انہوں نے بتایا کہ وہ 2023 میں ہندوستان کی جانب سے منعقدہ جی 20 سربراہی اجلاس میں بھی شرکت کر چکے ہیں۔نک بگر نے اے این آئی کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ انہیں 2023 کے جی 20 سربراہی اجلاس میں شرکت کا موقع ملا تھا جو اسی شاندار بھارت منڈپم کمپلیکس میں منعقد ہوا تھا۔دونوں سربراہی اجلاسوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ برکس رکن ممالک کے سربراہان مملکت کا ذاتی طور پر نئی دہلی آنا ہندوستان کے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ وہ اس کے بجائے اپنے وزرائے خارجہ یا دیگر نمائندوں کو بھی بھیج سکتے تھے۔انہوں نے کہا کہ برکس کا انعقاد کئی برسوں سے مختلف ممالک میں ہوتا رہا ہے اور اس کا مقام تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ تاہم اس بار ہندوستان کے لیے اہم بات یہ ہے کہ رکن ممالک کے سربراہان مملکت اور دیگر اعلیٰ رہنماؤں نے خود نئی دہلی آ کر اجلاس میں شرکت کی۔نک بگر کے مطابق عالمی رہنماؤں کا خود ہندوستان آنا اس بات کا اظہار ہے کہ وہ ہندوستان کو عالمی معیشت اور ٹیکنالوجی وصحت کے شعبوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرنے والا ملک قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ رہنما اپنے غیر ملکی نمائندوں۔ وزرائے خارجہ یا دیگر وفود کو بھی بھیج سکتے تھے لیکن انہوں نے خود ہندوستان آنے کا فیصلہ کیا۔ان کے مطابق برکس کی رکنیت کے لیے ہر سربراہی اجلاس میں سربراہان مملکت کی ذاتی شرکت لازمی نہیں ہے۔ اس لیے نئی دہلی میں ان کی موجودگی ہندوستان کے بڑھتے ہوئے عالمی قدوقامت کی اہم عکاسی کرتی ہے۔نک بگر نے کہا کہ عالمی رہنماؤں نے ہندوستان آنے کا انتخاب اس لیے کیا کیونکہ ہندوستان دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے اور بڑی معیشتوں میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اپنی تارکین وطن برادری کے ساتھ ساتھ اقتصادی تجارت کے ذریعے عالمی سطح پر ٹیکنالوجی اور صحت کے شعبوں کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔سربراہی اجلاس کی سفارتی اہمیت کے علاوہ نک بگر نے ہندوستان کی ثقافتی خصوصیات بالخصوص مہمان نوازی کو بھی سراہا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت کا سب سے اہم عنصر مہمان نوازی ہے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستانی عوام انتہائی کشادہ دل اور دوستانہ مزاج رکھتے ہیں اور ایسا ماحول پیدا کرتے ہیں جس میں لوگ ایک دوسرے سے آسانی سے بات چیت کر سکتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستانیوں کی دوستانہ طبیعت قابل تعریف ہے اور انہیں یقین ہے کہ برازیل۔انڈونیشیا اور ملائیشیا سے آنے والے مندوبین بھی اسی طرح کے جذبات رکھتے ہوں گے۔ ہندوستان کی برکس سربراہی اجلاس کی میزبانی کو عالمی رہنماؤں اور سفارتی ماہرین کی جانب سے بڑے پیمانے پر سراہا گیا ہے۔ نئی دہلی میں منعقد ہونے والے اس 18ویں برکس سربراہی اجلاس میں روسی صدر ولادیمیر پوتن اور چینی صدر شی جن پنگ سمیت دنیا کے کئی اہم ترین رہنما شریک ہوئے۔

ہند۔چین اقتصادی وتجارتی خدشات کو مناسب طور پر حل کرنے پر متفق

صدر شی نے کہا کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران دونوں ممالک کے درمیان ادارہ جاتی روابط بتدریج بحال ہوئے ہیں

نئی دہلی: وزیر تجارت پیوش گوئل نے پیر کو اپنے چینی ہم منصب وانگ ویںتاؤ سے ملاقات کی، جس میں انہوں نے برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان طے پانے والے اہم اتفاق رائے پر عمل درآمد کرنے پر اتفاق کیا۔ بھارت میں چینی سفارت خانے کے ترجمان یو جنگ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ ہفتے کے روز ہونے والی دوطرفہ ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے اقتصادی اور تجارتی شعبوں میں باہمی طور پر فائدہ مند تعاون کو وسعت دینے، ایک دوسرے کے اقتصادی اور تجارتی خدشات کو متوازن انداز میں مناسب طور پر حل کرنے، اور دونوں ممالک کے کاروباری اداروں اور عوام کو بہتر فوائد پہنچانے پر اتفاق کیا تھا۔دونوں رہنماؤں کے درمیان مخلصانہ اور گہرے خیالات کا تبادلہ ہوا اور اس اہم نکتے پر اتفاق پایا گیا کہ چین اور بھارت کو شراکت دار ہونا چاہیے۔چینی سفارت خانے کے ترجمان شو فیہونگ کی جانب سے جاری کردہ ایک سابقہ بیان کے مطابق، صدر شی نے نشاندہی کی تھی کہ چین ہمیشہ بھارت کے ساتھ اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک اور طویل مدتی نقطہ نظر سے دیکھتا اور استوار کرتا ہے۔چینی صدر نے کہا کہ بھارت اور چین کو ایک دوسرے کو حریف کے بجائے شراکت دار اور خطرے کے بجائے ترقی کے مواقع کے طور پر دیکھنا چاہیے، کیونکہ دونوں ممالک اپنے دوطرفہ تعلقات کو زیادہ مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے تعلقات کے حوالے سے معروضی اور عقلی اسٹریٹجک سوچ" اپنانے پر زور دیا اور کہا کہ دونوں فریقین کو ایک دوسرے کی خوبیوں سے استفادہ کرنا چاہیے، ایک دوسرے کی حمایت کرنی چاہیے اور مشترکہ ترقی کے لیے کوشاں رہنا چاہیے۔صدر شی نے کہا کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران دونوں ممالک کے درمیان ادارہ جاتی روابط بتدریج بحال ہوئے ہیں، جبکہ تعاون کے دائرہ کار میں وسعت آئی ہے اور دو طرفہ تجارت نئی بلندیوں پر پہنچ گئی ہے۔ انہوں نے اس پیش رفت کو آسانی سے حاصل نہ ہونے والی کامیابی قرار دیا اور دونوں فریقین پر زور دیا کہ وہ موجودہ صورتحال کی قدر کریں۔ اقتصادی تعلقات کے حوالے سے، صدر شی نے اس بات پر زور دیا کہ ترقی دونوں ممالک کے درمیان سب سے بڑا مشترکہ عنصر بنی رہے، جس میں دوستانہ روابط اور باہمی طور پر فائدہ مند تعاون پر زیادہ توجہ دی جائے۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات کے بارے میں عوامی تاثر کو بہتر بنانے کے لیے عوام کے درمیان روابط اور براہ راست پروازوں کو بڑھانے پر بھی زور دیا، جبکہ ساتھ ہی ایک دوسرے کے اقتصادی اور تجارتی خدشات کو متوازن انداز میں حل کرنے کی ضرورت پر بھی بات کی۔

یوراگوئے نے نئی دہلی میں برکس سربراہی اجلاس کی تعریف کی

دفاعی نظام آئرن ڈوم ناکام، اسرائیل کے اسٹریٹجک شہروں دیمونا اور عراد پر ایران نے درجنوں بیلسٹک میزائل داغے، بڑے پیمانے پر جانی ومالی نقصان

نئی دہلی: یوراگوئے کے وزیر خارجہ ماریو لوبٹکن نے پیر کے روز بھارت کی برکس صدارت کی تعریف کی۔ انہوں نے نئی دہلی میں منعقدہ 18ویں برکس سربراہی اجلاس کو کامیاب قرار دیا اور پیچیدہ بین الاقوامی حالات کے باوجود گروپ کے اراکین کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنے میں وزیر اعظم نریندر مودی کے کردار کو اجاگر کیا۔ ایک خصوصی انٹرویو میں لوبٹکن نے کہا، میرا خیال ہے کہ بھارت کو اپنی صدارت پر خوش ہونا چاہیے کیونکہ یہ کامیاب رہی اور کامیابی کا حصول آسان نہیں تھا۔ بین الاقوامی صورتحال، بہت پیچیدہ ہے، اور برکس اسی بین الاقوامی منظرنامے کی عکاسی کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ سربراہی اجلاس میں حاصل ہونے والا اتفاق رائے ایک بڑی کامیابی تھی، خاص طور پر برکس اراکین کے متنوع مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ لوبٹکن نے کہا، اور اگر یہ بات درست ہے تو منطقی طور پر، ابتدا میں صورتحال آسان نہیں تھی۔ اسی لیے، جب وزیر اعظم مودی نے اجلاس کا اختتام کیا اور وضاحت کی کہ اتفاق رائے قائم ہو گیا ہے، تو میرے خیال میں یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔انہوں نے مزید کہا، کسی بھی قسم کا اتفاق رائے بی خاص طور پر جب ہم اہم فریقین کی بات کر رہے ہوں، جب ہم ایسے ممالک کی بات کر رہے ہوں جو مجموعی طور پر عالمی جی ڈی پی کے 40 فیصد یا اس سے زیادہ کی نمائندگی کرتے ہیں، یہ ظاہر کرتا ہے کہ دہلی میں ہونے والی یہ بات چیت، یعنی برکس کا یہ 18واں اجلاس، کامیاب رہا۔ یوراگوئے کے وزیر خارجہ نے سربراہی اجلاس کے نتائج کی بھی تعریف کی اور کہا کہ نئی دہلی اعلامیہ کوئی کمزور یا سطحی حتمی اعلامیہ نہیں تھا بلکہ ایک ٹھوس دستاویز تھی جس میں بین الاقوامی برادری کو درپیش مسائل کا احاطہ کیا گیا تھا۔انہوں نے کہا، کیونکہ اگر آپ حتمی اعلامیے کا بغور جائزہ لیں تو یہ کوئی سطحی اعلامیہ نہیں ہے: یہ ایک حقیقی اور ٹھوس اعلامیہ ہے جس میں دنیا کے حقیقی حالات اور مسائل پر سنجیدگی سے توجہ دی گئی ہے۔لوبٹکن نے کہا کہ بھارت کی صدارت نے عالمی ماحول اور بین الاقوامی منظرنامے میں بہت مضبوط کردار ادا کیا ہے۔انہوں نے کہا، لیکن میرے خیال میں، بھارت کی صدارت جس نتیجے تک پہنچنے میں کامیاب رہی، وہ عالمی ماحول اور دنیا کی صورتحال کے لیے ایک بہت مضبوط شراکت ہے۔ برکس کے آؤٹ ریچ سیشن میں یوراگوئے کی شرکت کے حوالے سے لوبٹکن نے کہا کہ ان کا ملک برکس کا رکن تو نہیں ہے لیکن اسے گزشتہ برس ریو ڈی جنیرو اور رواں برس نئی دہلی میں ہونے والے اجلاسوں میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔

بھارت اور مرکوسور نے سرٹیفکیٹ آف اوریجن' کے

الیکٹرانک اجرا کو آسان بنانے کیلئے پہلے اضافی پروٹوکول پر دستخط کیے

نئی دہلی: بھارت اور مرکوسور نے بھارت۔ مرکوسور ترجیحی تجارتی معاہدے (PTA) کے تحت سرٹیفکیٹ آف اوریجن کے الیکٹرانک اجرا اور قبولیت کو آسان بنانے کے لیے پہلے اضافی پروٹوکول پر دستخط کیے۔ یہ اقدام بھارت اور مرکوسور ممالک کے درمیان کاغذ کے بغیر تجارت کو فروغ دینے اور کسٹم کے طریقہ کار کو جدید بنانے کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔اس پروٹوکول پر بھارت کے سیکرٹری تجارت شری راجیش اگروال، بھارت میں یوراگوئے کے سفیر جناب البرٹو گوانی اور بھارت میں پیراگوئے کے سفیر جناب فلیمنگ راؤل ڈوارٹے راموس نے دستخط کیے۔ یہ تقریب مرکوسور کی عارضی صدارت کے تحت یوراگوئے کے وزیر خارجہ جناب ماریو لوبٹکن اور ارجنٹائن و برازیل کے سفارت خانوں کے نمائندوں کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ بھارت۔مرکوسور ترجیحی تجارتی معاہدے پر 25 جنوری 2004 کو دستخط کیے گئے تھے اور یہ یکم جون 2009 کو نافذ العمل ہوا تھا۔ اس معاہدے کے تحت بھارت کی جانب سے 450 اور مرکوسور کی جانب سے 452 ٹیرف لائنز (اشیاء کی اقسام) پر ترجیحی ٹیرف مراعات فراہم کی جاتی ہیں۔ پہلا اضافی پروٹوکول معاہدے کے ضمیمہ سوم کے آرٹیکل 16 میں ترمیم کرتا ہے، جس کے تحت یہ طے کیا گیا ہے کہ الیکٹرانک شکل میں جاری کردہ [سرٹیفکیٹ آف اوریجن کی قانونی حیثیت اور اہمیت وہی ہوگی جو کاغذ کی شکل میں جاری کردہ سرٹیفکیٹس کی ہوتی ہے۔ ایسے الیکٹرانک سرٹیفکیٹس کا اجرا اور ان پر الیکٹرانک دستخط، متعلقہ فریقین کے ملکی قوانین کے مطابق مجاز اداروں اور عہدیداروں کے ذریعے کیے جانے لازمی ہوں گے۔ توقع ہے کہ اس اقدام سے ڈیجیٹل اور کاغذ کے بغیر تجارتی دستاویزات کے نظام کی طرف منتقلی میں آسانی ہوگی [سرٹیفکیٹ آف اوریجن کے اجرا اور تصدیق سے وابستہ اخراجات اور وقت کی بچت ہوگی، اور موجودہ بھارت۔مرکوسور معاہدے کے تحت ترجیحی تجارت کی کارکردگی میں بہتری آئے گی۔ یہ پیش رفت بھارت۔مرکوسور معاہدے کی مشترکہ انتظامی کمیٹی میں ہونے والی بات چیت کا نتیجہ ہے۔ 27 نومبر 2025 کو منعقدہ کمیٹی کے چوتھے اجلاس میں، دونوں فریقین نے ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ آف اوریجن کے استعمال کو آسان بنانے کے لیے معاہدے کو اپ ڈیٹ کرنے کی حمایت کی تھی۔ بعد ازاں، 9 اپریل 2026 کو منعقدہ مشترکہ انتظامی کمیٹی کے پانچویں اجلاس میں باہمی رضامندی سے اضافی پروٹوکول کی تجویز کو منظور کر لیا گیا۔ یہ پروٹوکول بھارت اور مرکسور کے فریقین کی جانب سے متعلقہ داخلی طریقہ کار کی تکمیل اور ایک دوسرے کو اس بارے میں مطلع کرنے کے بعد نافذ العمل ہو جائے گا۔

ہندوستان اور نیوزی لینڈ نے 2027 میں پہلی دوطرفہ مشقوں پر تبادلہ خیال کیا

آکلینڈ: ہندوستانی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن نے پیر کو نیوزی لینڈ کے بحریہ کے سربراہ ریئر ایڈمرل گیرن گولڈنگ سے ملاقات کی، جس میں 2027 میں پہلی دوطرفہ بحری مشقوں سمیت اہم بات چیت ہوئی۔ ہندوستانی بحریہ نے ایکس پر کہا کہ نیوزی لینڈ کے دورے کے دوران، ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن، سی این ایس، نے نیوزی لینڈ نیوی کے چیف آف نیوی، ریئر ایڈمرل گارین گولڈنگ کے ساتھ اہم بات چیت کی۔ ہندوستان۔ نیوزی لینڈ میری ٹائم سیکورٹی کو آپریشن ارینجمنٹ پر استوار کرتے ہوئے، دونوں سربراہان نے دونوں بحریہ کے درمیان شراکت داری کو بڑھانے، آپریشنل مصروفیات کو آگے بڑھانے، بشمول 2027 میں پہلی دوطرفہ بحری مشق، اور بہتر سمندری معلومات کے تبادلے کو یقینی بنانے کے طریقوں کی تلاش پر تبادلہ خیال کیا۔ قبل ازیں، ایڈمرل سوامی ناتھن کا آکلینڈ میں نیول بیس پر رائل نیوزی لینڈ نیوی کے اہلکاروں کے روحانی اور ثقافتی گھرتی تواماوتا مارائیمیں روایتی ماوری پوہری کا استقبال کیا گیا۔ گرمجوشی سے استقبال ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان باہمی احترام، دوستی اور مضبوط سمندری تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔

رامافوسا نے نئی دہلی اعلامیے کے سلسلے میں بھارت کی برکس قیادت کو سراہا

نئی دہلی: جنوبی افریقہ کے صدر سیرل رامافوسا نے اتوار کے روز برکس کی صدارت کے دوران بھارت کی قیادت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اتفاق رائے تک پہنچنے میں ابتدائی مشکلات کے باوجود، نئی دہلی نے مختلف ممالک کو نئی دہلی اعلامیے کو اپنانے کے لیے کامیابی سے یکجا کیا۔ نئی دہلی میں 18ویں برکس سربراہی اجلاس کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے رامافوسا نے کہا کہ بھارت نے ایک انتہائی منظم سربراہی اجلاس کا انعقاد کیا اور پورے عمل کے دوران بہترین قیادت فراہم کی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ بھارت کس طرح برکس اراکین کو نئی دہلی اعلامیے کے لیے اکٹھا کرنے میں کامیاب رہا اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ ان کی ملاقات کے بارے میں، رامافوسا نے بھارت کی قیادت کی تعریف کی اور کہا کہ نئی دہلی نے کامیابی کے ساتھ ایک منظم سربراہی اجلاس کی میزبانی کی۔ رامافوسا نے کہا، بھارت نے جو کام بہت اچھا کیا وہ ایک انتہائی منظم سربراہی اجلاس کا انعقاد تھا۔ سربراہی اجلاسوں کا انعقاد ہمیشہ ایک نازک اور حساس عمل ہوتا ہے۔ بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو بگڑ سکتی ہیں؛ لیکن یہاں کچھ بھی غلط نہیں ہوا۔ لہٰذا ہم ایسا کرنے پر بھارت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میزبان ملک بات چیت کی رہنمائی کرنے اور اراکین کی فیصلوں تک پہنچنے میں مدد کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا، جب کوئی میزبان ملک سربراہی اجلاس بلاتا ہے تو وہ قیادت کی باگ ڈور سنبھالتا ہے۔ وہ بات چیت کی سمت متعین کرتے ہیں اور سب کو کسی فیصلے کی طرف راغب بھی کرتے ہیں۔ تو بھارت نے یہی کام انتہائی احسن طریقے سے انجام دیا ہے۔ رامافوسا نے مزید کہا کہ بھارت نے برکس ممالک کے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنے کے عمل میں مرکزی نقطہ (فوکل پوائنٹ) کا کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا، اگرچہ تمام ممالک کو تعاون کرنے اور اتفاق رائے تک پہنچنے کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن انہیں ایک مرکزی نقطہ درکار ہوتا ہے؛ بھارت وہی مرکزی نقطہ اور رہنما ثابت ہوا جس نے اس پورے عمل کو آگے بڑھایا۔ لہٰذا ہم وزیر اعظم نریندر مودی اور ان کے تمام وزراء کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں؛ انہوں نے بہت ہی شاندار کام کیا ہے۔

برکس کا دہشت گردی کے خلاف سخت پیغام

نئی دہلی: برکس ممالک نے نئی دہلی اعلامیے میں دہشت گردی کے خلاف سخت اور متفقہ موقف اختیار کرتے ہوئے 22 اپریل 2025 کو جموں وکشمیر کے پہلگام میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اس حملے میں 26 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے تھے۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ دہشت گردی اپنی ہر شکل اور صورت میں مجرمانہ اور ناقابل جواز ہے، چاہے اس کا مقصد کچھ بھی ہو اور اسے کہیں بھی یا کسی کی جانب سے انجام دیا جائے۔ برکس ممالک نے سرحد پار دہشت گردوں کی نقل وحرکت، دہشت گردی کی مالی معاونت اور دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہوں کے خلاف کارروائی کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔ اعلامیے میں دہشت گردی کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنانے اور اس معاملے میں دوہرے معیار کو مسترد کرنے پر زور دیا گیا۔ اعلامیے میں واضح کیا گیا کہ دہشت گردی کو کسی مذہب، قومیت، تہذیب یا نسلی گروہ سے نہیں جوڑا جانا چاہیے۔ دہشت گرد وسرگرمیوں میں ملوث افراد اور ان کی معاونت کرنے والوں کو جواب دہ بنانے اور قانون کے مطابق انصاف کے کٹہرے میں لانے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا۔ برکس نے اقوام متحدہ کی جانب سے نامزد دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کے خلاف مربوط کارروائی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے عالمی سطح پر انسداد دہشت گردی کے نظام کو مزید مضبوط بنانے کی حمایت کی۔ پہلگام حملے کا خصوصی ذکر اور چین سمیت برکس ممالک کی جانب سے متفقہ طور پر اعلامیے کی منظوری بھارت کے دہشت گردی کے خلاف موقف کے لیے ایک اہم سفارتی پیش رفت سمجھی جا رہی ہے۔ اگرچہ اعلامیے میں پاکستان کا نام نہیں لیا گیا، تاہم سرحد پار دہشت گردی، مالی معاونت اور محفوظ پناہ گاہوں کے خلاف واضح زبان نے اس مسئلے کو نمایاں کیا ہے۔ نئی دہلی اعلامیے نے واضح پیغام دیا ہے کہ دہشت گردی کے معاملے میں کوئی جواز، محفوظ پناہ گاہ یا دوہرا معیار قابل قبول نہیں اور اس خطرے سے نمٹنے کے لیے مشترکہ بین الاقوامی کارروائی ضروری ہے۔

اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا ایمان کا تقاضا ہے

للتا پارک میں جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے ہفتہ وار درسِ قرآن کا انعقاد، سورۂ بقرہ کی آیات 50 تا 55 کی تشریح

نئی دہلی۔ جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیر اہتمام للتا پارک میں ہفتہ وار درسِ قرآن کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام میں امیر مقامی فلاح الدین فلاحی، سرکل ناظم شہریوز رضا، اطہر حسین انصاری، مسرور عالم، ثناء اللہ فاروقی، ثناء اللہ تعمیری، علیم الدین اور مشراجی سمیت دیگر افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کا مقصد قرآنِ مجید کی تعلیمات کو سمجھنے اور انہیں عملی زندگی سے مربوط کرنے کی طرف توجہ دلانا تھا۔ درس قرآن پیش کرتے ہوئے صلاح الدین احمد نے سورۂ بقرہ کی آیات 50 تا 55 کا ترجمہ اور تفصیلی تفسیر بیان کی۔ انہوں نے ان آیات کی روشنی میں بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے کیے گئے بے شمار احسانات، انہیں فرعون کے ظلم وستم سے نجات دلانے، سمندر کو چیر کر راستہ بنانے اور فرعون واس کے لشکر کو غرق کرنے کے واقعے پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ فرعون بنی اسرائیل پر انتہائی سخت مظالم ڈھاتا تھا۔ وہ ان کے بیٹوں کو قتل کرتا اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا۔ ایسے مشکل اور انتہائی نازک حالات میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سمندر کو شق کیا، انہیں بحفاظت پار کرایا اور فرعون اور اس کے لشکر کو انہی کی آنکھوں کے سامنے سمندر میں غرق کر دیا۔ یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی قدرت، اپنے بندوں کی مدد اور ظالم قوتوں کے انجام کی واضح مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو صرف مصیبت سے نجات ہی نہیں دی بلکہ انہیں مسلسل اپنی نعمتوں سے نوازا۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چالیس راتوں کے لیے بلایا، لیکن ان کی غیر موجودگی میں بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش شروع کر دی اور شرک جیسے سنگین گناہ میں مبتلا ہو گئے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی اور انہیں معاف فرمایا، تاکہ وہ اپنے رب کے شکر گزار بندے بن سکیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے ان واقعات کا ذکر محض تاریخ بیان کرنے کے لیے نہیں کیا گیا، بلکہ اس میں بعد کی امتوں کے لیے بھی بڑی نصیحتیں موجود ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو مسلسل یاد رکھنا چاہیے اور ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت اور بندگی اختیار کرے۔ انہوں نے کہا کہ شکر گزاری صرف زبان سے "الحمدللہ" کہہ دینے کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر اس کی فرمانبرداری میں زندگی گزارنے کا نام ہے۔ اگر انسان اللہ کی نعمتیں حاصل کرنے کے بعد اسی کے احکام سے منہ موڑ لے تو یہ حقیقی شکر گزاری نہیں۔ قرآن ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ نجات، کامیابی اور نعمت ملنے کے بعد انسان کو مزید عاجزی، اطاعت اور شکر کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ درس کے دوران اس بات پر بھی توجہ دلائی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے واضح مظاہر دیکھنے کے باوجود بنی اسرائیل کا بچھڑے کی پرستش کی طرف مائل ہونا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ صرف کسی قوم کا ماضی میں اللہ کی مدد حاصل کر لینا کافی نہیں، بلکہ ہر دور میں ایمان کو زندہ رکھنے، اللہ سے تعلق مضبوط کرنے اور اس کی ہدایات پر ثابت قدم رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے قرآنِ کریم کی ان آیات سے موجودہ دور کے مسلمانوں کے لیے سبق حاصل کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں، اس کی حفاظت، اس کی عطا کردہ زندگی، ہدایت اور مواقع کو یاد کرنا چاہیے۔ اللہ کی نعمتوں کا صحیح استعمال، اس کے احکام کی پابندی، گناہوں سے اجتناب اور مخلوقِ خدا کے ساتھ خیر خواہی ہی شکر گزاری کا عملی تقاضا ہے۔

بارانِ رحمت کیلئے توبہ واستغفار اور نیک اعمال کا اہتمام کریں

تلنگانہ میں بارش کی کمی تشویش ناک، اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور عاجزی اختیار کرنے کی ضرورت پر زور

حیدرآباد: ریاستِ تلنگانہ میں خاطر خواہ بارش نہ ہونے کے باعث بارانِ رحمت کے حصول کے لیے نمازِ استسقاء کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر نماز سے قبل صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ حضرت مولانا شاہ سید احسان الدین رشادی قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے بارش کی کمی کو تشویش ناک صورتِ حال قرار دیا اور مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کے ساتھ رجوع کرنے کی اپیل کی۔ مولانا شاہ سید احسان الدین رشادی قاسمی نے کہا کہ بارش اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے اور اس کی کمی کے اثرات صرف موسم تک محدود نہیں رہتے بلکہ زراعت، آبی ذخائر، معیشت اور عوامی زندگی کے مختلف شعبوں پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔ اگر بروقت مناسب بارش نہ ہوئی تو کسانوں سمیت عام شہریوں کو بھی مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی کوتاہیوں اور گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرے، کثرت سے توبہ واستغفار کرے اور اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہوئے اپنی لغزشوں اور کوتاہیوں کی معافی طلب کی جائے اور بارانِ رحمت کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔ صدر جمعیۃ علماء تلنگانہ نے مسلمانوں پر زور دیا کہ توبہ واستغفار کے ساتھ صدقہ وخیرات، ضرورت مندوں کی مدد، حقوق العباد کی ادائیگی اور دیگر نیک اعمال کا خصوصی اہتمام کریں۔ انہوں نے کہا کہ مشکل حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع، دعا اور نیک اعمال کے ذریعے رحمتِ الٰہی کے طلب گار بننا چاہیے۔ مولانا نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ریاستِ تلنگانہ سمیت پورے ملک پر اپنی رحمت نازل فرمائے، نفع بخش اور موسلا دھار بارش عطا کرے، خشک سالی اور پانی کی قلت کے خدشات کو دور فرمائے اور ملک وملت کو امن، خوشحالی اور عافیت سے نوازے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ بارش کے لیے اجتماعی طور پر دعاؤں کا اہتمام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی زندگیوں میں دینی واخلاقی اصلاح کو بھی ترجیح دیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت کے حصول کے لیے کثرت سے توبہ واستغفار کریں۔

جمعیۃ علماء حلقہ عنبر پیٹ ومسجد زم زم کا

عظیم الشان جلسہ عام سیرت محسن انسانیتؐ اور ہماری ذمہ داریاں

مولانا انصار شاکر حسامی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء عنبر پیٹ کی اطلاع کے بموجب جمعیۃ علماء عنبر پیٹ کے زیر اہتمام ومسجد زم زم عنبر پیٹ کے زیر انتظام 12 ستمبر 2026 بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام مسجد زم زم عنبر پیٹ، زیر سرپرستی حضرت مولانا مصدق القاسمی صاحب صدر سٹی جمعیۃ علماء گریٹر حیدرآباد، زیر صدارت مولانا حافظ محمد یعقوب قاسمی صاحب صدر جمعیۃ علماء عنبر پیٹ، جلسہ سیرت محسن انسانیت منعقد کیا گیا جس میں مہمان خصوصی کے طور پر کلیدی خطاب کے لیے ریاست تلنگانا کے بزرگ ومؤقر عالم دین عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الحسن صاحب مفتاحی مدظلہ امیر شریعت تلنگانا وآندھرا تشریف لائے، حافظ وقاری نعیم احمد نے قرات کلام پاک ومولانا پیر عبدالوہاب عمیر قاسمی نے ہدیہ نعت پیش کی، بعدہ حضرت شاہ صاحب مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی زندگی میں اسوۂ نبویؐ پیدا کرنے کی بہت ضرورت ہے جب تک ہم اپنی حالت نہیں بدلتے حالات نہیں بدلینگے، اپنے اندرون میں اچھے اخلاق اور اعلیٰ صفات پیدا کریں، ہم پیارے نبیؐ کو اپنی نظر میں جماتے چلے جائیں، حضورؐ نے جو کہا اس پر عمل کریں، جن سے منع فرمایا اس سے رکنا یہی اصل میں عشق رسولؐ واتباع رسولؐ ہے، اسی بات پر حضرت شاہ صاحب نے حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمہ اللہ کا شعر نقل فرمایا کہ نبی کو نظر میں جماتا چلا جا، خدا کی نظر میں سماتا چلا جا۔ اور فرمایا کہ یہ نصیحت ضرور یاد رکھیں، آج کے اجلاس کا یہی اصل پیغام ہے، پیارے نبیؐ نے دنیا کی فکر زیادہ کی یا آخرت کی فکر زیادہ کی، یہ دیکھنے کی ضرورت ہے سرکار دو عالمؐ پر ہماری نظر ہو، جب ان پر نظر کر یںگے تو پتہ چلے گا کہ انکے پاس فکر آخرت زیادہ تھی ف

چین اور بھارت حریف نہیں، شراکت دار بنیں، تعلقات میں نئے تعاون کی ضرورت

دونوں ممالک کے درمیان حالیہ برسوں میں اعلیٰ سطحی رابطوں نے تعلقات کو مستحکم کرنے میں مدد دی ہے

بیجنگ: نئی دہلی میں 18ویں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کی ملاقات نے بھارت چین تعلقات میں تعاون، استحکام اور عملی شراکت داری کی اہمیت کو ایک بار پھر اجاگر کیا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے تعلقات کی اسٹریٹجک اہمیت پر زور دیتے ہوئے اختلافات کو مجموعی دوطرفہ تعلقات پر حاوی نہ ہونے دینے کی ضرورت پر اتفاق کیا۔ دونوں ممالک کے درمیان حالیہ برسوں میں اعلیٰ سطحی رابطوں نے تعلقات کو مستحکم کرنے میں مدد دی ہے۔ اس نئے ماحول میں تجارت، سرمایہ کاری، عوامی روابط اور کثیر الجہتی اداروں میں تعاون بڑھانے کے امکانات بھی پیدا ہوئے ہیں۔ بھارت اور چین کے اقتصادی تعلقات پہلے ہی انتہائی وسیع ہیں۔ 2025 میں دونوں ممالک کے درمیان اشیا کی تجارت 12.4 فیصد بڑھ کر ریکارڈ 155.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جبکہ مالی سال 2025۔26 میں چین دوبارہ بھارت کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار بن گیا۔ دونوں معیشتوں کے درمیان صنعتی سپلائی چین اور وسیع بھارتی مارکیٹ کے باعث گہرا باہمی تعلق موجود ہے۔ دنیا کی دو سب سے بڑی آبادیوں والے ممالک میں 8.2 ارب سے زیادہ افراد رہتے ہیں۔ اس لیے بھارت اور چین کے تعلقات کی سمت صرف دونوں ممالک ہی نہیں بلکہ ایشیا، عالمی معیشت اور جغرافیائی سیاست پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ دونوں ممالک گلوبل ساؤتھ اور برکس کے اہم ارکان ہیں۔ بہتر بھارت چین تعلقات ایشیائی سپلائی چین کو مضبوط کرنے، ترقی پذیر ممالک کی آواز بڑھانے اور عالمی سطح پر زیادہ متوازن اقتصادی تعاون کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ صدر شی جن پنگ نے دونوں ممالک پر زور دیا کہ وہ وسیع تر برکس تعاون کو آگے بڑھائیں، باہمی فائدے کی بنیاد پر ایک دوسرے کی ترقی میں مدد کریں اور عوامی سطح پر رابطوں میں اضافہ کریں۔ سرحدی مسئلے کے حوالے سے بھی اس بات پر زور دیا گیا کہ سرحد سے متعلق مذاکرات اور مجموعی دوطرفہ تعلقات کو متوازی طور پر آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اختلافات کو مذاکرات کے ذریعے سنبھالتے ہوئے اقتصادی اور سیاسی تعاون کو متاثر ہونے سے بچانا دونوں ممالک کے مفاد میں قرار دیا گیا۔ وزیر اعظم مودی کے اس مؤقف کو بھی اہم قرار دیا گیا کہ بھارت چین تعلقات کو بیرونی جغرافیائی سیاسی ایجنڈوں کے ذریعے متاثر نہیں ہونا چاہیے اور دونوں ممالک کو ایک دوسرے کو حریف کے بجائے شراکت دار کے طور پر دیکھنا چاہیے۔ اب اصل چیلنج اعلیٰ سطح پر پیدا ہونے والی اس مثبت فضا کو عملی اقدامات میں تبدیل کرنا ہے۔ اقتصادی اور تجارتی خدشات کو حل کرنے، باہمی اعتماد بڑھانے اور موجودہ اختلافات کو مذاکرات کے ذریعے سنبھالنے سے دونوں ہمسایہ ممالک تعلقات میں زیادہ پائیدار استحکام پیدا کر سکتے ہیں۔ بھارت اور چین کے درمیان تعاون نہ صرف دونوں ممالک کی ترقی کے لیے اہم ہے بلکہ موجودہ غیر یقینی عالمی ماحول میں ایشیا اور گلوبل ساؤتھ کے لیے بھی زیادہ استحکام اور اقتصادی مواقع پیدا کر سکتا ہے۔ کواڈ انڈو۔پیسیفک لاجسٹکس نیٹ ورک کے تحت چاروں ممالک اپنی موجودہ لاجسٹکس صلاحیتوں کو مربوط کرنا چاہتے ہیں تاکہ کسی بڑے زلزلے، سونامی، طوفان یا دوسری قدرتی آفت کی صورت میں امدادی سامان اور ضروری وسائل زیادہ تیزی سے متاثرہ علاقوں تک پہنچائے جا سکیں۔ ٹوکیو میں ہونے والی مشق کے دوران مشترکہ سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر تیار کرنے پر خاص توجہ دی گئی۔ بھارتی وزارت خارجہ کے مطابق اس سلسلے میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے اور یہ طریقہ کار مستقبل میں نیٹ ورک کو ایک باقاعدہ ادارہ جاتی ڈھانچہ فراہم کرے گا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت ہوئی ہے جب نئی دہلی اور بیجنگ اپنے تعلقات میں گزشتہ برسوں کی کشیدگی کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان رابطوں اور حالیہ سفارتی پیش رفت نے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو بتدریج معمول پر لانے کے امکانات بڑھائے ہیں۔ تاہم چین کے ساتھ تعلقات میں بہتری کا مطلب یہ نہیں کہ بھارت انڈو پیسیفک میں اپنی دوسری اسٹریٹجک شراکت داریوں سے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ کواڈ کے لاجسٹکس منصوبے پر پیش رفت اس بات کا اشارہ ہے کہ نئی دہلی چین کے ساتھ سفارتی رابطے اور کواڈ کے ساتھ عملی تعاون دونوں کو بیک وقت آگے بڑھانے کی پالیسی پر قائم ہے۔ کواڈ کا سرکاری مؤقف یہ ہے کہ یہ لاجسٹکس نیٹ ورک کسی ملک کے خلاف فوجی اتحاد نہیں بلکہ انسانی امداد اور آفات سے نمٹنے کے لیے بنایا جا رہا ہے۔ چاروں ممالک پہلے ہی سمندری سلامتی، اہم اور ابھرتی ٹیکنالوجی، صحت، بنیادی ڈھانچے اور قدرتی آفات سے نمٹنے سمیت متعدد شعبوں میں تعاون کر رہے ہیں۔ نئی پیش رفت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کواڈ اب سیاسی مشاورت سے آگے بڑھ کر عملی اور قابل استعمال علاقائی تعاون کے ڈھانچے قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارت کیلئے یہ حکمت عملی اس کی اسٹریٹجک خودمختاری کے مطابق ہے، جس کے تحت نئی دہلی مختلف طاقتوں کے ساتھ تعلقات میں توازن رکھتے ہوئے اپنے قومی اور علاقائی مفادات کو آگے بڑھا رہا ہے۔

برکس اجلاس میں بنگلہ دیش کی خالی کرسی

کیا ڈھاکہ نے ایک اہم سفارتی موقع گنوا دیا؟

ڈھاکہ: نئی دہلی میں برکس سربراہی اجلاس کے دوران بنگلہ دیش کی عدم موجودگی نے ملک کی خارجہ پالیسی اور اسٹریٹجک ترجیحات پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ تجزیہ نگار لبنیٰ فردوسی کے مطابق بنگلہ دیش کو کسی ''انڈیا فرسٹ''، ''چائنا فرسٹ''، ''روس فرسٹ'' یا ''ویسٹ فرسٹ'' پالیسی کی ضرورت نہیں، بلکہ ایسی ''بنگلہ دیش فرسٹ'' حکمت عملی درکار ہے جو ملک کے لیے زیادہ سے زیادہ سفارتی اور اقتصادی دروازے کھلے رکھے۔ وزیر اعظم طارق رحمان کو اجلاس میں بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کے بجائے بمسٹیک کے موجودہ چیئرمین کی حیثیت سے مدعو کیا گیا تھا۔ حکومت نے اس سفارتی فرق کو اہم قرار دیا، لیکن تجزیے میں کہا گیا ہے کہ اسے بنگلہ دیش کی حیثیت گھٹانے کے بجائے اضافی سفارتی سرمایہ سمجھا جا سکتا تھا۔ بمسٹیک کے سربراہ کی حیثیت سے بنگلہ دیش کو ایک ہی جگہ بھارت، چین، روس، برازیل، انڈونیشیا اور متحدہ عرب امارات سمیت کئی اہم طاقتوں کے ساتھ براہ راست رابطے کا موقع مل سکتا تھا۔ ایسے وقت میں جب مختلف برکس ممالک کے درمیان اختلافات کے باوجود ان کے رہنما ایک میز پر بیٹھ رہے ہیں، ڈھاکہ کی غیر موجودگی کو ایک ضائع شدہ موقع کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ تجزیے کے مطابق توسیع شدہ برکس دنیا کی تقریباً نصف آبادی اور قوت خرید کی بنیاد پر عالمی پیداوار کے لگ بھگ 40 فیصد کی نمائندگی کرتا ہے۔ نئی دہلی اجلاس میں سپلائی چین، اختراع، کاروبار اور سرحد پار اقتصادی تعاون جیسے عملی موضوعات بھی زیر بحث ہیں، جو بنگلہ دیش جیسے تیزی سے ترقی کرتے ملک کے لیے براہ راست اہمیت رکھتے ہیں۔ مضمون کا بنیادی استدلال یہ ہے کہ اسٹریٹجک خودمختاری کا مطلب اہم عالمی فورمز سے دور رہنا نہیں بلکہ سب کے ساتھ رابطہ برقرار رکھنا ہے۔ بھارت کے ساتھ تعلقات میں اختلافات اپنی جگہ، لیکن نئی دہلی میں ہونے والے اجلاس کو بھارت کے حق یا مخالفت کے سوال تک محدود کرنا بنگلہ دیش کے وسیع تر قومی مفادات کے لیے فائدہ مند نہیں۔ اس نقطۂ نظر کے مطابق بنگلہ دیش کے لیے بہتر راستہ یہ ہے کہ وہ بھارت، چین، روس، مغرب اور دیگر طاقتوں کے ساتھ بیک وقت تعلقات استوار کرے اور ہر ایسے فورم سے فائدہ اٹھائے جہاں اس کے اقتصادی اور سفارتی مفادات آگے بڑھ سکتے ہوں۔ نئی دہلی میں خالی رہنے والی کرسی اسی لیے محض ایک غیر حاضری نہیں بلکہ ایک ممکنہ سفارتی موقع کے ضائع ہونے کی علامت بن گئی ہے۔ نئی دہلی میں منعقدہ 18ویں برکس سربراہی اجلاس میں بنگلہ دیش کی عدم موجودگی اور خالی کرسی نے ملک کی خارجہ پالیسی اور اسٹریٹجک ترجیحات پر ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ 12 اور 13 ستمبر 2026 کو بھارت کی میزبانی میں ہونے والے اس اہم اجلاس میں بنگلہ دیشی وزیر اعظم طارق رحمان نے شرکت نہیں کی، جسے تجزیہ کار ڈھاکہ کی جانب سے ایک بڑا سفارتی موقع گنوانا قرار دے رہے۔

تھائی لینڈ نے علاقائی امن میں بھارت کے کردار کی حمایت کی

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی مستقل نشست کے لیے ایک اہم امیدوار قرار دیا

نئی دہلی: تھائی لینڈ کے نائب وزیر اعظم سیہاسک پھوانگکیکیو نے سی این این-نیوز 18 کو دیے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں دونوں ممالک کے درمیان اسٹریٹجک شراکت داری کے بڑھتے ہوئے دائرہ کار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بھارت، دوطرفہ اور علاقائی سطح پر، تھائی لینڈ کے لیے ایک بڑی منڈی اور اہم شراکت دار ہے۔ پھوانگکیکیو نے کہا کہ بھارت اور تھائی لینڈ کے تعلقات بہتری کی جانب گامزن ہیں اور ان کی اسٹریٹجک شراکت داری تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک سائنس، ٹیکنالوجی اور جدت طرازی کے شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع تلاش کر رہے ہیں۔ تھائی نائب وزیر اعظم نے کثیر الجہتی نظام کو مضبوط بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا، خاص طور پر ایسے وقت میں جب ان کے بقول قوانین پر مبنی عالمی نظام کمزور پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے اپنے خطوں میں امن و استحکام کو فروغ دینا اس اسٹریٹجک شراکت داری کا ایک اور اہم پہلو ہے۔ دفاعی تعاون کے حوالے سے، پھوانگکیکیو نے کہا کہ تھائی لینڈ اپنی دفاعی ضروریات پوری کرنے میں زیادہ سے زیادہ خود انحصار بننا چاہتا ہے اور اسے دوست ممالک کے ساتھ مل کر کام کرنے کے وسیع امکانات نظر آتے ہیں۔ انہوں نے دفاعی پیداوار کے شعبے میں بھارت کو بہت ترقی یافتہ قرار دیا اور کہا کہ دونوں فریقین دفاع خود کے لیے ہتھیاروں کی تیاری میں تعاون پر بات چیت کر رہے ہیں۔ پھوانگکیکیو نے بھارت کے سفارتی انداز کی بھی تعریف کی اور کہا کہ تھائی لینڈ بھارتی سفارت کاری اور امن و استحکام میں کردار ادا کرتے ہوئے کسی ایک فریق کا ساتھ دینے سے گریز کرنے کی اس کی صلاحیت کا معترف ہے۔ انہوں نے خطے میں بھارت کے کردار کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ آسیان کے ساتھ اس کی شراکت داری امن برقرار رکھنے میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ تجارت اور محصولات (ٹیرف) کے معاملے پر، انہوں نے کہا کہ ممالک تجارتی نظام کے کمزور پڑنے پر فکرمند ہیں اور خطے میں ایک بڑی منڈی کے طور پر بھارت کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے بھارت۔آسیان آزاد تجارتی معاہدے کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ تھائی لینڈ کو امید ہے کہ بھارت ریجنل کمپریہینسو اکنامک پارٹنرشپ میں شامل ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ برکس کے اندر آزاد تجارتی معاہدہ ترقی کو فروغ دے سکتا ہے۔ مغربی ایشیا کے حوالے سے، پھوانگکیکیو نے کہا کہ تھائی لینڈ پرامن حل کا خواہاں ہے اور بھارت نے اختلافات کو دور کرنے کی کوششوں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تھائی لینڈ سرحد پار دہشت گردی کی مخالفت کرتا ہے اور دہشت گردی کی تمام اقسام کے خاتمے کے لیے بھارت کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ سرحد پار دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے دونوں ممالک کے درمیان سیکیورٹی سے متعلق ایک ورکنگ گروپ بھی موجود ہے۔

بھارت۔نائیجیریا نے اسٹریٹجک شراکت داری کے عزم کا اعادہ کیا

ہم نے تجارت، بجلی، صاف توانائی، کھاد اور دفاع جیسے شعبوں میں تعاون پر تبادلہ خیال کیا: مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی اور نائیجیریا کے نائب صدر کاشم شیٹیما مصطفیٰ نے اتوار کے روز دارالحکومت میں منعقدہ 18ویں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر بھارت اور نائیجیریا کے کثیر جہتی تعلقات کا جائزہ لیتے ہوئے کثیر الجہتی فورمز میں تعاون کو مضبوط بنانے اور ایک زیادہ نمائندہ، سب کو شامل کرنے والے اور کثیر قطبی بین الاقوامی نظام کے قیام کی سمت کام کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ دونوں رہنماؤں نے مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعاون میں ہونے والی مسلسل پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا اور بھارت۔نائیجیریا اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مستحکم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ ان کی بات چیت میں تجارت و سرمایہ کاری، دفاع و سلامتی، توانائی کے شعبے میں شراکت داری، زراعت، صحت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز جیسے موضوعات شامل تھے۔ وزیر اعظم مودی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، دہلی برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر نائیجیریا کے نائب صدر کاشم شیٹیما سے ملاقات کر کے خوشی ہوئی۔ ہم نے تجارت، بجلی، صاف توانائی، کھاد اور دفاع جیسے شعبوں میں تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ ہم نے صحت، صلاحیت سازی، ٹیکنالوجی اور دیگر شعبوں میں تعاون کا بھی جائزہ لیا۔ وزیر اعظم مودی اور شیٹیما نے باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا، جن میں گلوبل ساؤتھ کی ترجیحات اور خدشات شامل تھے۔ وزارت خارجہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، انہوں نے بھارت۔ نائیجیریا اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا، جن میں گلوبل ساؤتھ کی ترجیحات اور خدشات شامل تھے۔ دونوں رہنماؤں نے کثیر الجہتی فورمز میں تعاون کو مضبوط بنانے اور ایک زیادہ نمائندہ، سب کو شامل کرنے والے اور کثیر قطبی بین الاقوامی نظام کے قیام کی سمت مل کر کام کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ وزیر اعظم مودی نے نائیجیریا کے ساتھ شراکت داری کو مضبوط بنانے اور افریقہ کے ساتھ بھارت کے روابط کو مزید گہرا کرنے کے لیے بھارت کے مسلسل عزم کو اجاگر کیا۔ وزارت خارجہ کے مطابق، نائب صدر شیٹیما نے بھارت کے ترقیاتی تجربے اور نائیجیریا میں صلاحیت سازی اور اقتصادی ترقی میں اس کے تعاون کو سراہا۔

بھارت چین تعلقات میں نرمی کے باوجود کواڈ کی پیش رفت

انڈو پیسیفک لاجسٹکس نیٹ ورک پر کام تیز

نئی دہلی: بھارت اور چین کے درمیان سفارتی تعلقات میں حالیہ بہتری کے باوجود بھارت، امریکہ، جاپان اور آسٹریلیا پر مشتمل کواڈ نے انڈو پیسیفک میں مشترکہ لاجسٹکس نیٹ ورک کو عملی شکل دینے کی جانب اہم پیش رفت کی ہے۔ چاروں ممالک نے ٹوکیو میں ایک ٹیبل ٹاپ مشق مکمل کی، جس کا مقصد قدرتی آفات اور انسانی ہنگامی حالات میں امداد تیزی سے پہنچانے کے لیے مشترکہ طریقہ کار تیار کرنا ہے۔ کواڈ انڈو۔پیسیفک لاجسٹکس نیٹ ورک کے تحت چاروں ممالک اپنی موجودہ لاجسٹکس صلاحیتوں کو مربوط کرنا چاہتے ہیں تاکہ کسی بڑے زلزلے، سونامی، طوفان یا دوسری قدرتی آفت کی صورت میں امدادی سامان اور ضروری وسائل زیادہ تیزی سے متاثرہ علاقوں تک پہنچائے جا سکیں۔ ٹوکیو میں ہونے والی مشق کے دوران مشترکہ سٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر تیار کرنے پر خاص توجہ دی گئی۔ بھارتی وزارت خارجہ کے مطابق اس سلسلے میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے اور یہ طریقہ کار مستقبل میں نیٹ ورک کو ایک باقاعدہ ادارہ جاتی ڈھانچہ فراہم کرے گا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت ہوئی ہے جب نئی دہلی اور بیجنگ اپنے تعلقات میں گزشتہ برسوں کی کشیدگی کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان رابطوں اور حالیہ سفارتی پیش رفت نے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو بتدریج معمول پر لانے کے امکانات بڑھائے ہیں۔ تاہم چین کے ساتھ تعلقات میں بہتری کا مطلب یہ نہیں کہ بھارت انڈو پیسیفک میں اپنی دوسری اسٹریٹجک شراکت داریوں سے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ کواڈ کے لاجسٹکس منصوبے پر پیش رفت اس بات کا اشارہ ہے کہ نئی دہلی چین کے ساتھ سفارتی رابطے اور کواڈ کے ساتھ عملی تعاون دونوں کو بیک وقت آگے بڑھانے کی پالیسی پر قائم ہے۔ کواڈ کا سرکاری مؤقف یہ ہے کہ یہ لاجسٹکس نیٹ ورک کسی ملک کے خلاف فوجی اتحاد نہیں بلکہ انسانی امداد اور آفات سے نمٹنے کے لیے بنایا جا رہا ہے۔ چاروں ممالک پہلے ہی سمندری سلامتی، اہم اور ابھرتی ٹیکنالوجی، صحت، بنیادی ڈھانچے اور قدرتی آفات سے نمٹنے سمیت متعدد شعبوں میں تعاون کر رہے ہیں۔ نئی پیش رفت سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ کواڈ اب سیاسی مشاورت سے آگے بڑھ کر عملی اور قابل استعمال علاقائی تعاون کے ڈھانچے قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بھارت کیلئے یہ حکمت عملی اس کی اسٹریٹجک خودمختاری کے مطابق ہے، جس کے تحت نئی دہلی مختلف طاقتوں کے ساتھ تعلقات میں توازن رکھتے ہوئے اپنے قومی اور علاقائی مفادات کو آگے بڑھا رہا ہے۔

آپریشن سندور میں ایس-400 نے 314 کلومیٹر دور موجود پاکستانی طیارہ کو تباہ کر دیا تھا، وزارت دفاع کی رپورٹ میں انکشاف

نئی دہلی: آپریشن سندور کے دوران ہندوستانی فضائیہ کے ایس-400 ایئر ڈیفنس سسٹم نے سرحد پار دشمن کے علاقے میں 314 کلومیٹر کے فاصلے پر پاکستانی فضائیہ کے ایک اسپیشل مشن طیارہ کو مار گرایا تھا۔ وزارت دفاع کی 26-2025 کی سالانہ رپورٹ میں اس تاریخی فوجی کارروائی کا آفیشل طور پر انکشاف کیا گیا ہے۔ اسے زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل (ایس اے ایم) سسٹم کے ذریعہ کی گئی اب تک کی سب سے لمبی اور درست ترین کارروائیوں میں سے ایک مانا جا رہا ہے۔ وزارت دفاع کے مطابق ہندوستانی ریڈاروں نے خاموشی سے پاکستانی خطرے کو ٹریک کیا اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل نے اپنے زیادہ سے زیادہ ہدف کے دائرے پر جا کر دشمن کے طیارہ کو تباہ کر دیا۔ اس کارروائی نے پاکستان کے اس وہم کو توڑ دیا کہ فاصلہ انہیں ہندوستانی میزائلوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ 4 دنوں تک چلے آپریشن سندور کے دوران ہندوستانی فضائیہ نے سوویٹی انٹیگریٹڈ ایئر کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹم کے ذریعہ فوجی اور سویلین نگرانی کے سسٹم کو آپس میں جوڑ کر ایئر ڈیفنس کی کارروائیوں کو انجام دیا۔ ہندوستانی فضائیہ نے پاکستان کے چکالہ، رحیم یار خان، سکھر، مرید، سرگودھا، جیکب آباد اور بھولاری واقع فوجی تنصیبات، ریڈار اور کمانڈ سنٹرز کو نشانہ بنایا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ پاکستان نے فوجی تصادم کے دوران بھی اپنا سویلین ایئر اسپیس کھلا رکھا تھا، جبکہ ہندوستان نے بین الاقوامی پروازوں کی سیکورٹی کا پورا خیال رکھا اور کسی بھی غیر فوجی طیارے کو نقصان نہیں پہنچنے دیا۔ قابل ذکر ہے کہ اس آپریشن کے کامیاب انعقاد کے بعد وزیر اعظم مودی نے خود آدم پور ایئر فورس اسٹیشن جا کر فضائیہ کے جوانوں کی حوصلہ افزائی کی تھی۔ آپریشن میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لیے ہندوستانی فضائیہ کے جوانوں کو 219 صدارتی گیلنٹری ایوارڈ سے نوازا گیا۔ وزارت دفاع کی رپورٹ کے مطابق، یہ سطح سے فضا میں مار کرنے والے میزائل کے ذریعے بھارتی فوجی تاریخ میں اب تک کا سب سے طویل فاصلے پر کیا جانے والا کامیاب حملہ قرار دیا گیا ہے۔

تنظیمی قوت سے ہی مسائل و مشکلات کا حل ممکن: مفتی محمد سہراب ندوی

تنظیم امارت ضلع شیوہر کے عہدہ داران وارکان کو اسناد کی تفویض اور ہدایات واختیارات سے آگاہی

پھلواری شریف (پریس ریلیز) اس وقت بدلتے ہوئے حالات نے ملت کے سامنے جتنے مسائل ومشکلات کھڑے کردیئے ہیں قریب کی تاریخوں میں اس کی نظیر کم ملتی ہے، بات صرف شہریت کے تحفظ وبقاء کی نہیں؛ بلکہ ایمان اور ایمان کے بنیادی تقاضوں پر عمل اور ایمانی شناخت کی حفاظت بھی سنگین خطرات کے گھیرے میں ہے، دن کے اجالے میں جس طرح دستور کو نظر انداز کیا جارہا ہے اور بنیادی حقوق کی پامالی کی جارہی ہے وہ ہر حساس صاحب ایمان کو بے چین کردینے کے لئے کافی ہے، حالات کی تفصیلات آپ حضرات سے مخفی نہیں ہیں، کیا ایسی صورت حال میں باعزت، باضمیر اور مومنانہ شناخت کے ساتھ زندگی گذارنے کے لئے فکرمند ہونا ہم سب کی ذمہ داری نہیں ہے؟ مشکلات سے گھبرانا اور حالات کے سامنے بلا سوچے سمجھے سرنگوں ہوجانا نہ ایمان کا تقاضہ ہے اور نہ انصاف کا، ضرورت ہے کہ ملک کے دستور وآئین کو سامنے رکھتے ہوئے قدم کو آگے بڑھایا جائے اور حوصلہ مندی کے ساتھ حسن تدبیر کو کام میں لایا جائے، حالات سے مایوسی اگر کفر ہے تو خوف وہراس میں مبتلا ہونا بھی ایمان کے منافی ہے، امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ پھلواری شریف، پٹنہ نے ہمیشہ ایسے مواقع پر مختلف پہلوؤں سے ملت کو بیدار رکھنے اور ملی وجود کی بقاء کے لئے جدوجہد کرنے کے سلسلہ میں عملی کردار نبھایا ہے، آج بھی مختلف تدبیروں کو روبہ عمل لانے کے ساتھ امارت شرعیہ چاہتی ہے کہ کلمہ گو افراد نظم واتحاد کی ایسی راہ اختیار کریں جس سے نہ صرف اندرونی استحکام حاصل ہو؛ بلکہ اس کے ذریعہ مسائل و مشکلات حل ہوسکیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ تنظیمی قوت سے ہی مسائل ومشکلات حل ہوئے ہیں اور آج بھی اسی راہ سے مشکلات کے حل کی امید کی جاسکتی ہے، امارت شرعیہ کے تحت بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال چاروں صوبوں کی اکثر مسلم آبادیوں میں تنظیم امارت قائم ہے، ضرورت تھی کہ اس تنظیمی ڈھانچہ کو ان چاروں صوبوں میں گاؤں سے لے کر پنچایت، پنچایت سے لے کر بلاک اور بلاک سے لے کر ضلع کی سطح پر تنظیمی کڑی کے ذریعہ منظم کیا جائے؛ چنانچہ اس تنظیمی کڑی کو مکمل کرنے کا کام جاری ہے، ضلع شیوہر میں ضلع کمیٹی کی تشکیل کے بعد اسناد کی تفویض اور ہدایات واختیارات سے آگاہی کے لئے منعقدہ یہ میٹنگ دراصل اسی سرگرمی کا ایک اہم حصہ ہے، ان خیالات کا اظہار امارت شرعیہ کے نائب ناظم جناب مولانا مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی انچارج شعبۂ تبلیغ وتنظیم امارت شرعیہ نے مدرسہ اسلامیہ عربیہ ڈومری شیوہر کے وسیع جامع مسجد میں منعقد تنظیم امارت شرعیہ ضلع شیوہر کے عہدہ داران وارکان کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے صدارتی گفتگو میں کیا۔ واضح رہے مورخہ ۱۳؍ستمبر ۲۰۲۶ء کو امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی ہدایت اور ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب کے مشورہ سے تقسیم اسناد اور تفویض اختیارات کے عنوان سے تنظیم امارت ضلع شیوہر کے عہدہ داران وارکان کی باوقار تقریب اور شاندار میٹنگ منعقد ہوئی، ضلع تنظیم شیوہر میں مختلف طبقے سے تعلق رکھنے والے ایک سو چھیاسٹھ (۱۶۶) افراد کو شامل کیا گیا ہے، میٹنگ میں شریک تمام عہدہ داران و ذمہ داران کو محترم نائب ناظم مولانا مفتی محمد سہراب ندوی، مولانا قمر انیس قاسمی معاون ناظم اور قاضی شریعت شیوہر مولانا فخر الدین قاسمی کے ہاتھوں حضرت امیر شریعت مدظلہ کی طرف سے جاری عہدے کی سند دی گئی اور ہدایات و اختیارات پر مشتمل تحریر سپرد کی گئی۔ جناب ماسٹر فخر الحسن صاحب ڈومری شیوہر کو بحیثیت صدر اور جناب مولانا مفتی اعجاز احمد قاسمی صاحب سوگیا کو بحیثیت سکریٹری سند سے نوازا گیا۔ ایسے تمام اضلاع جہاں تنظیمی ڈھانچے کی تکمیل یا تجدید کی ضرورت ہے اسے پورا کیا جارہا ہے اور ان اضلاع میں بھی اس طرح کی میٹنگوں کے انعقاد کی تیاری جاری ہے، حضرت امیر شریعت مدظلہ اور ناظم امارت شرعیہ بھی اس سلسلہ میں بے حد فکرمند ہیں اور ان کی منشاء ہے کہ ہر ضلع میں ایسے متحرک افراد کی ٹیم تیار ہو جو ہر وقت ملی خدمت کے لئے مستعد وتیار رہے، اس میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے معاون ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا قمر انیس قاسمی صاحب نے کہا کہ امارت شرعیہ کی سو سالہ روشن تاریخ گواہ ہے کہ ہر مشکل موقع پر امارت شرعیہ کی طرف سے فکری اور عملی رہنمائی ملت کو حاصل رہی ہے، انہوں نے امارت شرعیہ کی فکر اور اس کی تحریکی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی، قاضی شریعت جناب مولانا فخر الدین قاسمی صاحب نے میٹنگ کی نظامت کی اور افتتاحی خطاب کیا، میٹنگ کا آغاز مفتی فیاض قاسمی کی تلاوت سے ہوا، نعت پاک مولانا جلال الدین ندوی نے پیش کی، نوتنخب صدر ماسٹر فخر الحسن صاحب نے اپنے تاثرات کے اظہار کے ساتھ شکریہ کے کلمات کہے، مولانا محمد نوشاد عالم مظاہری اور مولانا احمد حسین قاسمی مبلغین امارت شرعیہ نے قاضی صاحب کے تعاون سے میٹنگ کو کامیاب بنایا، میٹنگ میں شریک تمام عہدہ داران وارکان نے حضرت امیر شریعت کی ہدایات اور مفوضہ ذمہ داریوں کو نبھانے کے سلسلے میں مضبوط عزم کا اظہار کیا۔

ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب و ہوا

ہند۔یو اے ای کی تجارت ۲۰۳۲ء تک ۲۰۰ ارب ڈالر تک پہنچنے کی توقع

نئی دہلی: راس الخیمہ اکنامک زون کے اسٹریٹجک کنٹری مینیجر محمد حسیب کے مطابق ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تجارت 2032 تک 200 ارب امریکی ڈالر کے ہدف کی جانب تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ برکس میں بڑھتا ہوا تعاون اور سرمایہ کاری کے مضبوط روابط دونوں ممالک کے کاروباری اداروں کے لیے نئے مواقع پیدا کر سکتے ہیں۔ آئی برکس سمٹ 2026 کے موقع پر اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے محمد حسیب نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان موجودہ دوطرفہ تجارت تقریباً 101 ارب امریکی ڈالر ہے۔ یہ تجارت ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے یعنی سیپا سے قبل تقریباً 73 ارب امریکی ڈالر تھی۔ ان کے مطابق اس اضافے سے دونوں ممالک کے درمیان مضبوط ہوتے اقتصادی تعلقات کے اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ محمد حسیب نے کہا کہ 2032 تک تجارت کو تقریباً 200 ارب امریکی ڈالر تک پہنچانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب سب سے بڑا چیلنج کاروباری اداروں میں تجارتی معاہدے کے تحت دستیاب فوائد کے بارے میں زیادہ سے زیادہ بیداری پیدا کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ 2 دہائیوں کے دوران ہندوستان کو متحدہ عرب امارات سے تقریباً 25 ارب امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل ہوئی ہے۔ حال ہی میں مزید 5 ارب امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ عرب امارات میں 200000 سے زیادہ ہندوستانی کمپنیاں کام کر رہی ہیں جو دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات کی گہرائی کو ظاہر کرتی ہیں۔ محمد حسیب کے مطابق ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات اب تجارت اور سرمایہ کاری تک محدود نہیں رہے ہیں بلکہ سیاح

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ہندوستان نے آٹھویں مرتبہ خواتین ایشیاکپ جیتا

خواتین ایشیا کپ 2026 کے فائنل میں ہندوستان نے سری لنکا کوشکست دے کرخطاب اپنے نام کیا۔

183 رنز کا دفاع کرتے ہوئے شری چرنی نے چار اور دیپتی شرمانے تین وکٹیں حاصل کیں۔ ہندوستان نے خواتین ایشیا کپ 2026 جیت لیا۔ ہرمن پریت کور کی کپتانی میں ٹیم نے فائنل میں سری لنکا کو 72 رنز کے بڑے فرق سے شکست دی۔ ہندوستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 183 رنز بنائے۔ شیفالی ورمااوراسمرتی مندھانانے 129 رنز کی ریکارڈ اوپننگ شراکت کی۔ 183 رنز کا دفاع کرتے ہوئے شری چرنی نے سب سے زیادہ چار وکٹیں حاصل کیں جبکہ دیپتی شرمانے تین وکٹیں حاصل کیں۔ ہندوستان نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ اسمرتی مندھانا اور شفالی ورمانے مضبوط آغاز فراہم کیا، دونوں نے پاور پلے میں بغیر کسی وکٹ کے گئے نصف سنچریاں اسکور کیں۔ انہوں نے پہلی وکٹ کے لیے 129 رنز جوڑے، مندھانا نے 39 گیندوں پر 59 اور شفالی نے 39 گیندوں پر 68 رنز بنائے۔ 183 رنز کا دفاع کرتے ہوئے، ہندوستان نے اچھی شروعات کی۔ کرانتی گاڈ نے پہلے ہی اوور میں ایشا دولانی (4) کو آؤٹ کیا۔ تاہم، چماری اٹاپٹو اور وشمی گونارتنے نے پھر دوسری وکٹ کے لیے نصف سنچری (58) کی شراکت داری کے ساتھ اننگز کو مستحکم کیا، جس سے یہ تاثر پیدا ہوا کہ میچ قریب قریب ہوسکتا ہے۔ تاہم سری لنکا کی ٹیم رن ریٹ برقرار نہ رکھ سکی اور اس جوڑی کے جانے کے بعد سری لنکا کی اننگز سمٹ گئی۔ اٹاپٹو نے 32 گیندوں میں دو چھکے اور چار چوکے لگا کر 36 رنز بنائے۔ وشمی نے 20 رنز بنائے۔ دونوں کو دیپتی شرمانے آؤٹ کیا۔ شری چرنی نے پھر اپنی بولنگ سے تباہی مچادی، 14 ویں اوور میں ہرشیتا مادھوی کو آؤٹ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے 16 ویں اوور میں کاویشا دلہری اور نیلاکشی ڈی سلوا کو آؤٹ کر کے ہندوستان کی جیت کو یقینی بنایا۔ انہوں نے اپنی چوتھی وکٹ سوگندیکا کماری کی صورت میں حاصل کی۔ دیپتی نے آخری اوور کی آخری گیند پر کوشانی نوتھیا نگانا کو آؤٹ کر کے سری لنکا کی ٹیم کو آل آؤٹ کیا اور جیت کو مکمل کیا۔ ہندوستان نے خواتین ایشیا کپ 2026 کا فائنل 72 رنز سے جیت لیا۔ 2004 میں افتتاحی ایڈیشن کی فاتح ہندوستانی خواتین ٹیم کے پاس اب خواتین کے ایشیا کپ کے کل آٹھ ٹائٹل ہیں۔

ایشین کرکٹ کونسل‘ کے صدر اور پاکستانی حکومت کے وزیر داخلہ محسن نقوی کی پھر ہوئی فضیحت

کپتان ہرمن پریت نے بھی ایشیا کپ ٹرافی لینے سے کیا انکار

بی سی سی آئی سکریٹری دیوجیت سیکیا نے ہرمن پریت بریگیڈ کے فیصلہ پر کہا کہ ایسا کرانھوں نے مینس ٹیم کے رخ کے ساتھ اپنی یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ’خواتین ایشیا کپ 2026‘ کے فائنل میں سری لنکا کو 72 رنز سے شکست دے کر ریکارڈ آٹھویں بار چیمپئن بننے کے بعد دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں ایک بڑا ڈرامہ دیکھنے کو ملا۔ میچ کے بعد ایوارڈ تقریب کے دوران ہندوستانی خواتین کرکٹ ٹیم نے ایشیا کپ کی فاتح ٹرافی ’ایشین کرکٹ کونسل‘ (اے سی سی) کے صدر اور پاکستان حکومت کے وزیر داخلہ محسن نقوی کے ہاتھوں سے لینے سے صاف انکار کر دیا۔ ہرمن پریت بریگیڈ کے اس قدم کے باعث نقوی کو ایک بار پھر اسٹیج پر فضیحت کا سامنا کرنا پڑا۔ میچ سے قبل ہی اس بات کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا تھا کہ اگر ہندوستان فتحیاب ہوتا ہے تو محسن نقوی سے ٹرافی لینے کو لے کر تنازعہ کھڑا ہوسکتا ہے۔ گزشتہ سال مردوں کے ایشیا کپ فائنل میں ہندوستان نے پاکستان کو 5 وکٹ سے شکست دی تھی۔ اس دوران بھی سوریہ کمار یادو کی قیادت والی ہندوستانی ٹیم نے محسن نقوی سے ٹرافی لینے سے انکار کر دیا تھا اور آخر میں ہندوستانی ٹیم نے صرف چیمپئنز کے بینر کے ساتھ اور ٹرافی کے بغیر جشن منایا تھا۔ ’خواتین ایشیا کپ 2026‘ کے فائنل کے بعد بھی ہرمن پریت کور اور ہندوستانی ٹیم نے وہی موقف برقرار رکھا۔ پروٹوکول کے تحت نقوی کو چیف

گیسٹ کی حیثیت سے ٹرافی پیش کرنی تھی، لیکن ہندوستانی ٹیم کے سخت موقف کے باعث وہ ٹرافی پیش نہیں کر سکے۔ ایوارڈ تقریب کے دوران محسن نقوی اسٹیج پر کھڑے رہے، لیکن ہندوستانی کپتان ہرمن پریت کور اور کھلاڑیوں نے ان کے ہاتھ سے ایوارڈ لینے سے مکمل طور پر گریز کیا۔ نتیجۂ کار رنر اَپ کھلاڑیوں کو تمغے دیے گئے اور اس کے بعد ایوارڈ تقریب ختم کر دی گئی۔ ہندوستانی خواتین ٹیم کے اس قدم پر اب بی سی سی آئی کی جانب سے وضاحتی بیان بھی سامنے آ گیا ہے۔ دبئی میں بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سیکیا نے ہرمن پریت کور اور ان کی ٹیم کے فیصلے پر کہا کہ ایسا کر کے انہوں نے مردوں کی ٹیم کے موقف کے ساتھ اپنی یکجہتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”2025 میں ہوئے پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد ہم پر اپنے ملک کے شہریوں کا دباؤ تھا کہ ہم اپنے پڑوسی ملک کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھیں۔ ہم ان کے ساتھ کرکٹ بھی نہ کھیلیں۔ تاہم، ہمارے ملک کی حکومت نے کثیر ملکی ٹورنامنٹ میں ان کے ساتھ کھیلنے کی منظوری دی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ہر شرط کو مانیں گے۔“ دیوجیت سیکیا نے کہا کہ محسن نقوی اے سی سی کے صدر ہونے کے علاوہ پی سی بی کے چیئرمین بھی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ پاکستان حکومت میں وزیر بھی ہیں۔ ایسے میں ہم ان سے ٹرافی نہیں لے سکتے۔ خواتین ٹیم نے اپنے فیصلے سے ثابت کیا ہے کہ وہ ہندوستانی مردوں کی ٹیم کے موقف کے ساتھ ہے۔ ہمیں کوئی ملال نہیں ہے۔ ہمارا اصل مقصد ٹرافی حاصل کرنا نہیں بلکہ ہندوستانی ٹیم کی جیت ہے اور اسے ہم حاصل کر رہے ہیں۔ دیوجیت سیکیا سے قبل ہندوستانی خواتین ٹیم کے کوچ امول مجومدار نے بھی پریس کانفرنس میں ٹرافی نہ لینے کے تنازعہ پر خاموشی توڑتے ہوئے اپنی طرف سے صفائی پیش کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ”یہ فیصلہ بی سی سی آئی نے لیا ہے اور ہم بورڈ کے ساتھ ہیں۔“ مجومدار نے مزید کہا کہ ہمارے لیے ٹورنامنٹ ختم ہو چکا ہے اور ہم چیمپئن بنے ہیں، اتنا ہی کافی ہے۔ یہ ریکارڈ میں درج ہو چکا ہے کہ ہندوستانی خواتین ٹیم ’ایشیا کپ 2026‘ کی چیمپئن ہے۔ ہم اتنے سے خوش ہیں اور اب ہماری تمام توجہ ایشیائی کھیلوں پر ہے۔

پاکستان کے ساتھ کھیلتے ہی کیوں ہو؟ نقوی سے ٹرافی نہ لینے پر اویسی کا مرکزی حکومت پر حملہ

آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسد الدین اویسی نے اس معاملے سے متعلق مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔

آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسد الدین اویسی نے اس معاملے سے متعلق مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب بھارت نے پاکستان کے خلاف مسلسل سخت موقف اختیار کر رکھا ہے تو پھر کرکٹ میں اس کے ساتھ کھیلنے کی اجازت کیوں دی جارہی ہے۔ بھارتی خواتین کرکٹ ٹیم کی پاکستان کرکٹ بورڈ کے سربراہ اور ایشیائی کرکٹ کونسل کے صدر محسن نقوی سے خواتین ایشیا کپ کی ٹرافی لینے سے انکار کا معاملہ طول پکڑتا جا رہا ہے۔ اب آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسد الدین اویسی نے اس معاملے پر مرکزی حکومت پر حملہ بولا ہے۔ اویسی نے کہا، ”یہ کیا بکواس ہے۔ آپ ان کے ساتھ کیوں کھیل رہے ہیں؟ جب سندھ طاس معاہدے کو روک دیا گیا ہے تو پھر بین الاقوامی کرکٹ کونسل کا معاہدہ مجبوری کیسے ہے؟“ انہوں نے الزام لگایا کہ ایک طرف حکومت پاکستان کے خلاف سخت موقف اختیار کرتی ہے، جبکہ دوسری طرف بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ کو پاکستان کے ساتھ میچوں سے ٹیلی ویژن نشریاتی حقوق کے ذریعے آمدنی حاصل کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔

آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کا ذکر کرتے ہوئے حکومت سے سوال کیا کہ ان خاندانوں کے تئیں ہمدردی کیوں نہیں دکھائی جا رہی ہے، جنہوں نے دہشت گردانہ حملے میں اپنے لوگوں کو کھویا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت ایسے ملک کے ساتھ کرکٹ کیوں کھیل رہا ہے، جس پر دہشت گردی کو فروغ دینے کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ دراصل بھارت نے اتوار کو دبئی بین الاقوامی کرکٹ اسٹیڈیم میں سری لنکا کو شکست دے کر خواتین ایشیا کپ کا خطاب اپنے نام کیا۔ بھارتی ٹیم نے ریکارڈ 8 ویں بار یہ ٹرافی جیتی۔ فائنل میں شیفالی ورما اور اسمرتی مندھانا کی شاندار بلے بازی کے بعد بھارتی گیند بازوں نے سری لنکا کی ٹیم کو 111 رنز پر روک دیا۔ تاہم میچ ختم ہونے کے بعد ٹرافی پیش کرنے کی تقریب تنازع کا شکار ہوگئی۔ بھارتی کھلاڑیوں نے ایشیائی کرکٹ کونسل کے صدر محسن نقوی سے ٹرافی لینے سے انکار کر دیا۔ نقوی پاکستان کرکٹ بورڈ کے سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایشیائی کرکٹ کونسل کے صدر بھی ہیں۔ رپورٹوں کے مطابق بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ نے ٹورنامنٹ کے فائنل سے پہلے ہی ایشیائی کرکٹ کونسل کو اپنے موقف سے آگاہ کر دیا تھا۔ مبینہ طور پر بورڈ نے کہا تھا کہ اگر محسن نقوی ٹرافی پیش کرنے کی تقریب میں موجود رہتے ہیں تو بھارتی ٹیم ان سے ٹرافی قبول نہیں کرے گی۔ محسن نقوی سے متعلق بھارت اور پاکستان کے درمیان کرکٹ کے میدان سے باہر بھی پہلے سے تنازع رہا ہے۔ گزشتہ سال مردوں کے ایشیا کپ کے فائنل میں پاکستان کو شکست دینے کے بعد بھارتی ٹیم نے نقوی سے ٹرافی لینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے بعد بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ اور ایشیائی کرکٹ کونسل کے درمیان بھی اس معاملے پر کشیدگی دیکھنے کو ملی تھی۔ اب خواتین ایشیا کپ کے فائنل میں بھی ایسا ہی واقعہ سامنے آیا ہے۔ اس معاملے نے ایک بار پھر بھارت- پاکستان کرکٹ تعلقات اور دونوں ممالک کے درمیان کھیلوں سے متعلق حکومت کی پالیسی پر بحث چھیڑ دی ہے۔

پاکستان کی ٹیسٹ ٹیم کوفل ٹائم کوچنگ دینے کیلئے تیار ہوں: مائیک ہیسن

پاکستان کرکٹ بورڈ نے بڑی تبدیلیاں کرتے ہوئے سرفراز احمد کو کوچنگ کی ذمہ داریوں سے ہٹا دیا تھا

پاکستان کے وہائٹ بال کوچ مائیک ہیسن نے انگلینڈ کے ہاتھوں ۰-۳ سے سیریز ہارنے کے بعد کہا کہ اگر موقع ملے تو وہ ٹیسٹ ٹیم کو فل ٹائم کوچنگ دینے کے لیے تیار ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے بڑی تبدیلیاں کرتے ہوئے سرفراز احمد کو کوچنگ کی ذمہ داریوں سے ہٹا دیا تھا اور سات کھلاڑیوں کو گھر واپس بھیج دیا تھا۔ پاکستان کے وہائٹ بال کوچ مائیک ہیسن نے انگلینڈ کے ہاتھوں ۰-۳ سے سیریز ہارنے کے بعد کہا کہ اگر موقع ملے تو وہ ٹیسٹ ٹیم کو فل ٹائم

کوچنگ دینے کے لیے تیار ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے بڑی تبدیلیاں کرتے ہوئے سرفراز احمد کو کوچنگ کی ذمہ داریوں سے ہٹا دیا تھا اور سات کھلاڑیوں کو گھر واپس بھیج دیا تھا۔ اس کے بعد پاکستان کے وائٹ بال کوچ ہیسن کو برمنگھم میں تیسرے ٹیسٹ کے لیے بلایا گیا تھا۔ ہیسن نے کہا کہ اگرچہ انہوں نے ٹیسٹ ٹیم کو کوچنگ دینے کے بارے میں زیادہ نہیں سوچا ہے، لیکن انہیں ایسا کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہے۔ ایجبسٹن ٹیسٹ کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ہیسن نے کہا ”میں نے ابھی اس بارے میں سوچا بھی نہیں ہے۔ میرے لوٹنے کے تقریباً ایک ہفتے بعد ایشیائی کھیل شروع ہونے والے ہیں، اور سفید گیند کرکٹ کے لحاظ سے میری بنیادی توجہ اسی پر ہے۔ اور تب تک، مجھے یقین ہے کہ ہم مستقبل میں ٹیسٹ ٹیم کے بارے میں کچھ بات چیت کر چکے ہوں گے۔“ انہوں نے کہا ”ہاں، میں یقینی طور پر اس کے لیے تیار رہوں گا۔ مجھے ٹیسٹ کرکٹ پسند ہے اور مجھے لگتا ہے کہ پاکستان کے سسٹم میں اتنا ٹیلنٹ ہے کہ اگر ہم انہیں صحیح سمت دکھا سکیں، تو ہم کافی آگے بڑھ سکتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے، ایسا ایک یا دو میچوں میں نہیں ہوگا۔ پھر بھی، مجھے لگتا ہے کہ وہاں کچھ ایسا ہنر ہے جس پر میں یقینی طور پر کام کرنے کے بارے میں سوچوں گا۔“ ہیسن نے یہ بھی بتایا کہ نیوزی لینڈ سیریز کے بعد بریڈن میکولم کی جگہ انگلینڈ اینڈ ویلز کرکٹ بورڈ نے انہیں ٹیسٹ کوچ بننے کی پیشکش کی تھی، لیکن وہ پاکستان کے ساتھ اپنے وعدے پر قائم رہے اور اگلے سال ہونے والے ون ڈے ورلڈ کپ تک ان کے ساتھ بنے رہنے کا فیصلہ کیا۔ ہیسن نے کہا ”میرے ایجنٹ نے مجھ سے رابطہ کر کے کہا کہ بات چیت کرنے کی پیشکش آئی ہے اور میری دستیابی کے بارے میں پوچھا- جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ کئی لوگوں سے پوچھا گیا ہوگا- اور میں نے صاف کر دیا کہ میں نے پاکستان کے ساتھ کام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ میں ایک نوکری کرتے ہوئے دوسری نوکری حاصل کرنے کی کوشش کرنے پر یقین نہیں رکھتا۔ میں نے کبھی اس طرح سے کام نہیں کیا۔ میں جن بھی عہدوں پر رہا ہوں، وہاں پانچ چھ سال تک رہا ہوں۔ میں اپنا کام پورا کرتا ہوں اور پھر بریک لے کر تروتازہ ہو کر کچھ اور کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

عامر خان پہلی بار سپر ہیرو کے کردار میں نظر آسکتے ہیں

عامر خان ایک بار پھر بڑے پردے پر ایکشن اوتار میں نظر آنے کی تیاری کر رہے ہیں

عامر خان ایک بار پھر بڑے پردے پر ایکشن اوتار میں نظر آنے کی تیاری کر رہے ہیں، جہاں وہ پہلی مرتبہ سپر ہیرو کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہدایت کار آر بالکی اور پروڈیوسر ساجد ناڈیاڈوالا کی زیرِ غور اس فلم کے لیے عامر خان سے ابتدائی بات چیت جاری ہے۔ گزشتہ سال یہ خبر سامنے آئی تھی کہ عامر خان، لوکیش کنا گراج کی فینٹسی ایکشن فلم میں سپر ہیرو کا کردار ادا کرتے نظر آئیں گے۔ تاہم فلم ”قلی“ کو ملنے والے کمزور ردِ عمل کے بعد ممکنہ طور پر دونوں کی یہ فلم تعطل کا شکار ہوگئی۔ اب ایسا لگتا ہے کہ عامر خان ایک اور فلم میں سپر ہیرو کا کردار ادا کرنے کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ’بالی ووڈ ہنگامہ‘ کے مطابق عامر خان سے ہدایت کار آر بالکی کی ایک سپر ہیرو فلم میں کام کرنے کے لیے ابتدائی مرحلے میں بات چیت جاری ہے۔ فلم کو ساجد ناڈیاڈوالا پروڈیوس کریں گے۔ فلم کی اسکرپٹ پر فی الحال کام جاری ہے اور عامر خان اور فلم کے سازوں کے درمیان بات چیت ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے۔ عامر خان کسی بھی فلم میں کام کرنے سے قبل مکمل اور مضبوط اسکرین پلے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسی لیے توقع ہے کہ فلم ساز آئندہ چند ماہ کے دوران بات چیت کو آگے بڑھائیں گے اور اداکار کے سامنے مکمل اسکرپٹ اور اسکرین پلے پیش کریں گے۔

اگر سب کچھ منصوبے کے مطابق آگے بڑھا تو یہ عامر خان کی پروڈیوسر ساجد ناڈیاڈوالا اور ہدایت کار آر بالکی کے ساتھ پہلی فلم ہوگی۔ آر بالکی ’چینی کم‘، ’پا‘، ’کی اینڈ کا‘، ’پیڈ مین‘، ’چپ: ریوینج آف دی آرٹسٹ‘ اور ’گھومر‘ جیسی فلموں کی ہدایت کاری کر چکے ہیں۔ یہ پہلی بار ہوگا جب عامر خان بڑے پردے پر سپر ہیرو کا کردار ادا کریں گے۔ اس کے علاوہ یہ تقریباً ایک دہائی بعد ان کی پہلی ایکشن فلم بھی ہوگی۔ اس سے قبل وہ ۲۰۱۸ء میں ریلیز ہونے والی فلم ’ٹھگز آف ہندوستان‘ میں ایکشن کردار میں نظر آئے تھے، جو باکس آفس پر ناکام رہی تھی۔ عامر خان کی آخری بڑی بلاک بسٹر فلم ’دنگل‘ تھی، جو ۲۰۱۶ء میں ریلیز ہوئی۔ بیرونِ ملک بزنس کو شامل کیا جائے تو ۲۰۱۷ء میں ریلیز ہونے والی ’سیکریٹ سپر اسٹار‘ نے بھی شاندار کامیابی حاصل کی تھی۔ ۲۰۲۵ء میں ریلیز ہونے والی ’ستارے زمین پر‘ نے بھی باکس آفس پر کامیابی حاصل کی، تاہم عامر خان کو ایک بڑی میگا بلاک بسٹر فلم دیے ہوئے تقریباً ایک دہائی گزر چکی ہے۔ فی الحال عامر خان ہدایت کار آشوتوش گوواریکر کی فلم ’للکارا‘ میں کام کر رہے ہیں۔ کرکٹ پر مبنی اس فلم میں وہ ہندوستانی کرکٹ کے لیجنڈری کھلاڑی لالا امرناتھ کا کردار ادا کریں گے۔

سیف علی خان نے اپنے ہاتھوں سے بنائی گنپتی کی مورتی، کرینہ نے دکھائی خاص جھلک

کرینہ کپور نے اپنے شوہر اور اداکار سیف علی خان کی ایک تصویر شیئر کی ہے، جس میں وہ گھر پر مٹی سے گنپتی بپا کی ماحول دوست مورتی بناتے نظر آرہے ہیں

نئی دہلی: کرینہ کپور نے اپنے شوہر اور اداکار سیف علی خان کی ایک تصویر شیئر کی ہے، جس میں وہ گھر پر مٹی سے گنپتی بپا کی ماحول دوست مورتی بناتے نظر آرہے ہیں۔ سیف اپنے ہاتھوں سے مٹی کو شکل دے کر گنپتی کی مورتی تیار کرتے دکھائی دیے۔ پہلی تصویر میں سیف سفید کرتا پاجامہ پہنے زمین پر بیٹھے نظر آرہے ہیں۔ گنیش چترتھی کا آغاز آج، 14 ستمبر سے ہو گیا ہے۔ عام لوگوں سے لے کر بالی ووڈ ستاروں تک سبھی بپا کے استقبال میں مصروف ہیں۔ اسی دوران کرینہ کپور نے بھی سوشل میڈیا پر ایک خاص جھلک شیئر کی ہے، جس میں سیف علی خان اپنے ہاتھوں سے گنپتی بپا کی مورتی بناتے نظر آ رہے ہیں۔ کرینہ کپور نے اپنے شوہر اور اداکار سیف علی خان کی ایک تصویر شیئر کی ہے، جس میں وہ گھر پر مٹی سے گنپتی بپا کی ماحول دوست مورتی بناتے نظر آ رہے ہیں۔ سیف اپنے ہاتھوں سے مٹی کو شکل دے کر گنپتی کی مورتی تیار کرتے دکھائی دیے۔ پہلی تصویر میں

سیف سفید کرتا پاجامہ پہنے زمین پر بیٹھے نظر آ رہے ہیں۔ اس کے بعد کرینہ نے گنپتی کی تیار شدہ مٹی کی مورتی کی ایک تصویر بھی شیئر کی۔ اداکارہ نے بتایا کہ اس مورتی کو ان کے چھوٹے بیٹے جہاں گیر علی خان یعنی جے نے بنایا ہے۔ تصویر شیئر کرتے ہوئے کرینہ نے لکھا، ”میرے جے بابا نے اسے بنایا ہے۔ سبھی کو گنیش چترتھی کی بہت بہت مبارکباد۔ سب کی زندگی میں خوشی اور امن قائم رہے!“ واضح رہے کہ کرینہ کپور اور سیف علی خان دونوں ہی اپنے اپنے مذاہب سے جڑے تہوار خوشی کے ساتھ مناتے ہیں۔ کرینہ پنجابی کپور خاندان سے تعلق رکھتی ہیں، جبکہ سیف مسلم پٹودی خاندان سے ہیں۔ دونوں کی شادی الگ الگ مذاہب میں ہونے کے باوجود ان کے خاندان میں دونوں جانب کے تہواروں کی جھلک دیکھنے کو ملتی ہے۔ کرینہ پہلے بھی بتا چکی ہیں کہ ان کے خاندان میں ہر مذہب کے تہوار برابر خوشی کے ساتھ منائے جاتے ہیں۔ ان کے گھر میں کرسمس کی طرح دیوالی بھی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے، وہیں عید بھی جوش وخروش سے منائی جاتی ہے۔ کرینہ اور سیف نے سال 2012 میں شادی کی تھی۔ اس جوڑے کے دو بچے ہیں، تیمور اور جے۔ وہیں کرینہ کپور کے ورک فرنٹ کی بات کریں تو وہ جلد ہی فلم ’دائرہ‘ میں نظر آئیں گی۔ میگھنا گلزار کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم میں کرینہ کے ساتھ پرتھوی راج سکومارن بھی نظر آئیں گے۔ یہ فلم 18 ستمبر کو ریلیز ہونے والی ہے۔ سیف علی خان حال ہی میں ریلیز ہوئی فلم ’حیوان‘ میں نظر آ رہے ہیں۔ فلم میں اکشے کمار بھی مرکزی کردار میں ہیں۔ یہ فلم 11 ستمبر کو سینما گھروں میں ریلیز ہوئی تھی۔

بگ باس ۲۰: سلمان خان نے امیدواروں کو آئینہ دکھایا، کاسٹنگ پر بھی بات کی

سلمان خان نے ’بگ باس ۲۰‘ کے پہلے ’ویک اینڈ کا وار‘ میں امیدواروں کی کمزور کارکردگی پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع ضائع نہ کرنے کی تلقین کی۔

سلمان خان نے ’بگ باس ۲۰‘ کے پہلے ’ویک اینڈ کا وار‘ میں امیدواروں کی کمزور کارکردگی پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع ضائع نہ کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے شو کے کاسٹنگ عمل کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ہزاروں افراد کے انٹرویو کے بعد صرف ۱۶؍امیدواروں کا انتخاب کیا جاتا ہے، جنہیں اپنی شخصیت کے ذریعے ناظرین کے دل جیتنے کا موقع ملتا ہے۔ سلمان خان کی میزبانی میں ’بگ باس سیزن ۲۰‘ کا آغاز ۶؍ستمبر کو ہوا۔ ناظرین نئے سیزن کے شرکا کو دیکھنے کیلئے خاصے پُرجوش تھے، تاہم ٹیلی ویژن اور فلمی دنیا کے چند معروف چہروں کے علاوہ زیادہ تر نئے نام سامنے آنے پر کئی ناظرین مایوس بھی ہوئے۔ بگ باس کی اس اہم سیزن کو پہلے ہی ہفتے میں بھی خاطر خواہ پذیرائی نہیں مل سکی اور امیدواروں کے انتخاب اور یادگار لمحات کی کمی پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ اس صورتحال کے درمیان سیزن کے پہلے ’ویک اینڈ کا وار‘ میں سلمان خان نے گھر کے ارکان کو اپنی کارکردگی بہتر بنانے کا مشورہ دیا اور شو میں امیدواروں کے انتخاب کے عمل پر بھی کھل کر بات کی۔ ہفتہ وار ملاقات کے دوران سلمان خان نے اس سال کے امیدواروں کو ملنے والی تنقید کا ذکر کرتے ہوئے کہا، ”ہم نے سوچا تھا کہ امیدواروں کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر کریں گے، لیکن کبھی کبھی ہمارا انتخاب بھی غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ جو لوگ شو میں نظر نہیں آ رہے، ان کا دفاع یہ ہوتا ہے کہ وہ کھیل میں بہت کچھ کر رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ جو کچھ کہہ یا کر رہے ہیں، وہ نشر کیے جانے کے قابل نہیں ہے۔“ اس کے بعد سلمان نے انفرادی طور پر بعض امیدواروں کو بھی مخاطب کیا اور کہا کہ وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے امان سے کہا، ”امان، تم چاہتے تھے کہ تم میں مرکزی کردار والی توانائی نظر آئے، ہے نا؟ پھر تم ایک کردار ادا کرنے والے فنکار کی طرح کیوں گھوم رہے ہو؟ تم صرف چند لمحوں کے لیے نظر آتے ہو، پھر اس کی ذمہ داری دوسروں پر کیوں ڈالتے ہو؟ کیا کسی نے یہ سوچا کہ اگر وہ ایک خاص مقام تک نہیں پہنچ سکے تو شاید غلطی ان کی اپنی ہے، پوری دنیا کی نہیں؟“ سلمان نے اودیتی سے بھی کہا، ”دنیا میں بہت سے خوبصورت لوگ ہیں۔ اودیتی، تمہیں یہاں صرف اپنی

خوبصورتی کی وجہ سے نہیں لایا گیا۔ تمہاری شخصیت کی وجہ سے تمہیں منتخب کیا گیا ہے۔ ٹیم تم سے بہت متاثر ہوئی تھی، اسی لیے تم اس شو کا حصہ ہو۔“ سلمان خان نے شو میں امیدواروں کے انتخاب کے عمل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ بگ باس کی ٹیم ہزاروں افراد سے ملاقات اور انٹرویو کرتی ہے، جن میں سے صرف ۱۶؍افراد کو منتخب کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا، ”ہزاروں لوگ ہیں جن سے بگ باس کی ٹیم ملاقات اور انٹرویو کرتی ہے۔ ان میں سے آپ ۱۶؍افراد کو منتخب کیا گیا ہے۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات کو منتخب کرنے میں تقریباً آٹھ ماہ لگتے ہیں۔“ انہوں نے مزید کہا، ”مثلاً بہت سے لوگ اس فارمیٹ میں اسکاؤٹ او پی کو جانتے ہیں، لیکن اب دوسرے لوگ بھی اسے جانیں گے۔ روہد کا تعلق آسٹریا سے ہے، اب لوگ اسے بھی جانیں گے۔ ہم نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے لوگوں کو منتخب کیا ہے۔ جب آپ لوگ یہاں آئے تو لوگوں نے سوال کیا کہ یہ کیسی کاسٹنگ ہے، لیکن ایک ہفتے کے بعد سب لوگ کچھ کرداروں کو پسند کرنے لگے۔ کچھ لوگوں نے پہلے ہی ہفتے میں اپنے بارے میں بننے والے منفی تاثر کو تبدیل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ باقی لوگوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔“ سلمان نے ربیتی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ”اس وقت تم گھر میں ایک ایسے پتھر کی طرح ہو جس پر جلد کائی جم جائے گی۔“ روہد سے انہوں نے کہا، ”تم یہاں لوگوں کے دل جیتنے آئے تھے، لیکن میں نے تمہیں دو تین اقساط میں بھی نہیں دیکھا۔ تمہیں ایلی اور رام یا نتالیہ جانوزیک کی طرح زبان کی رکاوٹ کا بھی سامنا نہیں ہے۔“ سلمان نے بگ باس کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس شو میں شامل ہونے والا ہر شخص ضروری نہیں کہ پہلے سے اسٹار ہو۔ لوگ اپنی شخصیت کی بنیاد پر یہاں آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے بہت سے لوگوں کے لیے بھی بگ باس کے گھر میں آنے کا موقع موجود ہے جو معروف شخصیات نہیں ہیں۔ وہ یہاں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے شو سے اسٹار بن کر باہر نکل سکتے ہیں۔ سلمان نے آخر میں امیدواروں سے کہا، ”اب یہاں سے آپ لوگوں کی اصل شخصیت سامنے آنا شروع ہوگی۔ میں یہاں آپ لوگوں کا فیصلہ کرنے نہیں آیا۔ میں صرف اپنی رائے کا اظہار کروں گا، لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ سب اس موقع سے فائدہ اٹھائیں، نہ کہ کسی موقع کے آنے کا انتظار کرتے رہیں۔“ ”بگ باس ۲۰؍میں ماہی وج، آصف خان، امر پالی دوبے، امان گاندھی، کینیکا مان، اسکاؤٹ او پی، ینگ ڈی ایس اے، روہد خان، اریشفا خان، ربیتی تیواری، ایشار کھی، اودیتی سنگھ، قاضی توقیر، لو گل، میری کوم اور کشال تنور عرف گُلّو شامل ہیں۔ بگ باس کا نیا سیزن ہر پیر سے اتوار رات ۹؍بجے جیو ہاٹ اسٹار پر نشر ہوتا ہے، جبکہ کلرز ٹی وی پر اس کی نشریات رات ساڑھے ۱۰؍بجے ہوتی ہیں۔